



جموں و کشمیر میں شہری مقامی اداروں کا مالی انتظام: جموں میونسپل کارپوریشن کا تجربی مطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے

ڈاکٹر آف فلاسفی

نظم و نسق عامہ

تحقیق کار

شفیق احمد

اندرج نمبر (A181362)

نگران تحقیق

ڈاکٹر عبدالقیوم

ایسوسی ایٹ پروفیسر

شعبہ نظم و نسق عامہ

اسکول آف آرٹس اینڈ سوشل سائنسس

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد-انڈیا

ستمبر-۲۰۲۲

اقرار نامہ

میں شفیق احمد اقرار کرتا ہوں کہ یہ تحقیقی مقالہ بعنوان ”جموں و کشمیر میں شہری مقامی اداروں کا مالی انتظام: جموں میونسپل کارپوریشن کا تجربی مطالعہ“ جو اسکول آف آرٹس اینڈ سوشل سائنس کے شعبہ نظم و نسق عامہ میں ڈاکٹر عبدالقیوم ایسوسی ایٹ پروفیسر کی نگرانی میں تیار کیا گیا میرا اپنا کام ہے۔ جمع کردہ مواد کا تجزیہ اور مطالعہ میرا اپنا ہے۔ تحقیقی کام کہیں سے اس کی نقل نہیں کی گئی ہے۔ یہ مقالہ نہ تو پہلے کبھی کہیں شائع ہوا ہے اور نہ ہی کسی جامعہ یا ادارے میں کسی ڈگری کے لیے پیش کیا گیا ہے۔

تحقیق کار

شفیق احمد

اندر راج نمبر A181362

شعبہ نظم و نسق عامہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد

مقام: حیدرآباد

تاریخ:

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ تحقیقی مقالہ بعنوان ”جموں و کشمیر میں شہری مقامی اداروں کا مالی انتظام: جموں میونسپل کارپوریشن کا تجربی مطالعہ“ جسے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کے لیے شعبہ نظم و نسق عامہ اسکول آف آرٹس اینڈ سوشل سائنس مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد میں داخل کیا گیا ہے۔ راست میری نگرانی میں تحقیقی اصولوں کے مطابق کیا گیا ہے اور جسے محقق شفیق احمد نے کیا ہے۔

لہذا میں انہیں نظم و نسق عامہ میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی سند کے حصول کے لیے مقالہ ہذا کو اسکول آف سوشل سائنس کے شعبہ نظم و نسق عامہ میں داخل کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

مقام: حیدرآباد

تاریخ:

نگران کار

ڈاکٹر عبدالقیوم

ایسوسی ایٹ پروفیسر

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد



Synopsis Authenticity Certificate & Metadata

Name of the Research Scholar	Shafiq Ahmed
Enrolment No.	A181362
Degree (M. Phil / Ph. D.)	Ph.D.
Department / Centre / Institution	Public Administration
Guide/Supervisor	Dr. Abdul Quayum
Thesis / Dissertation Title approved in DRC held on :	Financial Management of Urban Local Bodies in Jammu and Kashmir: An Empirical Study of Jammu Municipal Corporation 07-06-2021
Registration Date	24-08-2018
Submission Date	
Key words	Municipal Finance, Financial Management, Urban Governance, Fiscal dependency.
Language of Thesis	English
Title Format of accompanying material (PDF file, Image file, Text file, etc.)	Financial Management of Urban Local Bodies in Jammu and Kashmir: An Empirical Study of Jammu Municipal Corporation PDF

I hereby certify that the Synopsis contained in this CD/DVD is complete in all respect and is same as submitted in print.

Signature of the Scholar

Signature of the Guide

Signature of the Librarian



Consent Form for Digital Archiving

Name of the Research Scholar

Degree (M. Phil / Ph.D.)

Department / Centre /
Institution

Guide / Supervisor

Thesis / Dissertation Title

1. I do hereby authorize Maulana Azad National Urdu University and its relevant Departments to archive and to make available my thesis or dissertation in whole or in part in the University's Electronic Thesis and Dissertations (ETD) Archive, University's Intranet or University's website or any other electronic repository for Research Theses setup by other Departments of Govt. of India and to make it accessible worldwide in all forms of media, now or hereafter known.
2. I retain all other ownership rights to the copyright of the thesis/dissertation. I also retain the right to use in future works (such as articles or books) all or part of this thesis or dissertation.

Signature of Scholar

Signature & Seal of Guide

Signature of Librarian



CERTIFICATE OF PLAGIARISM CHECK

The following certificate of plagiarism check is issued with certification for the bonafide work carried out by him/her under my supervision and guidance. This thesis is free from plagiarism and has not been submitted previously in part or in full to this or any other University or institution for award of any degree or diploma.

1.	Name of the Research Scholar	Shafiq Ahmed
2.	Research Programme	Ph.D.
3.	Title of the Thesis / Dissertation	Financial Management of Urban Local Bodies in Jammu and Kashmir: An Empirical Study of Jammu Municipal Corporation.
4.	Name of the Supervisor	Dr. Abdul Quayum
5.	Department / Research Centre	Public Administration
6.	Acceptable Maximum Limit	10 %
7.	% of Similarity of content Identified	8 %
8.	Software Used	Turnitin
9.	Date of verification	30-08-2022

Signature of the Scholar

(Signature of the Supervisor)

(Signature of the Co-Supervisor)

(Head of the Department)

(University Librarian)



Digital Receipt

This receipt acknowledges that Turnitin received your paper. Below you will find the receipt information regarding your submission.

The first page of your submissions is displayed below.

Submission author: Shafiq Ahmed
Assignment title: S H Library
Submission title: Financial Management of Urban Local Bodies in Jammu and ...
File name: 1ENGLISHTHESISMERGED.pdf
File size: 2.99M
Page count: 245
Word count: 55,538
Character count: 301,052
Submission date: 30-Aug-2022 12:05PM (UTC+0530)
Submission ID: 1889282015



Financial Management of Urban Local Bodies in Jammu and Kashmir: An Empirical Study of Jammu Municipal Corporation

by Shafiq Ahmed

Submission date: 30-Aug-2022 12:05PM (UTC+0530)

Submission ID: 1889282015

File name: 1ENGLISHTHESISMERGED.pdf (2.99M)

Word count: 55538

Character count: 301052

Financial Management of Urban Local Bodies in Jammu and Kashmir: An Empirical Study of Jammu Municipal Corporation

ORIGINALITY REPORT

8%

SIMILARITY INDEX

7%

INTERNET SOURCES

4%

PUBLICATIONS

3%

STUDENT PAPERS

MATCH ALL SOURCES (ONLY SELECTED SOURCE PRINTED)

1%

★ mafiadoc.com

Internet Source

Exclude quotes On

Exclude matches < 14 words

Exclude bibliography On

اظہارِ تشکر

سب سے پہلے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس کام کی تکمیل کا موقع عطا کیا۔ میں اپنے نگران کار ڈاکٹر عبدالقیوم ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ نظم و نسق عامہ کادل کی گہرائیوں سے شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری تحقیق کے آغاز سے لے کر آخری مراحل تک مجھے مسلسل حوصلہ افزائی دیتے رہے اور مثبت تنقید کے ساتھ ساتھ قابل قدر مشوروں سے نوازتے رہے۔ جسکی وجہ سے مجھے اس تحقیق کے دوران نہ صرف تحریک ملی بلکہ تحقیق کو موجودہ شکل میں لانے میں بڑی مدد ملی۔ میرے لئے ڈاکٹر عبدالقیوم اصطلاح کے صحیح معنوں میں رہنما ہیں۔ میں ڈاکٹر درگاراؤ گنٹا اسیوسیٹ پروفیسر سینٹرل یونیورسٹی کیرلا، ڈاکٹر کنیز زہرا، ڈاکٹر سید نجی اللہ، ڈاکٹر احمد رضا، ڈاکٹر اشتیاق احمد شعبہ نظم و نسق عامہ مانواور پروفیسر وای پارٹھاسار تھی عثمانیہ یونیورسٹی نے اپنا قیمتی وقت دے کر میری تحقیق کے دوران آنے والے مسائل کو حل کیے، چاہے وہ مسائل تصوراتی نوعیت کے ہوں یا اعداد و شمار کے متعلق ہوں۔

میں مشکور ہوں ان تمام اساتذہ اور ریسرچ اسکالر کا جنہوں نے میرے ماقبل داخل مقالہ کے سیمینار میں شرکت فرما کر اپنے مشوروں سے نوازا۔ یہ میرے لئے خوشگوار اور فرائضہ ہو گا کہ میں پروفیسر محترمہ راجل (عثمانیہ) کا شکر یہ ادا کروں جتنکی مدد میرے لئے بحیثیت محقق بہت ہی مضبوط ثابت ہوئی۔ میں اپنی شکر گزاری کا اظہار مانو کے لائبریرین اور دیگر اسٹاف کے ساتھ ساتھ دیگر لائبریریوں جیسے عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی، جموں یونیورسٹی، NIUM, NIEPA, CUJ مرکز برائے بہتر حکمرانی، مرکزی برائے شہری اور ماحولیاتی مطالعات حیدرآباد کی لائبریریوں کا بھی شکر گزار ہوں کہ ان کی مدد کے بغیر میری

تحقیق مکمل نہ ہوتی۔ میں جموں مونسپل کارپوریشن کے میئر چندر موہن گپتا، کمشنر اوئی لواسا آئی۔ اے۔ ایس اور حسدری صاحب جنہوں نے مجھے JMC کا ضروری مواد میرے مقالہ کے لیے فراہم کیا۔ میں اپنے دوست شکیل احمد، عبدالقیوم، ڈاکٹر افسانہ صدیقی، یاسر پ سوال اور مظفر آرزو کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بہت ہی نازک مراحل میں میرے مقالہ کی تکمیل کیلئے میری ہمت افزائی کی۔

میں میری دوست روینہ کوثر کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے دوری کے باوجود میرے کام میں ہورہی ترقی کے متعلق مسلسل جانکاری حاصل کرتے ہوئے میرے لئے وجدان اور تحریک کا ذریعہ اس تحقیقی سفر کے دوران میری ہمسفر بنی۔ میں اپنے دوستوں پر یانک گو سوامی، سنیچہ ترنم، ہارون شمیم، شباب مغل، میناکشی شرما، کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے تفکرات، تناؤ، دباؤ اور مایوسی کے دوران مجھے بروقت سہارا دیا۔ میں اپنے سینئر دیا کر کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے اعداد و شمار کے آلات کے استعمال کے لئے میری معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے میری مدد کی۔ جی ایم سی کے تمام حکومتی ملازمین کو نسلر اور میرے جواب دہندہ عوام جنہوں نے اپنے گھروں کے دروازوں کو میرے لیے کھول کر میرے ان گنت سوالات شہادت کا ازالہ کیا۔ ان کی مدد کے بغیر میری تحقیق تکمیل نہ ہو پاتی۔

آخر میں نے اپنے والدین جناب محمد شبیر اور محترمہ زاہدہ پروین بھاپوں محمد شکیل، محمد رشید بہن رخصانہ کوثر اور دیگر رشتہ داروں کا بھی شکر گزار ہوں کہ مجھے ان کی جانب سے مسلسل ہماری ہمت افزائی ملتی رہی۔ میرے خاندان کی مسلسل مدد نہ ملتی تو میں اس کام کی تکمیل کے قابل نہ ہوتا چونکہ انہوں نے گھر کی تمام ذمہ داریوں کو خود نبھاتے ہوئے مجھے اپنی تحقیق پر توجہ دینے کی اجازت دی۔

شفیق احمد

فہرست

- i..... اقرار نامہ
- ii..... تصدیق نامہ
- iii..... اظہارِ تشکر
- v..... جدولوں اور تصاویر کی فہرست

- 1..... 1 باب اول
- 1..... 1.1 تعارف
- 3..... 1.1.1 ہندوستان کی مقامی حکومت کا آزادی کے بعد کا منظر نامہ
- 18..... 1.1.2 مقامی حکومت کی اہمیت
- 19..... 1.2 مسئلہ کا بیان
- 20..... 1.3 مطالعہ کی ضرورت
- 21..... 1.4 مطالعہ کی وسعت
- 21..... 1.5 میونسپل کونسل / کمیٹیوں کے ذرائع آمدنی
- 22..... 1.6 جموں و کشمیر میں بلدیاتی اداروں کی قانونی حیثیت
- 23..... 1.7 مطالعہ کا پس منظر
- 24..... 1.8 مطالعہ کے مقاصد

25.....	1.9 تحقیقی سوالات
26.....	1.10 تحقیق کے طریقہ کار
27.....	1.11 تحقیق کا مثالی خاکہ
28.....	1.12 تحقیقی مسودہ
29.....	1.13 طریقہ نمونہ بندی
29.....	1.13.1 نمونہ کی معقولیت
30.....	1.13.2 نمونے لینے کا منصوبہ
31.....	1.13.3 کثیر الجہت نمونہ سازی خاکہ
32.....	1.14 مواد اکٹھا کرنے کے آلات
33.....	1.15 مواد کا تجزیہ
33.....	1.16 اخلاقی غور و فکر اور چیلنجز
36.....	1.17 مطالعہ کے مضمرات
37.....	1.18 مطالعہ کا دورانیہ
37.....	1.19 مطالعہ کا منصوبہ
39.....	1.20 حوالہ جات
43.....	2 اب دوم.....
43.....	2.1 تعارف

2.2	شہری مقامی اداروں میں مالی انتظامیہ کے متعلق ادب کا جائزہ:	44
2.3	ادب کے جائزوں کا خلاصہ:	71
2.4	حوالہ جات	72
3	باب سوم	72
3.1	تعارف	80
3.2	ہندوستان میں بلدی مالیہ پر قانون سازی۔	82
3.2.1	مابعد آزادی کا دور	83
3.2.2	74 واں دستوری ترمیمی قانون 1992	85
3.3	شہری حکمرانی اور ہندوستان کے بڑے شہری مقامی اداروں کی مالی پوزیشن	98
3.4	ہندوستان میں اشیاء و خدمات پر ٹیکس کا دور اور بلدی مالیہ	105
3.5	ہندوستان میں بلدی حساب کتاب اور تنقیح کا میکانیزم	110
3.6	مطالعے کا محل وقوع	111
3.6.1	جموں میونسپل کارپوریشن (جے ایم سی)	113
3.6.2	جموں بلندی کارپوریشن کے حکمران ادارے	116
3.6.3	جموں بلدی کارپوریشن کا نظم و نسق	117
3.6.4	جموں میونسپل کارپوریشن کا سیاسی و جغرافیٰ خاکہ 2022 میں حسب ذیل	
	ہے	121

122.....	3.7 حوالہ جات:
126.....	4 باب چہارم
126.....	4.1 تعارف
127.....	4.2 آمدنی و خرچ کا تجزیہ
137.....	4.3 اخراجات کا بدلتا ہوا پیٹرن
142.....	4.4 تشریح
145.....	4.5 غیر ترقیاتی سرگرمیوں پر خرچ
152.....	4.6 خلاصہ
156.....	4.7 آمدنی اور اخراجات کا موازنہ
157.....	4.8 ٹیکس دہندگان کے خیالات
173.....	4.9 خلاصہ
	4.10 جموں و کشمیر کی از سر نو تنظیم کے بعد بالخصوص شہری بلدیاتی اداروں اور جموں
176.....	میونسپل کارپوریشن کا منظر نامہ
178.....	4.10.1 جموں میونسپل کارپوریشن
179.....	4.11 اختتامیہ
181.....	4.12 حوالہ جات
183.....	5 باب پنجم

183.....	5.1 اختتامیہ: نتائج اور پالیسی سفارشات
188.....	5.1.1 اہم نتائج
194.....	5.2 پالیسی سفارشات
194.....	5.2.1 عمومی سفارشات
198.....	5.2.2 جموں بلدیہ سے متعلق مخصوص سفارشات
204.....	5.3 مستقبل کی تحقیق اور مقالہ جات
	Bibliography کتابیات

جدول کی فہرست List of Tables

Table No.	Table Description	Page No.
1.1	The population of India (2020 and Historical)	9
1.2	India's Population forecast	10
3.1	Functional aspects of Municipalities Under (Article 243-W)	86-87
3.2	Power and Responsibilities of Municipalities	88
3.3	Municipal Financial major sources of Revenue in India and their contribution	90
3.4	Central Grants Aid to Urban Local Governments	92
3.5	Aggregate Municipal Revenue across the Country (2011-2020)	95
3.6	Overall Fiscal Status of Indian ULBs (2002-2018)	97
3.7	Finances of Six Largest Municipal Corporations of India	97
3.8	Urban Infrastructure Investment Requirements (2011-2031)	108
3.9	Trends of the population in JMC Area since 1961-2011	115
3.10	Population details of Jammu Municipal Corporation Ward Wise	117-120
4.1.1	Sources of Revenue	129
4.1.2	Detailed Analysis of Municipal own Revenue JMC	133
4.1.3	Total Expenditure on all particulars over the years	138-139
4.1.4	Abstract of Developmental Expenditure (2015-2020)	140-141
4.1.5	Non-developmental Expenditure (2015-2020)	146-147
4.1.6	Changing Pattern of Expenditure over the years (2015-2020)	149
4.1.7	Developmental and Non-Developmental Expenditure	150
4.1.8	Comparison of Revenue and Expenditure	156
4.2.1	Showing the particulars of Tax Payers of JMC	159
4.2.2	Showing the particulars of Professions of Tax Payers of JMC	160
4.2.3	The social background of Tax Payers of JMC	162
4.2.4	Particulars of the Possession of the house of Tax Payers	163
4.2.5	Number of Family Members of Respondent	164
4.2.6	Annual Income of the Tax Payers	166
4.2.7	Basic Services Provided by JMC	168
4.2.8	Questionnaire: Give your opinions on any one of the three levels	170-171
4.2.9	Tax Payer's opinion	171

اشکال کی فہرست **List of Figures**

Figure No.	Figure Description	Page No.
3.1	Municipal Financial major sources of Revenue in India and their contribution	92
3.2	Central Grants-in Aid to Urban Local Government	94
3.3	Total Municipal Revenue of all ULBs in Crores	96
3.4	Dependency of Urban Local Government	107
3.5	Funds require in crores	109
3.6	Increase in Population (1961-2011)	115
4.1	Devolution of Funds from State Government in Lakhs	129
4.2	Grants-in-Aid	130
4.3	Expenditure out of Grants-in-Aid	131
4.4	Municipal own Revenue (2015-2020)	132
4.5	Building Health and Revenue Section	133
4.6	Depicts the Statistics of Revenue Generated from other major sections of JMC	134
4.7	Group A: Developmental Expenditure	142
4.8	Group B: Developmental Expenditure	143
4.9	Non-Developmental Expenditure	148
4.10	Change in Pattern of overall Expenditure	150
4.11	Developmental and Non-Developmental Expenditure	151
4.12	Comparison of Expenditure and Revenue 2015-2020	156
4.13	Particulars of Tax Payers of JMC	160
4.14	Tax Prayers Frequency	162
4.15	Social background Frequency	163
4.16	Possessions of the House %	164
4.17	Family members Frequency	165
4.18	Income of the Respondents	167
4.19	Basic Services	169
4.20	Tax Payer's opinions	173
5.1	Model to strengthening the functioning of Municipal Administration in general and Financial Management of JMC in particular	201

باب اول

Chapter I

1.1 تعارف

Introduction

مملکت کے کام مرکزی حکومت، ریاستی حکومت، اور مقامی حکومت کے ذریعے ہوتے ہیں جس میں ہر سطح کی سرکاری لوگوں کو عوامی سامان اور خدمات و تحفظ فراہم کرنے کا کام کرتی ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں حکومت کی ان تمام سطحوں کا اپنا اپنا دائرہ اختیار اور اختیارات ہیں۔ ساخت، طاقت اور دائرہ اختیار ایک ملک سے دوسرے ملک میں مختلف ہوتے ہیں تاہم، بنیادی افعال کم و بیش یکساں رہتے ہیں۔ حکومت کی تین مختلف سطحوں میں سے مقامی سطح کی حکومت، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں تازہ ترین ابھرتی ہوئی سطح ہے۔ اگرچہ مقامی حکومت کا باقاعدہ نظام جدید ہے، لیکن عملی طور پر یہ ادارے اتنے ہی پرانے ہیں جتنے خود تہذیب۔ دنیا بھر میں مملکت کا زرعی شعبے سے شعبے میں تبدیلی کے باعث بے شمار قبضے اور شہر وجود میں آئے، بعد ازاں لوگ روزگار کے بہتر مواقع، تعلیم اور صحت کی خدمات وغیرہ کی تلاش میں دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف جانے لگے۔ اس تمثیل کی تبدیلی کے لیے شہری مقامی سطح کی حکومت کا ایک نظام ضروری ہے جو شہری علاقوں میں رہنے والے لوگوں سے متعلق مقامی مسائل کا انتظام اور ازالہ کرے۔

ہندوستان میں ان اداروں کی اتنی ہی بڑی تاریخ اور اہمیت ہے کہ ہندوستان کی پہلی شہری تہذیب یعنی وادی سندھ کی تہذیب دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک تھی۔ اسی طرح شہری مقامی حکومت کا ادارہ بھی ویدوں، رامائن، مہابھارت، اپنشد، اور کوٹیلیہ کے ارتشاستر جیسی مہاکاوی میں پایا جاسکتا ہے۔ موریان اور گپتا دور میں، گاؤں مقامی حکومت کی بنیادی اکائی تھی، شہر اور گاؤں کے درمیان کوئی حد بندی نہیں تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ، گاؤں بڑے شہروں میں ترقی کر گئے اور شہر کی ثقافت اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ موریان دور کے مشہور شہروں پٹلی پتر، اجین اور ٹیکسلا میں قصبہ انتظامیہ کا اچھی طرح سے انتظام کیا گیا تھا اور شہری انتظامیہ کے اہم فرائض میں سے ایک شہر کی صفائی ستھرائی کے معاملات کو برقرار رکھنا تھا، جس میں نکاسی آب کے نظام کی دیکھ بھال اور سڑکوں کی صفائی شامل ہے۔ گپتا کے دور میں، قصبے کا انتظام عام طور پر کونسل کے ذریعے کیا جاتا تھا جسے 'پریشد' کہا جاتا تھا اور وہاں منتخب نمائندہ اداروں کا انتظام تھا جو شہر کی انتظامیہ میں اہم کردار ادا کرتے تھے۔ قدیم دور کی ایک اور بڑی دریافت مشہور یونانی سیاح میگیس تھیبینی کی تصنیف انڈیکا ہے، جو تیسری صدی قبل مسیح میں ہندوستان آیا تھا، اس نے واضح طور پر شہری مقامی حکومت اور انتظامیہ کے ایک مفصل نظام کا ذکر کیا تھا جو چھ اداروں پر مشتمل تھا جس میں پانچ ارکان شامل تھے۔ ہر ایک ادارہ جسے شہری انتظامیہ سے متعلق ہر قسم کی شہری ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں (1)۔

آنے والی حکومتوں نے بھی مقامی حکومت کے ادارے کو اہمیت دی۔ اگرچہ قدیم زمانے میں ہندوستان میں مقامی حکومت موجود تھی، لیکن موجودہ ڈھانچے اور طرز عمل میں اس کا وجود

ہندوستان میں برطانوی حکومت کی وجہ سے ہے کیونکہ پہلی میونسپل کارپوریشن ان کے یعنی (برطانوی حکومت) کے ذریعہ 1687 میں چنئی میونسپل کارپوریشن قائم کر کے شروع کی گئی تھی۔ مزید برآں، لارڈ میو اور لارڈ رپن کی بالترتیب 1870 اور 1882 کی قراردادوں کی صورت میں کی گئی کوششوں نے ہندوستان میں مقامی حکومت کے نظام کو مزید مضبوط کیا۔ جیسا کہ ان دونوں قانون سازوں نے انتظامیہ میں ہندوستانیوں کو منسلک کرنے، صوبوں کو کچھ ذمہ داریوں کی لامرکزیت کی اور اس مقصد کے لیے میونسپل حکومت کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس طرح، لارڈ رپن کو ہندوستان میں مقامی حکومت کے باپ کے طور پر جانا جاتا ہے⁽²⁾۔

1.1.1 ہندوستان کی مقامی حکومت کا آزادی کے بعد کا منظر نامہ

Post-Independence scenario of Local Government

اگست 1947 میں ہندوستان کی آزادی کے آغاز کے ساتھ ہی سال 1957 اور 1986 کے درمیان ہندوستان کے لیے مقامی خود مختاری کے نظام کو تصور کرنے کے لیے چار اہم کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ حکومت ہند نے سال 1957 میں بلونت رائے مہتا کمیٹی کا تقرر کیا۔ اس کمیٹی کو سرکار نے اپنی دو سابقہ میگا پالیسیوں کی تاثیر کا جائزہ لینے کے لیے عمل میں لایا تھا، یعنی نیشنل ایکسٹینشن سروس پروگرام 1953 اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام 1952۔ اس نے نومبر 1957 میں اپنی رپورٹ میں تبدیلی کی، جس میں "جمہوری ڈی سینٹرلائزیشن" کا جملہ پہلی بار ظاہر ہوا تھا۔ اس

کمٹی کی اہم سفارشات میں تین سطحی پنچایتی راج ڈھانچہ تشکیل دینا تھا جس میں گاؤں کی سطح پر گرام پنچایتوں کے لیے براہ راست انتخابات، بلاک سطح پر پنچایت سمیتوں اور ضلعی سطح پر ضلعی پریشدوں کے بالواسطہ انتخاب کے ذریعے انتخابات کرائے جائیں۔ ضلع کلکٹر ان اداروں کو اختیارات اور وسائل کی منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے ضلع پریشد کی صدارت کرے گا⁽³⁾۔ ان تجاویز کو اس وقت کی نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل نے قبول کیا تھا، جو کہ ہندوستان کا ایک اہم پالیسی حلقہ تھا۔ تاہم، اس نے ان تنظیموں کو ایک مخصوص، واحد منصوبے کے مطابق قائم کرنے کا پابند نہیں کیا۔ اس کے بجائے، اس نے ریاستوں کو اپنے پیٹرن بنانے کی آزادی دی اور اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ملک کے بنیادی اصولوں پر عمل کیا جائے۔ سن 1959 میں مقامی سطح پر حکمرانی کے اس طریقہ کار کو قائم کرنے والی پہلی ریاست راجستھان تھی، اس کے بعد اسی سال آندھرا پردیش بھی قائم ہوا۔ کچھ ریاستوں نے آگے بڑھ کر چار درجے کا مقامی خود حکومتی نظام تشکیل دیا۔

اس سلسلے میں ایک اور پیش رفت اشوک مہتا کمیٹی (1977-1978) کی تشکیل تھی جو مرکز میں اس وقت کی حکومت کرنے والی جنتا پارٹی نے پنچایتی راج اداروں کی جانچ کے لیے کی تھی۔ اس کی طرف سے کی گئی کل سفارشات 132 ہیں۔ کچھ اہم درج ذیل ہیں۔

1- دو سطحی نظام کی جگہ تین درجے کا نظام لیا جائے گا اور انتخابات کی ہر سطح پر تمام سیاسی جماعتوں کی شرکت ہوگی۔

2. مقامی خود مختاری کے اداروں کو لازمی ٹیکس لگانے کا اختیار دیا جانا چاہیے۔

3. ریاستی سطح پر مقامی حکومت سے متعلق منصوبہ بندی کے عمل کو ضلع پریشد کو سونپنے کی ضرورت ہے۔

4. ریاستی وزراء کی کونسل میں مقامی خود حکومت کا وزیر ہونا ضروری ہے۔

5. بلدیاتی اداروں کو بلا تاخیر آئینی درجہ دیا جائے۔

بد قسمتی سے ان تجاویز کو لاگو کرنے سے پہلے جتنا حکومت گر گئی، اس طرح، ان سفارشات پر بڑے پیمانے پر غور نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ سے مقامی خود مختاری کی اکائیاں جوں کی توں رہیں، کوئی قابل ذکر پیش رفت نہ ہو سکی جس کی وجہ سے دیہی اور شہری علاقوں کی ترقی کے لیے منصوبہ بندی میں مسائل پیدا ہوئے۔ چنانچہ اس وقت کے پلاننگ کمیشن آف انڈیا نے 1985 میں جی وی کے راؤ کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کی اہم سفارشات درج ذیل ہیں۔

1- کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ مقامی خود مختاری کے ادارے مسلسل ترقی پر اپنا کنٹرول کھورہے ہیں، جس سے "جڑوں کے بغیر گھاس" جیسا نظام تشکیل پارہا ہے۔

2. ضلع پریشد کو اولین ترجیح دی جائے اور اسے اس سطح پر پیش کیے جانے والے تمام ترقیاتی پروگرام ملیں۔

3. ڈی ڈی سی (ضلع ترقیاتی کمشنر) کے نام سے ایک نیا عہدہ ضلع پریشد کے سی ای او کے طور پر کام کرے گا۔

4. ان مقامی خود مختار اداروں کے انتخابات باقاعدگی سے ہونے چاہئیں⁽⁴⁾۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس وقت عوامی انتظامیہ کے نظریات، نقطہ نظر اور ماڈل لامرکزیت، ڈیلی گیشن اور ڈیویو کریٹریزیشن کے تصور کے گرد گھومتے تھے۔ اس نے ہندوستانی حکمرانی کے سسٹم کو بہت زیادہ متاثر کیا کہ وہ حکمرانی کے ان اصولوں کے ساتھ مل کر آگے بڑھیں جو دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر رہے تھے۔ نتیجتاً، سن 1986 میں، ایل ایم سنگھوی کمیٹی کو اس وقت کے حکومت ہند نے "جمہوریت اور ترقی کو مضبوط بنانے کے لیے پنجابی راج اداروں کی بحالی" کے مقاصد کے ساتھ مقرر کیا تھا۔ اس کی اہم سفارشات میں یہ شامل ہے کہ پنجابی اداروں کو آئینی درجہ دیا جائے۔ مزید برآں، سنگھوی کمیٹی نے گاؤں کے گروپوں کے لیے نئی پنجائیتیں بنانے کی سفارش کی تھی۔ اس سلسلے میں اس وقت کی راجیو گاندھی حکومت نے 64 ویں آئینی ترمیم کے نام سے ایک بل پیش کیا جو پہلی بار سال 1989 میں لوک سبھا میں پیش کیا گیا تاہم راجیو سبھانے اس کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر کار، سال 1991 میں، نرسمہا راؤ کی قیادت والی حکومت نے قانون سازوں کی جانب سے پہلے سے اعتراض شدہ کچھ دفعات کو ہٹانے کے بعد، دیہی اور شہری حکومتوں کے لیے بالترتیب 73 ویں اور 74 ویں ترمیم 1992 کو متعارف کروا کر مقامی خود مختاری کے اداروں کو آئینی درجہ دے دیا۔⁽⁵⁾ یہ شاید مقامی حکومت کے ارتقاء میں خاص

طور پر ہندوستان کے شہری بلدیاتی اداروں کے لیے سب سے اہم اور انقلابی قدم رہا ہے۔ ان دو قانونوں میں انتخابی عمل، مالیات، منصوبہ بندی کے طریقہ کار، اور نجلی سطح پر لوگوں کو اختیارات کی منتقلی سے متعلق وسیع تر دفعات شامل کی گئی ہیں۔ اس ترمیم کا مقصد "خود حکومت" کی مضبوط اور قابل عمل اکائیوں میں تبدیلی کرنا اور انہیں ملک کی سماجی و اقتصادی ترقی کے مرکزی دائرے میں لانا ہے۔ اس کے ساتھ یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ شہری بلدیاتی اداروں کے لیے کوئی آئینی ذمہ داری نہیں تھی حالانکہ آرٹیکل 40 کے تحت ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصول میں گاؤں کی پنچایت کا حوالہ دیا گیا تھا۔ جہاں تک شہری بلدیاتی اداروں کا تعلق ہے، ان کو آئینی حیثیت اور شہری حکمرانی سے متعلق اٹھارہ فنکشنل آئٹمز فراہم کر کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا⁽⁶⁾۔ شہری بلدیاتی اداروں کے آئین میں یکسانیت کی خاطر 74 ویں آئینی ترمیمی ایکٹ 1992 میں تین قسم کی اکائیوں کا تصور کیا گیا ہے۔

1- نگر پنچایت (دیہی سے شہری علاقے میں منتقلی کا علاقہ)

2. چھوٹے شہری علاقے کے لیے میونسپل کونسل۔

3- ایک بڑے شہری علاقے کے لیے میونسپل کارپوریشن۔

یہ ادارے سیاسی طور پر میونسپل کارپوریشن کی سطح پر منتخب میئر اور کونسل یا نگر پنچایت سطح پر چیئر مین یا صدر ہوتے ہیں جبکہ انتظامی طور پر میونسپل کمشنر (عام طور پر ایک IAS افسر) اور

ایگزیکٹو آفیسر (متعلقہ ریاستی کیڈر سے) میونسپل کارپوریشنوں اور کونسلوں میں بالترتیب ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں ان شہری اداروں کے پورے پہلو کو اجتماعی طور پر اربن لوکل باڈیز (ULBs) کہا جاتا ہے۔ معاشی ترقی کے انجن کے طور پر شہروں کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے ساتھ، ان اداروں کی ذمہ داریاں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس تناظر میں موجودہ حکومت انہیں اسی طرح دیکھتی ہے۔

شہری مقامی ادارے عوام کے لئے اشیاء اور خدمات کی انجام دہی میں مرکزی مقام رکھتے ہیں۔ چنانچہ انہیں زیادہ غیر مرکوز اور بااختیار بنانے کے لئے اختیارات کی با معنی تقسیم ہو۔ F3 یعنی فنڈس (مالیہ) فراہم اور کارکنان کے درمیان اختیارات کی تقسیم ہو۔⁽⁷⁾

شہروں نے اپنے آپ کو ہندوستانی معیشت اور قومی دولت کے ذریعہ کے طور پر بنیادی انجن کے طور پر اپنے آپ کو مضبوطی سے ثابت کیا ہے۔ آنے والے برسوں میں مزید شہریانہ ناقابل گریز ہوگا۔ شہری بلدی حکومتیں شہری انجمنوں کو طاقتور بنانے میں ہم رول ادا کرتے ہیں اور اس کے لئے وہ ان کو حاصل مختلف وسائل کو استعمال کرتے ہیں اور معاشی نمو میں اپنا حصہ ادا کرتے ہیں۔⁽⁸⁾ اعلیٰ معیار زندگی بہتر تعلیم، صحت عامہ، طبی امداد، صاف صفائی اور تحفظ، سربراہی آب، سڑکیں اور متعدد دوسری بنیادی سہولتیں اور خدمات جو کہ معاشی نمو کا حصہ ہیں کو اس ملک میں فراہم کرتے ہیں۔ گذرتے وقت کے ساتھ ہمارے ملک کی شہری آبادی میں ڈرامائی اضافہ ہوا ہے۔⁽⁹⁾

جدول 1.1: ہندوستان کی آبادی -

Table-1.1: “The Population of India (2020 and Historical)”

Country's Share of World Pop	Urban Population	Urban Pop %	Density (P/Km ²)	Fertility Rate	Median Age	Yearly Change	Yearly Change %	Population	Year
17.70%	48,30,98,640	35.00%	464	2.24	28.4	1,35,86,631	0.99	1,38,00,04,385	2020
17.71%	47,18,28,295	34.50%	460	2.36	27.1	1,37,75,474	1.02	1,36,64,17,754	2019
17.73%	46,07,79,764	34.10%	455	2.36	27.1	1,39,65,495	1.04	1,35,26,42,280	2018
17.74%	44,99,63,381	33.60%	450	2.36	27.1	1,41,59,536	1.07	1,33,86,76,785	2017
17.75%	43,93,91,699	33.20%	445	2.36	27.1	1,43,64,846	1.1	1,32,45,17,249	2016
17.75%	42,90,69,459	32.70%	441	2.4	26.8	1,51,74,247	1.2	1,31,01,52,403	2015
17.74%	38,07,44,554	30.80%	415	2.8	25.1	1,73,34,249	1.47	1,23,42,81,170	2010
17.54%	33,44,79,406	29.10%	386	3.14	23.8	1,82,06,876	1.67	1,14,76,09,927	2005
17.20%	29,13,50,282	27.60%	355	3.48	22.7	1,85,30,592	1.85	1,05,65,75,549	2000
16.78%	25,55,58,824	26.50%	324	3.83	21.8	1,81,28,958	1.99	96,39,22,588	1995
16.39%	22,22,96,728	25.50%	294	4.27	21.1	1,77,83,558	2.17	87,32,77,798	1990
16.10%	19,03,21,782	24.30%	264	4.68	20.6	1,70,81,433	2.33	78,43,60,008	1985
15.68%	16,09,41,941	23.00%	235	4.97	20.2	1,51,69,989	2.32	69,89,52,844	1980
15.27%	13,25,33,810	21.30%	210	5.41	19.7	1,35,82,621	2.33	62,31,02,897	1975
15.00%	10,93,88,950	19.70%	187	5.72	19.3	1,12,13,294	2.15	55,51,89,792	1970
14.95%	9,34,93,844	18.70%	168	5.89	19.6	97,15,129	2.07	49,91,23,324	1965
14.85%	8,05,65,723	17.90%	152	5.9	20.2	81,33,417	1.91	45,05,47,679	1960
14.78%	7,19,58,495	17.60%	138	5.9	20.7	67,11,079	1.72	40,98,80,595	1955

Source: “Worldometer. Available at: <https://www.worldometers.info/world-population/india-population/>

مندرجہ بالا جدول سے واضح ہوتا ہے کہ 1955 میں ہندوستان کی آبادی 409880595

تھی۔ سالانہ تبدیل کا فیصد 1.72 فیصد تھا۔ آبادی کی اوسط عمر 20.7، اعلیٰ زرخیزی کی

شرح 5.90، فی کلو میٹر کثافت 138، شہری آبادی کا فیصد 17.6 فیصد اور آبادی دنیا کی آبادی

میں ہندوستان کا حصہ 14.78 فیصد تھا اور عالمی آبادی میں دوسرے درجے پر تھا۔ جبکہ 2020

کے گزرتے گزرتے تمام اعداد و شمار تبدیل ہوئے سوائے عالمی درجہ کے آبادی کی کثافت تقریباً تین گنا (4.48) بڑھی۔ البتہ زرخیزی کی شرح نصف (2.24) تک گھٹی۔ شہری آبادی میں اضافہ تقریباً چھ گنا (483098640) ہوا۔ اس وقت شہری آبادی جملہ آبادی کا 35 فیصد ہے۔ اتنی زیادہ کثافت کے ساتھ ملک عالمی درجہ پر کھڑا ہے۔

جدول 2.1: ہندوستان کی آبادی کی پیش قیاسی

Table-1.2: India's population forecast

Country's Share of World Pop	Urban Population	Urban Pop %	Density (P/Km ²)	Fertility Rate	Median Age	Yearly Change	Yearly Change %	Population	Year
17.70%	48,30,98,640	35.00%	464	2.24	28.4	1,39,70,396	1.04%	1,38,00,04,385	2020
17.66%	54,27,42,539	37.60%	486	2.24	30	1,30,01,447	0.92%	1,44,50,11,620	2025
17.59%	60,73,41,981	40.40%	506	2.24	31.7	1,17,26,140	0.80%	1,50,36,42,322	2030
17.48%	67,54,56,367	43.50%	523	2.24	33.3	1,00,16,298	0.66%	1,55,37,23,810	2035
17.31%	74,43,80,367	46.70%	536	2.24	35	77,93,541	0.50%	1,59,26,91,513	2040
17.09%	81,17,49,463	50.10%	545	2.24	36.6	55,85,537	0.35%	1,62,06,19,200	2045
16.84%	87,66,13,025	53.50%	551	2.24	38.1	37,11,367	0.23%	1,63,91,76,033	2050

Source: Worldometer. Available at: <https://www.worldometers.info/world-population/india-population/>

عالمی میٹرک مندرجہ بالا پیش قیاسی کے جدول سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ہندوستانی کثافت مسلسل بڑھ رہی ہے اس کے ساتھ ساتھ شہری آبادی اور شہری آبادی کا فیصد اور جملہ آبادی میں بھی بے حد اضافہ ہوگا۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان کی آبادی دنیا میں اول درجہ پر 2030، 2035، 2040، 2045 اور 2050 میں ہوگی۔ اس دوران کثافت میں اضافہ کی امید 464، 486، 506، 523، 536، 545 اور 551 کی اس اثناء میں ہندوستان کی

شہری آبادی 35 فیصد، 37.6 فیصد، 40.4 فیصد، 43.5 فیصد، 46.7 فیصد، 501 فیصد اور
53.5 فیصد ہوگی۔ 2020 میں ہندوستان کی شہری آبادی 2025، 2030 سے
بڑھکر 2050 میں 876613025 ہوگی۔

2050 تک امکان ہے کہ شہری آبادی جملہ آبادی کا 53.5 فیصد ہوگی۔ اس کا مطلب یہ
ہوگا کہ ملک کی آدھی آبادی شہروں میں رہ رہی ہوگی۔ آنے والے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ مستقبل
میں حکومت مقامی کو بھاری بوجھ اٹھانا ہوگا۔

شہری آبادیوں کیلئے شہری حکمرانی بڑی نازک ہوگی چونکہ انہیں روزانہ شہری سیاسی
انتظامیہ اور قیادت سے بنیادی ضروریات جیسے پانی، صفائی، اکنہ، تفریح، طبع، حمل و نقل اور تمدنی
سرگرمیوں کے لئے تعامل کرنا پڑیگا۔⁽¹⁰⁾ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے مقابلے میں شہری
حکمرانی زیادہ موثر ہوگی۔⁽¹¹⁾ شہروں میں رہنے والے عوام کا انحصار انکی زیادہ سرگرمیوں کے لئے
شہری حکمرانی پر ہوگا۔ چنانچہ شفاف، موثر، جوابدہ، اخلاقی، کم لاگتی موثر نظم و نسق کی ضرورت
ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ عوامی شرکت جس سے شہریوں میں ساتھ رہنے کا احساس ہو اور اس
سے شہری حکومت کی سرگرمیوں کی لاگت میں بھی کمی آئیگی۔⁽¹²⁾

ہمارے منظر نامہ میں اچھی مقامی حکمرانی میں حسب ذیل پہلو ہونے چاہیے۔

1- دستوری ضمانت کے مطابق مختلف سطحوں پر منصفانہ اور موثر حکومت کے انتخاب کا حق، جس میں تمام عوام کی با معنی شرکت ہو، جو کہ ایک جمہوری قوم کے طور پر کامیاب حکمرانی کا بنیادی عنصر ہے۔ یہ حکومت کے جائزہ اور عوام کو جوابدہ ہونے کی لازمی شرط ہے۔

2- سماجی اور معاشی عوامی خدمات کو موثر اور بہتر طور پر انجام دینا حکومت کی اہم ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلسل اپنے پروگرام پر نظر رکھنی پڑتی ہے خصوصاً جہاں حکومت مقامی ذمہ دار ہوتی ہے چند ضروری خدمات جیسے ابتدائی تعلیم، تعلیم اور نگہداشت صحت کو جاری رکھنے کی کارکردگی اور موثر ہوگی جو حکومت مقامی کے لئے اہم ہوتی ہے۔

3- نجلی سطح کی حکومتیں صرف اسی وقت موثر کام کر سکتی ہیں اگر انہیں اختیارات دیئے جاتے ہوں۔ اس کی اہمیت خصوصاً شہری حکومت مقامی میں ہوتی ہے۔ جو کہ آج پیسوں کی ناکافی تقسیم اور عہدیداروں کو لازمی قانون کی ذمہ داریاں پوری کرے۔

4- حکومت مقامی کی موثر کارکردگی کے لئے منتخبہ نمائندوں اور دفتر شاہی دونوں کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ جو ابدہی کے سیاسی اور انتظامی پہلوؤں اور حکومت مقامی کے اداروں سے انکے تعلق سے دیکھا جائے تو تصوراتی طور پر کوئی تنازعہ نہیں ہے۔

5- گذشتہ کئی برسوں سے شہری بلدی حکومتوں میں جمہوری عمل کو دیکھا گیا ہے۔ بے شک، حالیہ عرصے میں بڑھتا رہتا ہے یہ ہے کہ شہری بستیوں کو کامیابی سے سنبھالا جاسکتا ہے چونکہ انکے پاس منتخبہ اراکین مالیہ کی خود مختاری اور کارگر نظم و نسق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ شہری حکمرانی میں عوام

کو مصروف رکھنا اور حکمرانی کو ایک نازک موضوع کے طور پر شہری حکمرانی میں ابھارنا چاہیے۔ 74
 ویں دستوری ترمیم میں شہری مقامی بورڈس (ULB) کو باختیار بنانے کے اقدامات کئے گئے
 ہیں۔ تاہم 30 سال بعد بھی افسوس اس بات کا ہے کہ سوائے قانون سازی کے کچھ نہیں ہوا ہے۔
 ریاستی حکومتیں قانون کے نفاذ میں روڑے اٹکارہے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ اس بات کی جانچ کی
 جانی چاہیے کہ ریاستی حکومتیں کیوں شہری اصلاحات کے نفاذ میں ناکام ہیں اور کیوں بھاری بھر
 قواعد / طریقہ کار کو ULB پر غالب کر رکھا ہے۔ (13)

6۔ ان بدلتے حالات میں، شہری حکومت کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ اب یہ ایک حرکیاتی عمل
 میں تبدیل ہو گئی ہے جس میں صلاحیت اور فرائض مسلسل بڑھ رہے ہیں جس کی وجہ سے مقامی
 حکومت کے کام میں اضافہ ہو رہا ہے اور شہری انتظامیہ کے شرکاء میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔
 شہری منصوبہ بندی کرنے والے، منتظمین کی مسلسل بہتر کارکردگی، عوام اور سماج کے مطالبات
 کے حل کے موثر حل کے لئے دباؤ میں ہیں۔

7۔ شہروں میں حکومت خود اختیاری نہ صرف نچلی سطح پر عملی جمہوریت کی شکل ہے بلکہ یہ شہروں
 میں عوامی خواہشات کا محور بھی ہیں۔ (14) یہ ادارے ساری دنیا میں پائے جاتے ہیں جنہیں صوبے،
 علاقے، ڈپارٹمنٹ، پارش Parish اور بلدیات کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں انکی شناخت کے لئے
 میونسپل کارپوریشن، میونسپل کونسل، میونسپل بورڈس، میونسپل کمیٹیاں اور دیگر اصطلاحات
 مستعمل ہیں۔

8۔ ہندوستان میں تقریباً 4041 شہری مقامی بورڈ (ULBS) ہیں۔ جو ملک کی 35 فیصد آبادی کی خدمت کرتی ہیں۔ بلدیات سیاسی اکائیاں ہیں جنہیں عام مقصد کے لئے قائم کیا جاتا ہے۔ مقامی حکومت خود اختیاری عوام کے ایک مخصوص مجموعے کی خاص شہری علاقوں میں خدمت انجام دیتے ہیں۔ (پروفیسر نکولاس ہنری) (15)

ہمارے ملک میں عوامی انتظامیہ، شہری حکمرانی ایک پیچیدہ مسئلہ ہے اور یہ ایک مشکل امر ہے۔ شہری مقامی حکام کی سرگرمیاں عوام کی زندگیوں کے لئے نازک اقدام ہے۔ اگرچہ کہ شہری مقامی حکومت کے فرائض کو دو لازمی فرائض کو وسائل اور تکنیکی صلاحیتوں کی وجہ سے انجام دینا مشکل ہو رہا ہے۔ اگر مقامی ادارے کامیابی سے لازمی اور اختیاری فرائض کو انجام دیں تو اپنے موقف کو منصفانہ بنا سکتے ہیں۔ حکومت مقامی پیچیدہ مسائل کے باوجود انہیں چاہیے کہ نئی خدمات بھی انجام دیں حجم اور سمت کے اعتبار سے یہ زائد ذمہ داریوں میں شامل ہے عوام کو ان کے مکانات کی تعمیر میں مدد دینا، عوامی صحت کی خدمات کو بہتر بنانا، بہتر ماحولیات کو فراہم کرنا، سماجی فلاح اور تفریح طبع کی فراہمی وغیرہ کو انجام دینا۔ اپنے بڑھتے فرائض کے لئے شہری مقامی حکومتوں کو تیار رہنا چاہیے۔ ان بڑھتے چیلنجز سے نمٹنے کے لئے ریاستی حکومتوں کو چاہیے کہ ان کی مدد کرے تاکہ وہ مندرجہ بالا فرائض کو انجام دے سکیں۔

آج شہری بلدی حکومتوں کو اثاثے تقسیم کرنے والے مرکز کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اور شہر کا ہر باشندہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے بغیر بلدی حکومتوں سے خدمات کی امید رکھتا ہے۔ شہر کے

شہری کے احساس اور اسکی اہمیت کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ بلدیہ کی جانب سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا مشکل ہے تاوقت یہ کہ ہر شہری اپنی ذمہ داری کو سمجھ نہیں لیتا۔

مزید یہ کہ شہری بلدی حکومتوں کے فرائض کو صرف شہری سہولتوں تک محدود نہیں کیا جاسکتا۔ بلدی سہولتوں کو پہنچانے کو ہی کافی یا علاج نہ سمجھا جائے۔ بلکہ اسے مقامی بہتری کا ذریعہ ہی سمجھا جائے۔ صرف ایک متعین سیاسی مرضی اور ایماندار سربراہ ہی کچھ کر سکتا ہے۔

بلدی کارپوریشن کی شکل میں شہری مقامی ادارہ جات طویل عرصے سے ہندوستانی حکمرانی کا حصہ رہے ہیں۔ دستور ہند کے تحت 74 ویں دستوری ترمیم کے بعد شہری مقامی ادارہ جات کو اہم موقف حاصل ہے ان کو حاصل وسیع اختیارات و فرائض کے ساتھ شہر معاشی نمو کے انجن ہیں، مختلف ساخت اور Spatial تبدیلی کے عمل کو چلانا اور دولت کی پیداوار کرتے ہیں۔ قومی ترقی کو چلانے والے معاشی ترقی، ملازمتیں پیدا کرنا، سماجی ترقی اور پیداوار شہر سے ہی ہوتی ہے۔ ان قصبات اور سماج کی بنیادی ضرورت اہم خدمات کو پیدا کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں شہر اور دیہی علاقے ملک کی ترقی کے لئے اہم ہیں۔ مرکزی حکومت نے منصوبہ بندی کمیشن کو موقوف کر دیا۔ اور اس کی جگہ نیٹی آئیوگ کو قائم کیا جو کہ ایک اہم منصوبہ ساز ایجنسی ہے۔ منصوبہ بندی کمیشن کی تحلیل کا مطلب یہ ہے کہ اب منصوبہ بندی اوپر سے نیچے کی جانب نہیں ہوگی بلکہ نیچے سے اوپر کی جانب ہوگا۔ اس کے نتیجے میں بلدی حکومتوں کے فرائض مستقبل میں اور بھی اہم ہوں گے۔ شہری بلدی ادارے مقامی سطح پر بنیادی لازمی خدمات فراہم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ یہ مقامی تنظیمیں عوام

سے راست تعلق میں رہتے ہیں اور غلجی سطح پر حقیقی حالات سے باخبر رہتے ہیں۔ اس لئے انکی سفارشات اور خیالات کو منصوبہ بندی اور اسکے نفاذ کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے، اور ریاستی حکومتیں مقامی اداروں کے تعلق خاطر پر توجہ دیتی ہیں۔

حکومت مقامی کو بہتر بنانے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً تنظیم اور مالی حالت پر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ سرگرمیوں میں تکنیکی ترقی اور حکومت مقامی کی جانب سے فراہم کی جانے والی خدمات میں اضافہ بھی ضروری ہے، جس کے نتیجے میں ان کو حاصل بنیادی سہولتوں میں اضافہ ضروری ہے۔⁽¹⁶⁾

مالی انتظامیہ میں مالیہ کے نفاذ کے انتظامیہ کے عام اصولوں کو اختیار کرنا بھی شامل ہے۔ مالیہ کے انتظام اور اضافہ کیلئے حسب ذیل مسائل کی تعریف کی جانی چاہیے جیسے مالیہ کا منافع بخش انتظام، اہم کاموں کی منصوبہ بندی، نفاذ کے کاموں کو ڈھونڈھنا، مالی حساب کتاب کے ذریعہ منصوبہ بند تبدیلیاں لانا، لاگتی حساب کتاب، موازنہ سازی اور اعداد و شمار، جہاں نئے امکانات ہوتے ہیں تو اسے حوالوں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کی اہمیت اور باز ادائیگی کی صلاحیت کے مد نظر مالی انتظامیہ فائدہ مند ہوتا ہے ایک طریقہ کے طور پر مختلف کاموں پر سرمایہ لگانے کیلئے۔

یہ فرض کر لیا جاسکتا ہے کہ کسی تنظیم کے لئے سرمایہ مختص کرنے کے لئے مالی انتظامیہ ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ مالی قیادت کو منصوبہ بندی اور نفاذ کی حکمت عملیاں کہا جاسکتا ہے۔

دوسرے معنوں میں مالیہ کو جمع اور ان کا کامیاب استعمال کو مالی انتظامیہ کہا جاتا ہے پیداواری عمل کے لئے۔ مالیہ پر نگرانی تنظیموں کی سرگرمیوں کے لئے اہم ہوتا ہے۔ اس لئے اسکو اہم ترین سمجھا جاتا ہے۔

بہتر عوامی مالیہ کا انتظام بہتر موثر حکومت کا ستون ہوتا ہے عوامی خدمات اور معاشی ترقی کے کامیاب نفاذ کے لئے۔⁽¹⁷⁾ بلدی سہولتوں کو فراہم کرنے والے شہری عوامی اداروں کو اپنے بجٹ میں امور کو انجام دینے میں کئی مشکلات درپیش ہیں چونکہ انہیں لا محدود مطالبات میں محدود وسائل کا سامنا ہے۔ چنانچہ ایک ٹھوس عوامی مالیہ کے نظم و نسق یا بلدی مالیہ کے انتظامیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

بلدی مالیہ کے نظم و نسق کا تعلق اس میکا نزم سے ہے جس کے ذریعہ سماج دستیاب وسائل کے ذریعہ اپنے امور کو چلاتا ہے۔ اس میکا نزم میں تمام طرح کی آمدنیاں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ مقامی حکام آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ جیسے مرکزی و ریاستی حکومتوں سے امداد، محصول، جرمانے، سزاؤں سے حاصل ہونے والی آمدنی، استعمال سے حاصل ہونے والی آمدنیاں وغیرہ۔ اور اس طرح سے حاصل شدہ رقم جو شہری منصوبہ بندی کے پروگرام پر خرچ کی جاتی ہے کو بلدی مالی انتظام کہا جاتا ہے۔

حکومت ہندوستان نے کئی شہری مالیہ کی اصلاحات کا آغاز کیا ہے تاکہ تمام شہری حکام کو مستحکم کیا جاسکے۔ شہری مقامی اداروں سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دعویداروں کو ایک موثر

عوامی مالی کنٹرول کی اسکیم، کم لاگتی موثر پروگراموں کو چلانے کی صلاحیت اور کھلے پن اور شفافیت کی فضاء کا قیام اہم ہے۔

1.1.2 مقامی حکومت کی اہمیت

Significance of the Study

مقامی حکومت، D. Lockard کے مطابق، "عوامی تنظیم کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے، جو نسبتاً چھوٹے علاقے میں عوامی پالیسیوں کی ایک چھوٹی سی تعداد کا فیصلہ کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے کی مجاز ہے۔" اس طرح، مقامی حکومت کو اس کا اپنا مقامی علاقہ، مقامی اتھارٹی، مقامی باشندوں، مقامی خود مختاری، اور سب سے اہم طور پر، مقامی فنڈنگ کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ مقامی حکومت اپنی مقررہ حدود میں جمہوریت کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہے کیونکہ مقامی حکام، جو عوام کے سب سے قریب ہوتے ہیں، بہترین طریقے سے پالیسیاں بنا سکتے ہیں اور ان پر عمل درآمد کر سکتے ہیں۔ مزید برآں، یہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں پر دباؤ کو کم کرتا ہے اور ان کے درمیان رابطے کے ایک موثر چینل کے طور پر کام کرتا ہے۔ مزید برآں، یہ مقامی سطح پر عوام میں سیاسی بیداری پیدا کرنے اور کسی قوم کے لوگوں کو مقامی معاملات کو سنبھالنے اور چلانے کے بارے میں اہل بنانے کے لیے ایک ٹول کے طور پر کام کرتا ہے۔ مقامی سطح پر اختیارات کی منتقلی کا مطلب مقامی شرکت کو یقینی بنانا ہے، جس کے نتیجے میں، معاشرے کے پسماندہ طبقات کو باختیار بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مقامی حکومت ہے جو کمیونٹی کی ضروریات کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہے اور اسے اپنے رہائشیوں کی معاشی حیثیت کا بخوبی اندازہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

عوامی انتظامیہ کے جدید نظریات مختلف پالیسی حلقوں اور حکمرانی کے اداروں میں وکندریقت اور شہریوں کی شرکت کو فروغ دیتے ہیں۔

1.2 مسئلہ کا بیان

Statement of the Problem

باب دو سے اس مطالعہ کے ادب کے جائزہ میں خلاء پائیں گے اور اس کا اظہار مسئلہ کے بیان میں بھی دکھائی دینا چاہیے۔ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔ شہری علاقے سال بہ سال بڑھ چڑھ کر قومی آمدنی میں اضافہ کر رہے ہیں۔ شہری آبادی میں بھی خطرناک شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ عوام دیہاتوں سے ملازمت کی تلاش میں شہروں کو منتقل ہو رہے ہیں۔ یہ تمام تبدیلیاں میونسپل کارپوریشن کی ذمہ داریوں میں اضافہ کرتے ہوئے بوجھ بن رہے ہیں۔ یہ مشاہدہ کیا جا رہا ہے کہ بلدی ادارے سہولتوں کے لئے بڑھتے مطالبات کو بہتر طور پر پورا کرنے میں ناکام ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ ”مالیہ کی کمی ہے“ میں چاہتا تھا کہ بلدی مالیات کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کروں۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ ایک ایسا میدان ہے جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے اس میدان میں بہتری کا مطلب ہے کہ عام آدمی کی زندگی میں بہتری لانا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میدان میں تحقیق سے بلدی کارپوریشن کے وسائل میں نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے فضول اخراجات پر قابو پانے اور ملک کی ترقی میں علاقائی عدم توازن کو روکنے میں مدد ملے گی۔ اس

موضوع کے انتخاب کا مقصد عوام کی فلاح ہے۔ اس سے راست یا بلراست طور پر شہریوں کی زندگی کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

1.3 مطالعہ کی ضرورت

Need for the Study

74 ویں دستوری ترمیم 1992 نے رسمی طور پر شہری حکومت مقامی حکومت کے تیسرے درجہ کے طور پر تسلیم کر لیا ہے اور ریاستی حکومتوں سے سفارش کی ہے کہ وہ شہری حکومت مقامی کے اداروں کو 18 جائز شہری منصوبہ بندی کے فرائض جیسے ٹاون پلاننگ، زمین کے استعمال سے متعلق فرائض، قواعد عمارت، سڑکیں، پل اور دیگر۔⁽¹⁸⁾ تاہم ہندوستان میں شہری مقامی ادارے ULB انکے بڑھتے فرائض اور خراب ہوتے وسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں بڑھتے شہریانہ کے ساتھ یہ ظاہر ہے کہ ہندوستان کے شہر ملک کی ساختی تبدیلی کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ اس کیلئے ضروری ہوگا کہ بنیادی سہولتوں کو بہتر بنانے کے لئے انہیں ترقی دی جائے۔ لیکن یہ اس وقت ممکن ہوگا جبکہ شہری حکومت مقامی کو مالی حالت میں اضافہ ہو۔

چنانچہ اس تناظر میں ہمیں سوچنا ہوگا کہ کیوں شہری حکومت مقامی کو مالی طور پر بہتر بنانا چاہیے۔ اس وقت بلدیہ کی مالی حالت کیا ہے۔ ان کے بنیادی معاشی وسائل کیا ہیں۔ مالیہ کے موثر استعمال کے لئے ان اداروں کے چیلنجز کیا ہیں؟ اپنی مالی حالت کو بہتر بنانے کیلئے ان اداروں نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ عوام کی معاشی صلاحیت کو بنانے اور انہیں مالی طور پر خود مکتفی بنانے کے لئے

کیا کیا جاسکتا ہے۔ محقق نے اس مطالعہ میں ہندوستان میں عموماً اور جموں بلدی کارپوریشن کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔

1.4 مطالعہ کی وسعت

Scope of the Study

اس مطالعہ کی وسعت میں جموں (UT) کے مقامی اداروں کا مطالعہ شامل ہے۔ JMC پر خصوصی توجہ کے ساتھ یہ مطالعہ بنیادی طور پر گذشتہ پانچ کے ریکارڈس سے حاصل اعداد و شمار اور کارپوریشن کی جانب سے شائع شدہ بیانات پر مبنی ہے۔ کارپوریشن کے عہدیداروں کی جانب دی جانے والی اطلاعات کو بھی جمع کیا جائے گا۔

1.5 میونسپل کونسل / کمیٹیوں کے ذرائع آمدنی

Sources of Income of Municipal Corporation

اہم ذرائع

- لاری اڈہ کی فیس
- تعمیر عمارت کی فیس
- پیشہ وارانہ محصول
- اثاثوں کا کرایہ

• پریمیم کے اثاثہ جات

• صفائی/استعمال کے چارجس

1.6 جموں و کشمیر میں بلدیاتی اداروں کی قانونی حیثیت

Legal Status of Municipalities in J&k

• ریاست جموں و کشمیر کی میونسپلٹی 19 ویں صدی کی پہلی سہ ماہی میں لارڈ رپن کی طرف سے کی

گئی اصلاحات کے بعد قائم کی گئی تھی۔

• ریاست کی جدید میونسپل کمیٹیوں کی ترقی کا آغاز 1886 کے پہلے میونسپل ایکٹ کے ذریعے کیا

گیا تھا اور اس کے بعد 1889 کے ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے شروع کیا گیا تھا۔ اس ایکٹ کے

تحت پہلی بار جموں اور سری نگر کی دو میونسپلٹی قائم کی گئیں۔

• جموں میونسپلٹی پہلی بار پھگن (1942) Bk مارچ 1886 (AD) میں تشکیل دی گئی تھی۔

1893ء میں میونسپل ایڈمنسٹریشن اور جیلوں کے نام سے ایک علیحدہ محکمہ قائم کیا گیا۔

• میونسپلٹیوں میں اختیاری عنصر کی فراہمی 1930 میں متعارف کرائی گئی تھی۔ یہ جموں و کشمیر

ریگولیشن 1913 کے نفاذ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

• جمہوریہ ہند کے 51 ویں سال میں ریاستی مقننہ نے جموں اور سری نگر کے دارالحکومت شہروں

کے لیے J&K میونسپل کارپوریشن ایکٹ 2000 منظور کیا جس نے SRO 46 مورخہ

2003/2/18 کے ذریعے جموں میونسپل کارپوریشن کا درجہ حاصل کیا۔

• 1960، 1975 اور آخر میں 1983 میں حکومت کی طرف سے صحیح طور پر منتخب جموں میونسپل کونسل کو ہٹا دیا گیا تھا۔ آزادی کے بعد سے جموں میونسپلٹی کے انتخابات صرف پانچ بار ہوئے ہیں یعنی 1956، 1972، 1980، 2005 اور 2018۔

1.7 مطالعہ کا پس منظر

Background of the Study

کبھی جموں بلدیہ کہلانے والا ادارہ آج جموں میونسپل کارپوریشن ہے۔ اس کا قیام لارڈ رپن کے اصلاحات کے بعد 19 ویں صدی کے پہلے ربع صدی میں عمل میں آیا تھا۔ سال 1930 میں بلدیہ میں منتخبہ اراکین کا آغاز ہوا تھا۔ اس کے بعد دوسرا قدم بلدیات کی ترقی کا تھا اور ریاست میں 1941 میں جموں و کشمیر بلدی قانون کو منظور کیا گیا تھا۔ ہندوستانی جمہوریت کے 51 ویں برس میں ریاستی مقننہ نے جموں و کشمیر بلدی قانون 2000 کو منظور کیا تھا جس سے جموں بلدیہ کو کارپوریشن کا رتبہ ملا کارپوریشن کا رتبہ ملنے کے بعد کارپوریشن کو 75 وارڈس میں تقسیم کیا گیا جس کا رقبہ 240 مربع کلو میٹر تھا۔ حکومت نے جموں کونسل کو 1960، 1975 اور آخری بار 1983 میں منتخبہ جموں کونسل کو درخواست کیا تھا۔ جموں بلدیہ کے پانچ بار انتخابات 1956، 1972، 1980 اور 2018 میں ہوئے تھے۔⁽¹⁹⁾

ریاستی نظامت (ڈائریکٹوریٹ) شہری مقامی ادارہ جات جموں کو 1982 میں تقسیم کیا گیا اور دو نظامتوں کا قیام عمل میں لایا گیا صوبائی سطح پر تاکہ میونسپل کمیٹیوں (کونسلس کو سہولتیں فراہم کی جاسکیں)۔

”صوبہ جموں میں 9 بلدی کونسل ہیں۔ جن کے نام اس طرح ہیں پونچھ، اودھم پور، سامبا، Reasi، ڈوڈا، کشنوار، راجوری، رامبان اور کٹھوا، اس کے علاوہ 27 بلدی کمیٹیاں ہیں۔ ہر کمیٹی کے تحت کچھ خصوصی فرائض دیئے گئے ہیں قانون بلدیہ 2000 کے مطابق“ جبکہ صوبہ سرینگر میں بھی 10 بلدی کونسل اور 20 بلدی کمیٹیاں ہیں۔ اس طرح جموں و کشمیر میں جملہ 77 بلدی ادارے اور 2 بلدی کارپوریشن ہیں جو سرینگر اور جموں میں ہیں۔ اس وقت یہاں پر تین ڈیویژن ہیں ہر ایک کا سربراہ ایک ایگزیکٹو انجنئر ہوتا ہے۔

(الف) ڈیویژن 1 شہری مقامی ادارہ جات (اضلاع جموں، سامبا، پونچھ، راجوری)۔

(ب) ڈیویژن II اضلاع کٹھوا، اودھم پور، Reasi، رامبان، ڈوڈا، کشنوار۔

(ج) ٹائون ڈریٹنگ ڈیویژن جموں (صوبہ جموں کے تمام قصبات)

1.8 مطالعہ کے مقاصد

Objective of the Study

1۔ ہندوستان میں بلدیاتی اداروں کے نمو کے بارے میں جاننا

2- جموں میونسپل کارپوریشن کے خصوصی حوالے سے بلدیہ کے مالیاتی انتظام کے بارے میں جاننا۔

3- مطالعہ کے علاقے میں اخراجات کے بدلتے ہوئے پیٹرن (Pattern) کا مطالعہ کرنا۔

4- مطالعہ کے علاقے میں آمدنی کے بدلتے ہوئے پیٹرن کے بارے میں جاننا

5- جموں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے فراہم کی جانے والی خدمات کے بارے میں ٹیکس دہندگان کے رجحانات کا پتہ لگانا۔

6- جموں میونسپل کارپوریشن کے بہتر مالیاتی انتظام کے لیے تجاویز پیش کرنا

1.9 تحقیقی سوالات

Research Questions

موجودہ تحقیقی مطالعہ کے لیے درج ذیل تحقیقی سوالات کو اپنایا گیا ہے۔

- ہندوستان میں اربن لوکل باڈیز کا تصور کیا ہے؟
- JMC کے خصوصی حوالے سے بلدیاتی اداروں کے مالیاتی انتظامیہ کے لیے کون سے طریقہ کار کو اپنایا جا رہا ہے؟
- JMC میں ریونیو کا بدلتا ہو پیٹرن کیا ہے؟
- JMC میں اخراجات کا بدلتا نمونہ کیا ہے۔؟
- جے ایم سی کے کام کے بارے میں مقامی لوگوں کا کیا خیال ہے؟

1.10 تحقیق کے طریقہ کار

Research Methodology

اصطلاح 'تحقیق' سے مراد ایک منظم طریقہ ہے جس میں مسئلہ کو بیان کرنا، ایک مفروضہ وضع کرنا، حقائق یا اعداد و شمار کو جمع کرنا، حقائق کا تجزیہ کرنا اور متعلقہ مسئلے کے حل (حالات) کی صورت میں یا کچھ مخصوص نتائج تک پہنچنا۔ نظریاتی تشکیل کے لیے عمومیات۔ (20) تحقیق کی نوعیت اور مواد کو طریقہ کی تعریف کے بغیر سمجھنا ممکن ہے۔ سائنسی تحقیق سائنسی طریقوں کو لاگو کر کے کی جاتی ہے جس میں تین بنیادی مراحل ہوتے ہیں، منظم مشاہدہ، مواد کی درجہ بندی اور تشریح۔ (21) منظم مشاہدے نے سائنسی تحقیقات کا حکم دیا ہے جو ان کے نتائج پر تنقیدی اعتماد کا باعث بنتا ہے۔ مفروضوں کی جانچ کی جاتی ہے اور تحقیقی آلات اور تجزیاتی آلات کی معیاری کاری تحقیق کی معروضیت کو حاصل کرتی ہے۔ (22) سماجی علوم بنیادی طور پر انسانی رویے کی پیچیدہ اور متحرک نوعیت سے نمٹتے ہیں جو ایک محقق کے لیے سماجی مظہر کے مطالعہ میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں لیکن سماجی علوم کا سائنسی تحقیقی طریقہ قابل قبول ہے کیونکہ یہ درست عمومی تک پہنچنے میں مدد کرتا ہے۔ تحقیقی طریقہ کار تحقیقی مسئلے کو منظم طریقے سے حل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ (23) یہ مطالعہ کو مکمل کرنے کے لئے ایک سائنس کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے کہ تحقیق سائنسی طریقے سے کیے کی جاتی ہے۔ تاہم، ایک محقق کو اپنے مسئلے کے لیے اپنا طریقہ کار وضع کرنا ہوتا ہے کیونکہ یہ مسئلہ در مسئلہ مختلف ہو سکتا ہے۔ (24) مطالعہ کا یہ حصہ اس کے مطابق تحقیقی ڈیزائن کو اپنایا گیا

ہے، مطالعہ کا علاقہ منتخب کیا گیا ہے، نمونہ کے سائز کا فیصلہ کیا گیا ہے، نمونے لینے کا منصوبہ منتخب کیا گیا ہے اور مواد اکٹھا کرنے اور تجزیہ کرنے کے آلات استعمال کیے گئے ہیں۔

1.11 تحقیق کا مثالی خاکہ

Research Paradigm

محقق نے اس تحقیق میں ایک معیاری تحقیقی ڈیزائن کا استعمال کیا "معیاری تحقیق کا مقصد کسی مخصوص موضوع کے انسانی پہلوؤں کی چھان بین کرنا ہے، جس میں مخصوص طریقے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ یہ جانچا جاسکے کہ افراد دنیا کو کس طرح دیکھتے اور تجربہ کرتے ہیں۔ اگرچہ معیاری تحقیق کا اکثر مقداری تحقیق سے متصادم ہوتا ہے، بہت سے ماہرین تعلیم اور پریکٹیشنرز اب مخلوط طریقوں اور بین الضابطہ طریقوں کو استعمال کر رہے ہیں۔" مختلف تحقیقی نمونوں کے اہداف، ارادوں اور نتائج کو سمجھنا بہترین تحقیقی ڈیزائن تیار کرنے اور ان پر عمل درآمد کرتے وقت اہم ہے۔ معیاری طریقوں کا بہترین پتہ کیوں سوالات ہو سکتے ہیں جن کا سامنا محققین کو اپنی تحقیق کو تیار کرتے وقت کرنا پڑتا ہے۔" (25) معیاری تکنیکوں کو اکثر ناول کے واقعات کی چھان بین اور کسی فرد کے خیالات، احساسات، یا معنی اور تشریحات کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ (26) صحیح تحقیق کے لیے، اسے موضوع کے انتخاب، مسئلہ یا دلچسپی کے علاقے، اور تمثیل سے شروع کرنا چاہیے۔ ایک تحقیقی نمونہ "عقائد کا ایک بنیادی مجموعہ ہے جو عمل کی رہنمائی کرتا ہے۔۔۔ یہ ایک محقق کی سوچ کا نمونہ یا ڈیزائننگ ہے۔" (27) ایک نمونہ ایک بنیادی مثال ہے، ایک ماڈل جو

ڈیزائن کے اعمال کی رہنمائی کرتا ہے۔ ایک تمثیل کو کسی نقطہ نظر کو قبول کرنے کے عمل کے طور پر بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ (28)

1.12 تحقیقی مسودہ

Research Design

اس مطالعہ کا مسودہ فطرت میں وضاحتی ہے۔ تحقیقی مسودہ منطقی اور منظم منصوبہ بندی اور تحقیق کو ہدایت کرتا ہے۔ (29) ایک وضاحتی تحقیقی مسودہ وہ ہے جو کسی مظاہر، حالات، یا آبادی کو طریقہ کار سے نمایاں کرنے کے لیے مواد تلاش کرتا ہے۔ مزید خاص طور پر، یہ تحقیقی مسئلے کے جوابات فراہم کرنے میں مدد کرتا ہے کہ اس کی وجہ کے برعکس کیا، کب، کہاں، اور کیسے پوچھ گچھ کی جاتی ہے۔ تحقیق کا وضاحتی نقطہ نظر تحقیقی تکنیکوں کی ایک وسیع رینج کا استعمال کرتے ہوئے ہدف متغیر کی تحقیقات کی اجازت دیتا ہے۔ اگرچہ نافذ کے معیار کے اعداد و شمار کو وضاحتی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، لیکن یہ بنیادی طور پر مقداری مواد کا استعمال کرتا ہے۔ (30) یہ نوٹ کرنا بہت ضروری ہے کہ محقق تجرباتی تحقیق کے برعکس تحقیق کی وضاحتی تکنیک کا استعمال کرتے وقت کسی متغیر کو کنزول یا تبدیل نہیں کرتا ہے۔ متغیرات کو صرف اس کی جگہ پر نام دیا گیا ہے، مشاہدہ کیا گیا ہے اور اس کی پیمائش کی گئی ہے۔

1.13 طریقہ نمونہ بندی

Sample Size

اتفاقی نمونہ بندی کے طریقہ کار کا انتخاب کیا گیا ہے۔ نمونہ کل آبادی کی نمائندگی کرتا ہے۔ پر کردہ

سوالناموں کو JMC400 کے محصول دہندوں سے حاصل کیا گیا۔

1.13.1 نمونہ کی معقولیت

Rational for Sample

اس تحقیق کے لئے نمونہ کے حجم کا تخمینہ Krejcie اور Morgan کے استعمال شدہ تکنیک

کو استعمال کیا گیا ہے۔ 13 نمونہ کے حجم کو استعمال کرنے کے لئے حسب ذیل ضابطے کو استعمال

کیا گیا ہے۔

$$s = \frac{x^2 NP(1-P)}{d^2(N-1) + X^2 P(1-p)}$$

$$S = \text{ضرورت کا نمونہ حجم}$$

$$X^2 = \text{جدول ایک درجہ کی آزادی کے لئے دیئے گئے آزادی کی سطح پر Chi-Square}$$

$$(3.841) \text{ کی قیمت}$$

$$N = \text{آبادی کا حجم}$$

$$P = \text{آبادی کا تناسب اس مفروضے پر کہ 50 ہے چونکہ اس سے زیادہ سے زیادہ نمونہ کا حجم حاصل}$$

ہوتا ہے۔

$$d = \text{بتائے گئے تناسب کی سچائی کی گہرائی}$$

حتیٰ کہ 10 لاکھ کی آبادی کے لئے 386 نمونے کافی ہونگے۔ JMC - (31) کی آبادی
 2011 کی مردم شماری کے مطابق شہر اور بیرونی آبادی 576198 تھی۔ 14 نمونہ کے حجم کا
 تعین امکانی نمونہ بندی کے تصور کو استعمال کرتے ہو کیا گیا ہے۔ یہ مطالعہ یہ فرض کرتا ہے کہ قابل
 برداشت غلطی 5-hilter ہوگا۔ آبادی کا تناسب 0.5p ہوگا اور اعتماد کا وقفہ 95 واں
 (z=1.96)۔ چنانچہ نمونے کے حجم کا فارمولہ اس طرح ہوگا۔

$$N=(Z)2P(1-P)/e(2)$$

چنانچہ سوالنامہ کے لئے نمونہ کا مناسب حجم 385 ہوگا۔ 15 Boomsma و کے
 مطابق چار سو کا نمونہ حجم قابل قبول ہے۔ (32) چنانچہ 400 نمونے سے اس مطالعہ کے لئے
 جوابات حاصل کئے گئے۔

1.13.2 نمونے لینے کا منصوبہ

Sampling Plan

نمونے لینے کے طریقہ کار جو اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ نمونے کے اعداد و شمار مخصوص حدود
 کے اندر درست ہوں گے انہیں 'نمائندہ نمونے لینے کا منصوبہ' کہا جاتا ہے۔ (33) یہاں لفظ
 'نمائندہ' کا استعمال نمونے کی اہلیت نہیں رکھتا، بلکہ نمونے لینے کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔ نمائندہ
 نمونے لینے کا منصوبہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ منتخب کردہ نمونہ آبادی کا کافی حد تک نمائندہ ہے

تاکہ اسے نمائندہ کے طور پر لینے کے ہمارے خطرے کو جواز بنایا جاسکے (Kidder، 1981) کا حوالہ لال داس، 2005:221 میں (-) 384/400 کا مجوزہ نمونہ (N) نکالنے کے لیے نمائندہ نمونے لینے کا منصوبہ بنانے کے لیے، وضاحتی تحقیقی ڈیزائن اور ملٹی اسٹیج سیمپلنگ ڈیزائن کو اپنایا گیا۔ نمونے لینے کے منصوبے کے مرحلہ وار عمل کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

1.13.3 کثیرالمرحلت نمونہ سازی خاکہ

Multi Stage Sampling Design

- بنیادی مواد بند ختم شدہ سوالنامے کا استعمال کرتے ہوئے مطالعہ کے علاقے سے جمع کیا جاتا ہے (کوویڈ 19 کی وجہ سے۔ جیسا کہ تفصیلی گفتگو اور تعامل ممکن نہیں تھا)۔

2- مطالعہ کے لیے کل نمونے کا سائز 400 تھا، اور مطالعہ کے علاقے میں میونسپل وارڈز کی تعداد 75 تھی۔ محقق نے انہیں پانچ کلسترز میں گروپ کیا ہے۔ کلسترون 1 سے 15 میونسپل وارڈز پر مشتمل ہے، کلسترن 16 سے 30 ویں تک، چوتھا کلسترن 31 ویں سے 45 ویں اور اسی طرح۔ مزید برآں، کل 400 نمونے کو مطالعہ کے علاقے کے 75 میونسپل وارڈز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

$$80 = 400 / 5$$

3- لہذا، ہر کلسترن سے 80 جواب دہندگان کا انٹرویو کیا گیا۔

4- منظم بے ترتیب نمونے لینے کی تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے۔ اور سٹڈی ایریا میں میونسپل کے ہر وارڈ کو نمائندگی دینا۔ محقق نے ہر میونسپل وارڈ سے $15/80 =$ تقریباً 5 جواب دہندگان کو

تقسیم کیا ہے۔ ان سے بات چیت کی گئی اور ان کا انٹرویو بند ختم شدہ ساختی انٹرویو کے شیڈول کے ذریعے کیا گیا۔

1.14 مواد اکٹھا کرنے کے آلات

Tools of Data Collection

اس تحقیق میں مواد کے بنیادی اور ثانوی دونوں ذرائع استعمال کیے گئے۔ میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ فراہم کردہ مختلف شہری خدمات سے متعلق بنیادی مواد مطالعہ کے علاقے سے جمع کیا گیا تھا۔ JMC کے کام کاج پرنٹیکس دہندگان کی رائے جاننے کے لیے بند ختم شدہ سوالنامے کا شیڈول استعمال کیا گیا۔ یہ ٹول جواب دہندگان سے مواد حاصل کرنے کے لیے زیادہ موزوں اور قابل اعتماد تھا۔ COVID-19 کی وجہ سے، جواب دہندگان کے ساتھ بات چیت کرنا اور یہاں تک کہ ایک اچھا تعلق قائم کرنا بہت مشکل تھا جو مواد نکالنے کے لیے بنیادی شرط ہے۔ یہ مناسب ٹول تھا کیونکہ محقق اور جواب دہندگان کو حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ معیاری طریقہ کار (SOP) کو برقرار رکھنا تھا، تاکہ کووڈ 19 کے پھیلاؤ کو روکا جاسکے۔ ثانوی مواد جس میں مالی سال 2015 کے اخراجات اور محصولات کی تفصیلات شامل ہیں۔ جموں میونسپل کارپوریشن سے 2020 تک حاصل کیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ، محکمہ خزانہ اور محکمہ ہاؤسنگ اینڈ ارن بن ایفیزر، حکومت جموں و کشمیر کے حکام کی ویب سائٹس سے جے ایم سی کو فنڈز کی منتقلی سے متعلق کچھ مطلوبہ مواد بھی جمع کیا گیا تھا۔

1.15 مواد کا تجزیہ

Data Analysis

معیاری تحقیقات سے مواد کی پیشکش محققین کے لیے ایک خاص مسئلہ پیش کرتی ہے۔⁽³⁴⁾ اس ضمن میں جمع کیے گئے مواد کو مناسب انداز میں پیش کرنے کے لیے، تفصیلی اعداد و شمار کو مطالعہ کے علاقے میں اخراجات اور آمدنی کے بدلتے ہوئے پیٹرن کا تجزیہ کرنے اور سمجھنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی، آمدنی اور اخراجات کے درمیان تقابلی تجزیہ بھی کسی بھی ادارے کے مالیاتی انتظام کے بنیادی اصول کے مطابق قائم کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ آمدنی اور اخراجات کے درمیان ہم آہنگی ہونی چاہیے۔ اسی طرح، JMC کی طرف سے فراہم کردہ مختلف خدمات کے بارے میں شہریوں کے تاثرات جاننے کے لیے بنیادی مواد کا تجزیہ کیا گیا جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ مواد کے تجزیہ کی نوعیت کے ساتھ انصاف کرنے کی تمام کوششیں کی گئی ہیں۔

1.16 اخلاقی غور و فکر اور چیلنجز

Ethical Consideration and Challenges

انسانی سائنس کے مطالعہ میں حصہ لینے والے افراد کو اخلاقی طور سے جاننا اور سمجھا جاتا ہے۔⁽³⁵⁾ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے، محقق نے موجودہ مطالعے میں تحقیقی اخلاقیات کے اطلاق کو یقینی بنایا ہے۔ بنیادی مواد اکٹھا کرنے کے لیے، ایک رضامندی کا فارم ہر شریک کے لیے پڑھنے اور دستخط

کرنے کے لیے شیڈول کے ساتھ منسلک کیا گیا تھا۔ بنیادی بنیاد یہ تھی کہ ہر شریک کو تحقیق کے مقاصد سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اس بات کا انتخاب کر سکیں کہ آیا مطالعہ میں شامل ہونا ہے یا نہیں۔ جواب دہندگان کے ساتھ واضح معاہدے طے پا گئے، اور موجودہ مطالعہ میں متعلقہ اخلاقی معیار کو برقرار رکھا گیا۔ مطالعہ میں باخبر رضامندی اور رازداری پر زور دیا گیا تھا۔ مذکورہ رضامندی کے فارم کا ایک اور مقصد سوالنامے کے شیڈول پر جواب دہندہ کی صحیح اور مستند رائے حاصل کرنا تھا۔ شرکاء کو مطالعہ کی نوعیت، اس کے مقاصد اور اس کے اثرات کے بارے میں اچھی طرح سے آگاہ کیا گیا۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ جواب دہندگان آرام سے تھے اور مطالعہ کے اہداف کو سمجھتے تھے، محقق نے ان سے بات چیت کے دوران ڈوگری، ہندی اور اردو میں بات کی۔ مزید برآں، شرکاء کو یقین دہانی کرائی گئی کہ ان کی ظاہر کردہ کسی بھی معلومات کو مکمل اعتماد میں لیا جائے گا اور صرف علمی مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ شرکاء کی رازداری کی ضمانت دی گئی۔ تمام ذاتی طور پر قابل شناخت معلومات، بشمول نام، پتے، اور دیگر رابطے کی تفصیلات، کو پورے مطالعہ میں خفیہ رکھا گیا ہے۔ تخلص کو اصلی ناموں کے متبادل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جواب دہندگان کو یقین دہانی کرائی گئی کہ مواد اکٹھا کرنے کے دوران ان کی آراء کو محفوظ رکھا جائے گا اور یہ کہ ان کے فراہم کردہ بیانات کے ساتھ صرف علمی تحقیق کی جائے گی۔

اس مطالعے کے لیے ثانوی مواد بہت اہم تھا۔ اسے جمع کرنے کے لیے، محقق نے متعلقہ حکام سے ملاقات کے لیے محکمہ کی طرف سے فراہم کردہ ایک اتھارٹی لیٹر کا استعمال کیا ہے۔ انتظامی سربراہ

(میونسپل کمشنر) کو مطالعہ، اس کے مقاصد اور اس کے اثرات کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ مزید برآں، مالیاتی معاملات سے نمٹنے والے دیگر عہدیداروں جیسے چیف اکاؤنٹنٹ، اکاؤنٹنٹ، اور سیکشن آفیسرز کو بھی اسٹڈی کے بارے میں بریف کیا گیا پھر مالی معاملات (آمدنی اور اخراجات) سے متعلق مطلوبہ مواد حاصل کیا گیا۔

اس سفر کے دوران محقق کو کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا اور یہاں ان تمام رکاوٹوں کا ذکر کرنا بہت مناسب ہے۔ سب سے پہلے، بنیادی اعداد و شمار جمع کرتے وقت محقق کی اپنی مذہبی اور جغرافیائی شناخت جو اب دہندگان کو قائل کرنے اور یہاں تک کہ ایک عام بات چیت شروع کرنے کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ ایک اور چیلنج جو مواد اکٹھا کرنے کے دوران محقق پر دباؤ ڈال رہا تھا وہ جو اب دہندگان کے درمیان غلط فہمی تھی کہ جموں و کشمیر میں کچھ عناصر نے جموں و کشمیر میں بی جے پی کی سربراہی میں تمام دفاتر کے خلاف مہم شروع کر دی تھی۔ بہت سے جو اب دہندگان کو اپنا شناختی ثبوت اور اتھارٹی لیٹر دکھانے کے باوجود، میں کئی مواقع پر انہیں قائل کرنے میں ناکام رہا۔ اس کے علاوہ، مطالعہ کے علاقے میں اہل خواتین جو اب دہندگان جو اب دینا مناسب نہیں سمجھ رہی تھیں۔ اکثر عورتوں نے کہا کہ میرے شوہر کو آنے دو، ان سب باتوں کے بارے میں صرف وہی جانتا ہے۔ ان تمام رکاوٹوں کے باوجود محقق 400 جو اب دہندگان کی رائے اکٹھا کرنے میں کامیاب رہا۔

ثانوی مواد اکٹھا کرنا ایک اور بڑا چیلنج تھا کیونکہ اہلکار بے ایم سی کے مالیاتی ریکارڈ کو شیئر کرنے میں بہت ہچکچاتے تھے۔ ایک اور پہلو جسے محقق نے دیکھا ہے کہ مطالعہ کے علاقے کے اس وقت کے میونسپل کمشنر (IAS) نے اپنے متعلقہ ماتحت کو موجودہ مطالعہ کے لیے مطلوبہ معلومات شیئر کرنے کا حکم دیا ہے۔ تاہم، چیف اکاؤنٹ آفیسر (ریاستی کیڈرس) نے اس میں ایک سال سے زیادہ تاخیر کی۔ درحقیقت، فراہم کردہ مواد بہت محدود اور غیر نتیجہ خیز تھا۔ ان مسائل پر قابو پانے اور مطلوبہ اعداد و شمار کو نکالنے کے لیے محقق نے کئی مواقع پر رائٹ ٹوانفار میشن ایکٹ کا آپشن استعمال کیا ہے۔

1.17 مطالعہ کے مضمرات

Limitations of the Study

اگرچہ شہری بلدیاتی اداروں کے مالیاتی انتظام کے مطالعہ میں زیادہ تر عوامل کو شامل کیا گیا تھا، لیکن موجودہ مطالعہ صرف JMC کے اخراجات اور آمدنی تک محدود ہے۔

مطالعہ JMC کے مالیاتی انتظام کے بارے میں ٹیکس دہندگان کے تاثرات تک محدود ہے۔

نمونہ جموں میونسپل کارپوریشن کے میٹروپولیٹن تک محدود ہے۔

ان حقائق کو ذہن میں رکھتے ہوئے، یہ بتانا ضروری ہے کہ جموں و کشمیر میں بالخصوص اور پورے ملک میں بالعموم میونسپل کارپوریشنوں کے کام کاج اور مالیاتی انتظام کے بارے میں اندازہ لگانے کے لیے اس مطالعہ کے نتائج کو عام نہیں کیا جاسکتا۔

1.18 مطالعہ کا دورانیہ

Study Period

JMC محصول دہندوں سے ابتدائی مواد نومبر 2020۔ دسمبر 2021 تک جمع کیا گیا۔ ثانوی مواد یعنی JMC کے مالی نظم و نسق سے متعلق مواد 2015 تا 2020 تک جمع کیا گیا۔

1.19 مطالعہ کا منصوبہ

Organisation of the Study

پہلے باب میں مقامی خود حکومت کے تعارف اور ہندوستان میں شہری مقامی اداروں کی ابتدا کا احاطہ کیا گیا تھا۔ اس میں شہری بلدیاتی اداروں کے خصوصی حوالے سے مالیاتی انتظام کے بارے میں ایک نظریاتی تفہیم بھی شامل ہے۔ مزید، مسئلہ، ضرورت، مقاصد، تحقیقی سوالات اور مطالعہ کے تحقیقی طریقہ کار کا بیان۔

دوسرا باب شہری بلدیاتی اداروں کے مالیاتی انتظامی ماڈلز اور مسائل پر متعلقہ لٹریچر کے جائزوں کے ساتھ تشکیل دیا گیا ہے۔

تیسرا باب ہندوستان میں ULBs کے مالیاتی انتظام کے خصوصی حوالہ کے ساتھ شہری مقامی اداروں کے ایک جائزہ سے متعلق ہے۔ ہندوستانی ULBs کی مجموعی مالی پوزیشن کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں، ہندوستان کی چھ سب سے بڑی میونسپل کارپوریشنوں کی مالیات اور ان سے متعلق شہری حکمرانی کے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اشیا اور خدمات ایکٹ 2017 کے ہندوستانی یو ایل بی کی مالیات پر اثرات کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں جموں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے فراہم کردہ مختلف خدمات کے حوالے سے ٹیکس دہندگان سے لیے گئے نمونے کی تفصیل کے سلسلے میں مواد کے تجزیہ کا احاطہ کیا گیا ہے اور جموں میونسپل کارپوریشن کی آمدنی اور اخراجات سے متعلق ثانوی مالیاتی اعداد و شمار بھی وضاحتی اعداد و شمار کے ٹولز کا استعمال کرتے ہوئے پیش کیے گئے ہیں۔

پانچواں باب نتائج، نتائج اور پالیسی کی سفارشات سے متعلق ہے۔

References

1. Khanna, R. L. (1967). Municipal government and administration in India. Chandigarh.: Mahindra Capital Publisher, Chandigarh. Retrieved June 11, 2019.
2. Maheshwari, S. (1971). Local government in India. (Vol. 2). New Delhi: Narain Publisher New Delhi. Retrieved July 13, 2019.
3. Singh, S. (1986). Local government in India. (Vol. 6). Jalandhar: New Academic Publishing Company, Jalandhar. Retrieved March 7, 2020.
4. Palekar, S. A. (2017). Local government in India (Vol. 4). New Delhi: Manglam Publications. Retrieved May 8, 2020.
5. Rastogi, K. M. (1967). Local finance- its theory and working in India, (Vol. 5). Gwalior.: Kailash Pustak Sadan. Retrieved May 10, 2020.
6. Gupta , P. (2019). Three-fourth of India's GDP to come from urban population if these reforms are made. pp. 1-9
7. Hardeep Puri, MoS (I/C) Housing and Urban Affairs (PIB Delhi; 18 MAR 2018). Need to strengthen and empower urban local bodies (ULBS) for equitable, sustainable and democratic process of urban transformation. Ministry of Housing & Urban Affairs. Available at: <https://pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1525037>
8. Turok, I., & McGranahan, G. (2013). Urbanization and economic growth: the arguments and evidence for Africa and Asia. Environment and Urbanization, 25(2), 465–482. <https://doi.org/10.1177/0956247813490908>

9. Sharma, A. (2008). New Public Management in India: Reinventing administration. *Indian Journal of Public Administration*, 54(1), 91–111. Available at; <https://doi.org/10.1177/0019556120080107>
10. Noori, N. (2021). Policy transplantation for smart city initiatives. Dissertation, Erasmus University of Rotterdam, pp.42-46.
11. De Villiers, B. (2020). A fresh approach to Aboriginal self-government and co-government-grassroots empowerment. *Brief*, 47(1), 10-15.
12. Hand Book of Urban Statistics-2019; Government of India, Ministry of Housing and Urban Affairs. P-17. Available at: http://mohua.gov.in/pdf/5c80e2225a124Handbook%20of%20Urban%20Statistics%202019.pdfutm_source=nl_landingpage&utm_medium=web&utm_campaign=timestop10_daily_newsletter
13. Briffault, R. (1996). The local government boundary problem in metropolitan areas. *Stanford Law Review*, 48(5), 1115-1171. doi:10.2307/1229382
14. Singh, C., & Singh, C. (2015). Financing of urban local bodies in India. Working Paper No. 493, IIMB-WP N0. 493. Available at; https://www.iimb.ac.in/sites/default/files/2018-07/WP_No._493_0.pdf
15. Ossowski, R., & Halland, H. (2016). Fiscal management in resource-rich countries: essentials for economists, public finance professionals, and policymakers. World Bank Publications.
16. Boex, J., & Yilmaz, S. (2010). An analytical framework for assessing decentralized local governance and the local public sector. Urban Institute Centre on International Development and Governance, 6.
17. Jammu Municipal Corporation; About JMC. Available at: <https://www.jmcjammu.org/jmc.html> (Accessed on 02/07/2021)

18. Mohanty, P. K., Misra, B. M., Goyal, R., & Jeromi, P. D. (2007). Municipal finance in India: An assessment. Development Research Group Study, (26).
19. Jammu Municipal Corporation; About JMC. Available at: <https://www.jmcjammu.org/jmc.html> (Accessed on 02/07/2021)
20. C.R. Kothari. (1990). Research methodology methods & techniques. New Delhi: New Age International(P) Limited.
21. Crotty, M. (2003). The Foundations of Social Research: Meaning and Perspective in the Research Process. London; Thousand Oaks, Calif: SAGE Publications Ltd.
22. Denzin, N.K and Lincoln, Y.S. (eds) 2000. Handbook of qualitative research, 2nd edn. Thousand Oaks, Sage Publications.
23. Moustakas, Clark. 1994. Phenomenological research methods. U.S.A.: Sage Publications. Khan, Nyla A. 2009. Islam Women & Violence in Kashmir. New Delhi: Tulika Books.
24. Langdridge, D. 2007. Phenomenological Psychology: Theory, Research and Method. Harlow, UK: Pearson Education.
25. Creswell, J. W. 1994. Research design: Qualitative & quantitative approaches. Sage Publications.
26. Creswell, J. W. (2009). Research Design Qualitative, Quantitative, and Mixed Methods Approaches (Third). New Delhi: Sage.
27. Stanage, S. M. 1987. Adult education and phenomenological research: new directions for theory, practice and research. Malabar, FL: Robert E. Krieger
28. Das, D. (2002). Practice of Social Research. New Delhi: Rawat Publication

29. Das, D. (2005). Design of Social Research. New Delhi: Rawat Publication.
30. Creswell, John W. 2013. "Review of the Literature". Research Design. Qualitative, Quantitative, and Mixed Method Approaches (4th ed.). Thousand Oaks, California: SAGE Publications. ISBN 9781452226101.
31. Das, D. (2005). Design of Social Research. New Delhi: Rawat Publication.
32. Krejcie, R. V., & Morgan, D. W. (1970). Determining sample size for research activities. Educational and Psychological Measurement, 30, 607-610.

2 باب دوم

Chapter II

ادب کا جائزہ

Review of Literature

2.1 تعارف

Introduction

عموماً ہندوستان میں بلدی حکومتیں ان کے اختیار میں عوام کو اعلیٰ معیاری خدمات فراہم کرنے میں ناکام ہوئی ہیں۔ بلدی تنظیموں کی خراب کارکردگی کو دوسری باتوں کے علاوہ ناکافی مالی انتظامیہ سے جوڑا جاتا ہے۔ عوامی فلاح کے لیے بلدیاتی اداروں کی حکمرانی کے مد نظر حکومتیں افراد ماہرین تعلیم مقامی اور عالمی اداروں میں خاصی دلچسپی لے رہے ہیں تاکہ ان کی کارکردگی میں رکاوٹ پیدا کرنے والے بہت سے مسائل کے قابل عمل پہلوؤں کو تلاش کیا جاسکے۔ بلدیات کی کارکردگی کے متعلق بہت سارا ادب موجود ہے بشمول حکومتی کمیٹیوں کی رپورٹیں، ماہرین تعلیم اور اسکالرز کے مطالعے بھی دستیاب ہیں۔ ماہرین تعلیم سے لے کر حکومتی رپورٹ، تجرباتی تحقیق سے لے کر بیانیہ تحریریں اور عمومی سے خصوصی نوعیت کے مطالعے بلدی مالیہ پر دستیاب ہیں۔ ان تمام مطالعوں کا نچوڑ نکالنے کے لئے ان کا تنقیدی مطالعہ ضروری ہے، تاکہ عمومی نتیجہ نکالا جاسکے اور

مطالعوں میں موجود خلاع اور خامیوں کی نشاندہی کی جاسکے، تاکہ اس موضوع پر تحقیق کرنے والے محققین کو اس موضوع پر رہنمائی مل سکے اس لیے ہم نے تمام مطالعوں اور رپورٹوں کا تنقیدی جائزہ بلدی مالیہ کے انتظام پر اس باب میں لیا ہے۔ اس کے لئے اس موضوع پر کی گئی تحقیق کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اس مسئلے پر مختلف تحقیق نے بلدی مالیہ کے کئیں پہلوؤں پر توجہ مرکوز فرمائیں ہے۔ جیسے مالی وسائل کو متحرک کرنا، وسائل کا استعمال، خراب کارکردگی، بلدی مالیہ کی مشکلات، بلدی مالیہ کا نظم و نسق وغیرہ وغیرہ۔ اس جائزہ باب کے مطالعہ کے لئے تاریخ وار لیا گیا ہے اس جہتی مطالعہ ادب میں پائی جانے والی خلیج بھری جاسکے اور اس سے مناسب متغیرات رسائیاں اور طریقہ کار کو کھوجنے میں مدد ملے گی۔

2.2 شہری مقامی اداروں میں مالی انتظامیہ کے متعلق ادب کا جائزہ:

Reviews of Related Literature on Financial Management in ULBs:

1. Samal, M. (2022) نام کتاب “Rethinking the concept of Municipal Bonds to improve Urban Governance in India”

اس مطالعے کا مقصد بلدیاتی بانڈز کے ذریعے شہری فنانشنگ سے وابستہ چیلنجوں کی وضاحت کرنا ہے اور ساتھ ہی ایسے حل تجویز کرنا ہے جو نہ صرف شہری بلدیاتی اداروں کے لیے شہری فنانشنگ کی زیادہ قابل اعتماد اور نتیجہ خیز شکل کی ترقی میں معاون ثابت ہوں گے بلکہ معاشی نظم و نسق کو

بڑھانا اور وسیع تر آبادی کو شہری بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں سرمایہ کاری کرنے کی اجازت دینا۔ ہندوستان کی شہری ترقی سست روی کا شکار رہی ہے کیونکہ پروجیکٹ کے ناقص عمل آوری، فنڈز کی بدانتظامی اور غلط استعمال، فیصلہ سازی کے عمل میں دفتر شاہی نظام، اور شہری بلدیاتی اداروں کا روایتی فنانشنگ طریقوں جیسے ٹیکس لگانے اور حکومتی گرانٹس کے غیر منظم اور بے ترتیبی پر انحصار۔ یہ مصائب بہتر شہری نظم و نسق کو ختم کر دیتے ہیں اور عصری و موثر شہری مالیہ کے طریقوں کا خاتمہ کرتے ہیں۔

2. Nurhikmah, N, & Ananda, F. (2022) “The Effect of Facilitating Conditions on Implementing Regional Financial Management Information System (SIPKD) at Padang City Hall Government”

محققین نے اپنی اس تحقیق میں یہ دیکھنے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح حالت علاقائی انتظامیہ کے اطلاعی نظام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ مطالعہ پیڈنگ سٹی ہال گورنمنٹ، انڈونیشیا نے کیا تھا۔ اس مطالعے میں مختلف عوامل جو حالات پر اثر انداز ہوتے ہیں، جو مالی انتظامیہ کے نظام (SIPKD) کے متعلق شرکاء کا یقین مرکوز کرتے تھے کہ انفارمیشن سسٹم رجینل فائنانشل مینجمنٹ کے استعمال سے کارکردگی کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اور افراد اس کلیمز کو استعمال کرتے ہوئے اطمینان محسوس کریں گے۔

3. Chadha, S. (2022) ان کی تصنیف “People Participation in Governance in the Formulation and Implementation of Housing

Schemes in Haryana: A study of Municipal Corporation, Panchkula”.

اس مطالعے کا مقصد پانچ قلی کے بلدی حکومت کے انتظامی ڈھانچے اور عمل آوری کی تحقیق کرنا ہے۔ اس کا مقصد بہتر حکمرانی بمعنی پروگراموں کے نفاذ میں جواب دہی اور شفافیت کا جائزہ لینا ہے، شہریوں کی شرکت اور شہر کے متعلق عہدے داروں کے تصور کا جائزہ لینا ہے۔ اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ عوام اور حکام کو درپیش مسائل ایک دوسرے سے جڑے ہیں، عہدے داروں کا رویہ عوام کے تئیں نامناسب ہے۔ اس طرح شہری حکام کی کارکردگی کی صلاحیت اطمینان بخش نہیں ہے۔ خواتین کی نمائندگی بہت کم ہے۔ شہری بلدی حکام کی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی صلاحیت مبہم ہے، اور اجلاسوں میں شرکت بھی کم ہے۔ تحقیق ختم ہوتے ہوئے کئی سفارشات کے ساتھ جو حکومت مقامی کو اسمارٹ شہر کے فرائض کے لئے انہیں قابل بناتی ہے۔

4. Abott, C. & Singla, A. (2022) تصنیف کا نام “Helping or Hurting ? The Efficacy of Municipal Bankruptcy”

میں محقق نے مقامی حکومتوں کی مالی صحت کی جانچ کے لئے چھ بلدیات کا مطالعہ معاشی بد حالی کے بعد اس تجرباتی طریقوں سے کیا، تو جو معلومات حاصل ہوئیں وہ بتاتی ہیں کہ دیوالیہ کا تعلق مالی صحت میں نقصانات یا منافع نہیں ہے۔ یہ نتائج یہ بتاتے ہیں کہ دیوالیہ بلدی حکومتوں کو زیادہ سخت جدوجہد سے کام کرنے کا سبق دیتے ہیں۔

5. Bigger, P. & Webber, (2022) تصنیف “Green structural Adjustment in The World bank’s resilient city”.

میں محقق نے گرین اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ پروگرام کی پالیسی، کاغذات، رپورٹیں اور انٹرویوز کا استعمال کرتے ہوئے یہ تجزیہ کرتے ہیں تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ وہ کس طرح مقامی حکومتوں کو جانچتے ہیں۔ تاکہ نئے فنڈس کے بہاؤ کو حاصل کرنے کے لئے دوبارہ منظم کرنے کی کوشش کی جائے۔ GSA سے انفراسٹرکچر کی سہولتیں مالیہ اور حکومتی صلاحیتوں میں کمی آئے گی اور غیر مساوی پیداوار کم ہوگی جیسا کہ شمالی جنوبی ممالک میں ہے۔ اس طرح کی ترقی اور رویہ عالمی بینک میں دیکھا گیا ہے۔ GSA کا نام ہم نے بڑھا چڑھا کر اور ماحول کو متاثر کرنے والے پروگراموں اور سرمایہ کاری اور تکنیکی مدد کے لئے دیا گیا ہے۔ ان مشکلات کے جواب میں اب عالمی بینک کی کوشش ہے کہ منافع بخش شہری سہولتوں کی فراہمی میں لگایا جائے، تاہم خانگی سرمایہ کے حصول کے لئے شہروں کے نئی ساخت کو بنانا چاہئے۔ اس کے لئے انہیں زیادہ سرمایہ کاری دوست بنانا ہے

6. Padovani , E., Lacuzzi, S. Jorge, S., & Pimentel, L. (2021).
**municipal financial vulnerability in pandemic crises: A
fram Work for
Analysis**

اس مطالعے میں اس بات کی جانچ کی گئی ہے کہ کس طرح عالمی وبا کی ہنگامی حالتوں میں بلدیات مالیہ کس طرح متاثر ہوا ہے۔ اس مطالعے میں پایا گیا کہ عالمی وبا کو وڈ۔19 کا اثر مقامی اداروں کے بجٹ پر پڑا ہے۔ ان کا تجربہ بتاتا ہے کہ مالی طور پر متاثر ہونے والے شہروں کے مسائل بشمول اندرونی خا کے داخلی مالی حالات اور بحران سے نپٹنے کی صلاحیتوں کا شکار ہوئی ہیں۔ مطالعے میں یہ

بھی معلوم ہوا ہے کہ جو کچھ جانکاری ہوئی ہے وقت اور حالات پر نازک اثر ہوا ہے جس کے نتیجے میں اختلافی مسائل پیدا ہوئے ہیں۔

7. Tiumala, R. D., & Tiwari, P. (2021) اپنی تصنیف

Financing elements in infrastructure Policy Formulation: A Case of India”.

کا بنیادی مقصد پالیسی سازی کے عمل زمین پر مبنی مالیہ کے کے رول کو سمجھنا ہے۔ نتائج کے مطابق قوانین اور ضوابط تیزی سے شہروں اور پراجیکٹ پر عمل درآمد کرنے والے اداروں کو، زمین سے رقم کمانے کے طریقوں کو اپنانا پڑ رہا ہے تاکہ ان کو امداد مل سکے۔ تاہم اس طریقے کو استعمال کرنے میں احتیاط برتنی چاہئے اور عمل آوری قطعی تاریخ سے بہت زیادہ آگے نکل جاتی ہے۔ دریں اثناء اس طریقے کو احتیاط سے استعمال کرنا چاہئے اگرچہ یہ طریقہ کار ملک کے تمام شہروں اور بلدی حکومتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے بلدی اداروں کی خراب مالی حالت میں سدھار آئے گا۔

8. Viswanathan, S. (2021) اپنے مقالے **“Financing India’s Cities : How**

The 15th Finance commission changed the status quo”

میں اپنی تحقیق کا مقصد بتاتے ہوئے کہا ہے کہ پندرہویں فائننس کمیشن کس طرح مقامی حکومتوں کے مالی حالات کو تبدیل کیا ہے۔ پندرہویں فائننس کمیشن نے بلدیات کو ۶۲۸،۱۵۵ کروڑ کی امداد دی ہے۔ اب شہروں کو امداد ان کی آبادی کے لحاظ سے نہیں دی جا رہی ہے۔ پچاس ملین سے زیادہ آبادی والی شہروں کو ۱۹۶،۳۸ کروڑ ملیں گے جس میں ۱۲۱۳۹ کروڑ فضاء کے معیار کو بہتر بنانے پر

خرچ کرنا ہے، جبکہ ۲۶،۰۵۷ کروڑ روپوں کو ٹھوس فضلہ کے انتظامیہ پر خرچ کرنا ہے۔ دیگر تمام شہروں جن کی آبادی ایک ملین سے کم ہو تو ۸۲،۸۵۹ کروڑ ملیں گے۔ یہ رقم تین حصوں میں تقسیم ہوگی ۲۴،۸۵۸ کروڑ روپے پینے کے پانی کے لئے ۲۴،۸۵۸ کروڑ صفائی اور ٹھوس فضلے کو ٹھکانے لگانے کے لئے اور ۳۳،۱۴۳ کروڑ دیگر بلدیاتی خدمات پر خرچ کرنے ہونگے۔ مزید یہ کہ مصنف یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ ۲۶،۱۲۳ نگہداشت صحت کی خدمات ۴۵۰ کروڑ روپے مشترکہ بلدی خدمات کی فراہمی کے لئے ۸ ہزار کروڑ نئے شہروں کے لئے فراہم کئے جائیں گے۔ ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار فائنانس کمیشن (۱۵ ویں فائنانس کمیشن) نے بتایا ہے کہ ملک کے شہری مقامی اداروں میں مالیہ کی تقسیم کس طرح ہوگی۔ مزید یہ کہ نظم و نسق نے فائنانس کمیشن کی سفارشات کو قبول کر لیا ہے۔

9.Sharma, N.(2020) اپنی تصنیف "Municipal Bonds :A sustainable source of Finance for Indian cities"

میں ہندوستان کی مقامی حکومتوں کا مقابل دنیا کے دوسرے اقوام کی مقامی حکومتوں سے کیا ہے۔ ہندوستان کی مقامی حکومتوں کو کئی مسائل کا سامنا ہے خصوصاً چھوٹی بلدیات کو جس میں چھوٹے قرض جن کی وجہ سے حکمرانی کے اخراجات پورا نہیں ہو پاتے، حساب کتاب کے کمزور مہارت بھی ایک اہم وجہ ہے۔ جب ہم دنیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ اپنا مقابل کرتے ہیں تو ہم بلدی مالیہ میں بہت پیچھے ہیں۔ ہم پو لینڈ %5.4 کے مقابلے میں جنوبی افریقہ کے %6.0 برازیل کے

7.4% برخانہ کے 13.9% اور یونائیٹڈ کنٹڈم 14.2% کے مقابلے میں صرف ایک فیصد ہیں۔ یہ ایک بہت ہی المناک واقعہ درپیش ہے۔ 2012 سے 2017 تک حکومت کی اعلیٰ سطحوں پر انحصار بڑھا ہے، جب کہ بلدیات کے خود کے زرائع آمدنی میں گراوٹ آئی ہے۔

10. Gupta, M. D. (2020) اپنے مقالے “GST dealt big blow to municipal finances : 15th Finance Commission”

اس مطالعے کا مقصد پندرہویں مالیہ کمیشن کے نتائج کا جائزہ لینا ہے۔ اس تحقیق کے مطابق 2017 میں اشیاء اور خدمات کے متعلق قانون سازی کے بعد بلدی کارپوریشنوں کی آمدنی میں 2012-13 میں 0.49% کے مقابلے میں 2017-18 میں کم ہو کر 0.45% ہو گئی ہے۔ مزید یہ کہ بلدیہ جس کی آمدنی جو 2012-13 میں 0.33% تھی 2017-18 میں کم ہو کر 0.23% ہو گئی ہے جس کا اثر پورے ملک کے بلدی خدمات پر پڑا ہے۔

12. Mishra, S., Mishra, A. K., & Panda, P. (2020) ان کی تصنیف “What ails property tax in India? Issues and directions for reforms.”

اپنے اس مقالے میں مصنفین نے کوشش کی ہے کہ نظریہ اور ساری دنیا کے تجربے کو دیکھیں اور تخلیقی کاوشوں کو بروئے کار لائیں اور چند شہروں اور ہندوستان کی چند ریاستوں کا انتخاب کریں تا کہ طاقت ور جائیداد ٹیکس کو فروغ دیں اور اسے نافذ کر سکیں۔ مسئلہ حکومت عملی کے طور پر یہ تحقیق بتاتی ہے کہ محصول جائیداد مقامی خود مختاری اور جمہوری شرکت کی ایک علامت ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ آمدنی میں کتنا اضافہ ہوا ہے اور ترقی کے عمل میں خرچ کتنا ہے۔ اس سے آمدنی

اضافے اور ترقی کے عمل کو آگے بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔ جبکہ دوسری جانب ہندوستان کے شہر اس میں لاپرواہی برتتے ہیں کئی دہائیوں سے سیاست اور دیگر ساختی مسائل اور مقامی محصول کے نظم و نسق میں آج بھی جائیداد ٹیکس ایک اسیر ہے۔ ہندوستان میں محصول جائیداد کی وصولی شہریانہ اور معاشی ترقی کی ضرورتوں سے بہت پیچھے ہے۔

13. Sibanda, M. M., Zindi, B., & Maramura, T. C. (2020). اپنی تصنیف

میں “Control and accountability in Supply Chain Management:

Evidence from a South African Metropolitan Municipality”

میں تحقیق کی شناخت سپلائی چین مینجمنٹ سے لی ہے جو جو کھم کے عناصر جو ابد ہی سے سمجھوتہ کرتے ہیں اور اس جو کھم کو جنوبی افریقہ کے میٹروپولیٹن بلدیہ میں کمی کی جاسکتی ہے۔ یہ مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ داخلی تنقیح کی نگرانی اور طریقے کار کا نفاذ بہت ہی کمزور ہے جس کی وجہ سے داخلی تنقیح اور جانچ کی اجنسیاں غلطیوں کو پکڑ نہیں پاتی ہیں جس کے نتیجے میں یکطرفہ غیر منظمانہ، ناقابل اجازت ہے غیر مسابقتی اور مہنگی سپلائی چین مینجمنٹ کی سرگرمیاں ناممکن ہوئی ہیں۔ یہ تمام باتیں جانب داری اور رشوت خوری کار حجان پیدا کرتی ہیں جس میں بلدیہ جو ابد ہی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

14. Sharma, K. D., & Jain, S. (2020) Entitled their work as “Municipal Solid Waste Generation, Composition, and Management: The Global Scenario

انتظام کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا ہے کہ ساری دنیا میں بلدیہ ٹھوس متعلقہ کے انتظام کے

متعلق پیداوار، ترکیب انتظام اور متعلقہ مسائل کو اٹھایا ہے۔ تحقیق کے متعلق صنعتی اقوام ٹھوس فضلہ کے انتظام سے ایک طرح نمٹنے کے قابل نہیں اور اب ان کی توجہ اس کو کم کرنے، اور اس کو دوبارہ استعمال کرنے، اور ٹھوس فضلہ کو ری سائیکل کرنے پر ہے، دوسری جانب کم اور متوسط آمدنی والے اقوام ٹھوس فضلے کو عوامی مقامات پر پھینک رہے ہیں۔ چونکہ ان کے پاس ٹھوس فضلہ کو صحیح طور پر ٹھکانے لگانے کی اور نہ ہی اس کی صنعتی سہولت ہے۔ ان اقوام کے مسائل میں مالیہ اور مناسب نظم و نسق اختراعی ٹکنالوجی کی کمی کی وجہ سے وہ ٹھوس فضلہ کا انتظام نہیں کر پاتے ہیں۔

15.Singh, D. (2020) Entitled his work “Mumbai: Brihanmumbai Municipal Corporation to dip into reserves to deal with the financial crisis caused by Covid-19”.

اس تحریر کا مقصد ممبئی میونسپل کارپوریشن کی مالی مشکلات کی نشاندہی کرنا ہے، خصوصاً کووڈ-19 کی حالت میں۔ محقق کے نتائج کے مطابق ملک کے سب سے بڑی بلدیہ کارپوریشن کو حقیقی مالی مسائل کا سامنا ہے۔ چونکہ مالی سال 2020-21 کے پہلے چھ ماہ کے دوران اس کی %41 آمدنی کا نقصان ہوا ہے۔ یہ بلدیہ ادارہ 5000 کروڑ اپنی جمع پونجی میں سے نکالنا چاہتا تھا۔ یہ ادارہ مالیہ کو جمع کرنے میں کووڈ-19 کی وجہ سے ناکام ہوا ہے جبکہ کووڈ-19 کی وجہ سے اس کے اخراجات میں 600 کروڑ کا اضافہ ہوا ہے۔

16.Bhutani, S., & Mishra, A. K. (2020) Entitled their work as “India’s perverse fiscal federalism: Some suggestions for the 15th Finance Commission

مقالے کا مقصد ہندوستان میں وفاقت کی تنقیدی جانچ ہے اور موجودہ مالی غیر مرکزیت کی جانچ کرنا تھا اور ملک میں میٹروپولیٹین بلدی حکومتوں کے مسائل کو دیکھنا تھا۔ محقق کے مطابق بلدی مالیہ اور فراڈ کے درمیان کوئی دستوری تعلق ہی نہیں ہے۔ 74 ویں ترمیم نے 28 سال بعد بھی بلدیات کو سرکاری طور پر تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ ہندوستانی بلدیات شہری تنظیم اور شہری سہولتوں کی تعمیر کے اعتبار سے دنیا میں بدترین بلدیات ہیں۔ ہندوستان کے عوامی مالی نظام میں ان کے مالیہ کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

17. Kaur, P., & Gupta, S. (2020) Entitled their work “Examining local urban governance in India through the case of Bangalore.”

اپنے مضمون میں بنگلور کے حوالے سے ہندوستانی میٹروپولیٹن حکومت کے مالی حالت کا تقابل کیا ہے۔ بلدی آمدنی GDP کا محض 1% ہے۔ اس مطالعے کے مطابق گاؤں اور چھوٹے شہروں کو حکومت کی اونچی سطح پر بھروسہ ہوتا ہے۔ اتر پردیش، اتر کھنڈ، بہار، جھارکھنڈ، راجستھان اور ہریانہ کی مقامی حکومتی اداروں کی معاشی حالت کرنٹ کے مقابلے میں بہت خراب ہے۔ اسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ محصول کو عائد اور جمع کرنے کے لئے ناکافی حکام اور محصول کے وصول کے وسائل کے انتظام ناقص ہے۔ اس کے برعکس کرنٹ کی کارکردگی نازک مالی معاملات جیسے محصول جائداد کو جمع کرنا، مرکزی مالیہ کمیشن کی گرانٹس کی وصولی اور حکومت سے رقومات فراہم کرنے میں آگے ہے۔ اس کے علاوہ براہت بنگلور و مہانگر پالیکا کے قانون 2020 نے کارپوریشن کو محصول وصولی کرنے

کے اختیارات میں وسعت دیتے ہوئے پیشہ ورانہ اور دلجوئی پر ٹیکس وصول کرنے کی اجازت دی ہے۔ جو کہ ہندوستان کے باقی بلدی اداروں میں دیکھنے کو بہت کم ملتا ہے۔

18. Benito, B., Martinez-Cordoba, P. J., & Guillamon, M. D. (2020) Entitled their work as “**Impact of politicians’ salaries and their dedication regime on the efficiency of municipal public services.**”

محققین نے اپنے مضمون کا مقصد بتاتے ہوئے کہا ہے کہ سیاستدانوں کی تنخواہوں اور ان پر ہونے والے دیگر اخراجات کا اثر بلدیہ کی کارکردگی اور انجام دہی کا اثر ان کی پوری معیار کے دوران پڑ رہا ہے۔ یہ مطالعہ بتاتا ہے کہ کونسلرز کے مثبت ارادے بلدیہ خدمات کو بہتر بناتے ہیں۔ اس طرح میئر کا نقطہ نظر بھی شہروں کی حالت کو بہتر بناتا ہے جس کے نتیجے میں آبادی زیادہ تعلیم یافتہ اور حکومت مقامی مزید شفاف بنتی ہے۔

دریں اثناء یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ خدمات کی انجام دہی کے میکینزم میں زیادہ سیاسی شرکت سے خدمات پر منفی اثر پڑتا ہے چونکہ ان کے پاس تکنیکی معلومات اور مختلف بلدی پہلو کے متعلق اہلیت کی کمی ہوتی ہے۔ نتیجتاً صرف بلدی حکام کی اجازت دی جانی چاہیے۔

19. Singh, U. (2020) Entitled his work as “**Mobilization of Financial Resources in Lucknow Municipal Corporation: Status, Trends, and Issues.**”

اس تحریر میں محقق کا مقصد یہ جاننا تھا کہ مطالعہ کے علاقہ میں مالی وسائل کو کس طرح متحرک کیا جاتا ہے۔ اس تحقیق کے مطابق بلدی کارپوریشن کے پاس پیسے کی کوئی کمی نہیں ہوتی، صرف اس کو موثر مالی انتظامیہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مالی ڈسپن کو حاصل کیا جاسکے۔ حکام کی جانب سے

حصول محصول وصول کرنے والے عہدے داروں ، جن کا کام وصول کرنا ہی ہوتا ہے ان کی ناقص انتظامیہ سے بلدیاتی مالی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی عہدے خالی ہیں محصول وصولی کے زیادہ تر عہدہ داروں پر زیادہ ذمہ داریاں ہیں تفویض اختیارات کے ذریعے سے۔ انسانی وسائل کے خراب انتظامیہ کے نتیجے میں محصول کو وصول کرنے میں رکاوٹیں آتی ہیں۔

20. Malhotra, a., Mishra, a. K., & Vyas, i. (2020) . Entitled their work as “**Financing urban infrastructure in India through tax increment financing instruments: a case for smart cities mission.**”

اپنے مقالے کا مقصد بتاتے ہوئے کہا کہ ، محققین کا مقصد بڑھتے محصول مالیہ کے نمونے کو شہری ترقیاتی پروگراموں کے لئے ہندوستانی شہروں خصوصاً سمارٹ شہروں کے لئے مالیہ حاصل کس طرح ہو۔ اس تحقیق کے متعلق بڑھنے والے محصول مالیہ کو پہلے پہل 1952 میں امریکہ میں استعمال کیا گیا تھا جس کا مقصد وفاقی امداد کے ساتھ ساتھ مقامی آمدنی کو بھی پیدا کیا جائے اور یہ کام ہاوسنگ ایکٹ 1949 کے تحت کیا گیا۔ اہم نتائج بتاتے ہیں کہ اگر اس طریقے کو ہندوستان میں بھی سمارٹ شہروں میں اگر لاگو کیا جائے تو داخلی ذرائعوں سے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ بڑھتے معمولی مالیہ کا طریقہ شہری بنیادی سہولیاتوں کے لئے لازمی مالیہ کی پیداوار حاصل اور recycle بھی کر سکتے ہیں۔

21. Kundu, D. (2020) Entitled his work as “**Urban policies in neo-liberal India.**”

محقق ہندوستان میں مابعد لیبرلائزیشن شہریانہ کی صورت حال اور موجودہ ترقی کے پروگراموں اور حکمرانی کی ساخت کا جائزہ لیا ہے۔ اس مطالعے کے مطابق شہریانہ کے معاملے میں کافی اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ 1951 میں شہریانہ کا فیصد 17.3 تھا جو 2011 میں بڑھ کر 31 فیصد ہو گیا۔ اس کے باوجود ہندوستان پورے ایشیاء میں سب سے کم شہری ملک ہے۔ محقق یہ بھی کہتا ہے کہ 74 ویں ترمیم کے بعد شہری مقامی اداروں کو تقویت حاصل ہوئی ہے۔ یعنی مقامی حکومتوں کی مالی حالت میں بہتری کے باوجود مالیہ فرائض اور عہدہ داران ابھی بھی تذبذب کا شکار ہیں۔ لیبرلائزیشن کا دوسرا قدم اسمارٹ شہروں کی ابتدا کا تھا۔ چنانچہ بڑے شہروں پر توجہ مرکوز کی گئی جبکہ وہیں چھوٹے شہری مراکز جو پہلے سے ہی کمزور تھے مزید کمزور ہو گئے۔

22. Govindarajulu, D. (2020) Entitled his work as “Strengthening institutional and financial mechanisms for building urban resilience in India.”

جس کی بنیاد ہندوستان کے پانچ بڑے شہروں کے تجربات اور شہادت پر ہے۔ یہ مقالہ شہری ترقی میں حائل مالی اور ادارتی رکاوٹوں کا گواہی (آسام) کوچی (کیرلہ) پٹنہ (بہار) اور وشاخنہ پٹنہ (آندھرا پردیش) اور چٹنی (تامل ناڈو) کے مطالعوں کو پیش کرتا ہے۔ یہ تحقیق نظم و نسق کی ناکافی بنیادی سہولتوں، رکاوٹوں اور خلیج کو بتاتی ہے۔ جس کے خاتمے کے بغیر آفات کا جو کھم ختم نہیں ہوتا۔ اس مطالعے کے مطابق شہری مقامی اداروں (ULBs) کو اپنی آمدنی کے طریقوں اور بنیادی سہولتوں میں سرمایہ کاری اس طرح کرنا ہوگا کہ اس آفات میں ہونے والے جو کھم، شہری عمارتوں کی رکاوٹوں کے لئے ضروری ہے کہ ادارتی ساختیں ایسی ہوں کہ زمینی استعمال بہتر ہو۔ اس کے ساتھ

ساتھ شہری نموپر قابو بھی ہو، جب کہ خطرات، متغیرات اور شہروں کو لاحق خطرات کا جو کھم بھی کم ہو۔

23. Wasnik, J. (2020) Entitled his work as “Local Governance Ethics in India: Issues and Challenges.”

اس مطالعے کا مقصد ہندوستان کی حکومت مقامی میں نظریاتی اور اخلاقی اصولوں کو دیکھنا ہے۔ اس تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ ہندوستان میں حکومت مقامی کے لئے ہونئیں 73 ویں اور 74 ویں دستوری ترمیمات کی بنیاد اخلاقیات پر ہیں۔ تاہم دوسری جانب حکومت مقامی کو عملی کاموں میں اخلاقیات کا فقدان ہے۔ اس کے نتیجے میں رشوت، رسائل کا غلط استعمال اور عوامی خدمات کی کمزور انجام دہی، بے ایمانی اور علاحدگی ہے۔ عالم گیریت کے دور میں ترقی کے فوائد 65% عوام تک پہنچتے ہیں۔ تو ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت مقامی کو اخلاقی طور پر بہتر و مضبوط کیا جائے۔

24. Ahluwalia, I., Mohanty, P. K., Mathur, O., Roy, D., Khare, A., & Mangla, S. (2019) Entitled their work as “State of Municipal Finances in India: A Study Prepared for the Fifteenth Finance Commission.”

اس رپورٹ کا مقصد پندرہویں مالی کمیشن کو ہندوستانی بلدیہ کی مالی حالت کو بتانا تھا۔ اس تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی بلدیات کو سخت مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ بلدیات کی خود کی آمدنی ناکافی ہے جس کے نتیجے میں مالی خود مختاری ختم ہو جاتی ہے اور بلدیات مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں پر انحصار بڑھ جاتا ہے۔ ہندوستانی شہریوں میں جائیداد کا محصول جامد ہے حالانکہ یہ محصول ساری دنیا میں بلدیات کی آمدنی کا اہم ذریعہ ہے۔ *GST* کے نفاذ نے تمام مقامی محصولات کو جذب کر لیا ہے جیسے مقامی اداروں کا محصول، داخلی محصول اور اشتہارات پر ٹیکس *GST* میں

جزب ہوتے ہیں۔ اور شہری بلدیات کو کچھ حاصل نہیں ہو رہا ہے۔ یہ بات بلدیات کے لئے اچھی نہیں ہے۔

25. Singh, D., & Satija, A. (2019) Entitled their work as “Integrated municipal solid waste management in Faridabad City, Haryana State (India).”

اس تحقیق کا مقصد ٹھوس فضلہ کے انتظام میں حمل و نقل میں خرچ ہونے والے اخراجات میں کمی لانا ہے، خصوصاً ہریانہ کے فریدآباد شہر میں۔ اس تحقیق کے مطابق جنوری 2015 سے دسمبر 2017 کے درمیان بلدی وارڈس سے کچرا اٹھا کر فضلہ کو مستقل مقام پر منتقل کرنے کا خرچ 38282,022 ہندوستانی روپے ہوا ہے جب کہ اس خرچ پر 268,478.6 میٹرک ٹن کچرا اٹھا کر جمع کرنے کے مقام پر منتقل کیا گیا ہے۔ جون 2018 اور فروری 2019 کے درمیان کم سے کم حمل و نقل کا درجہ 950,922, 20 ہوا اور اٹھائے جانے والے کچرے کی مقدار 153, 307.3 میٹرک ٹن تھا۔ بلدیات کے مالی حالت بہت ہی خراب ہے اور بلدیات اس خرچے کو کس طرح برداشت کر رہے ہیں یہ غور کرنے کی بات ہے۔

26. Garcia, M. M., Hileman, J., Bodin, O., Nilsson, A., & Jacobi, P. R. (2019) Entitled their work as “The unique role of municipalities in integrated watershed governance arrangements.”

اس مطالعے کا بنیادی مقصد بلدیات کے واٹر شیڈ حکمرانی کے polycentric اور Multilayer نظام کا جائزہ لینا تھا۔ درجہ بندی کی ہر سطح پر موجود قیادت کا تذبذب داخلی و خارجی رکاوٹیں بلدیہ کی روایتی سرگرمی میں بھی رکاوٹیں بنتی ہیں۔ جسمانی اور حیاتیاتی اداراتی اور

سیاسی مفادات چند نازک مسائل ہیں جو بلدیاتی حکومتی نظام میں پوری طرح ملوث ہونے سے روکتے ہیں خصوصاً واٹر شیڈ کے معاملے میں جب تک ان مسائل کا حل نہیں کیا جاتا بلدیات عوام کی بہتر خدمات نہیں کر سکتے۔

27. Khatua, S. (2019) کی تصنیف جس کا عنوان “Municipal finance of suburban municipalities—Kolkata Metropolitan Area.”

ہے کا مقصد مطالعہ کے علاقوں اور ذیل شہری ٹاؤنس میں بلدیہ کے مالیہ سے جڑے مسائل کو اجاگر کرنا تھا۔ اس مطالعے کے مطابق ہندوستان میں بلدیہ کی ساخت میں ہوئی تبدیلیوں کے دو دہائیوں کے باوجود بلدیات کی آمدن کافی حد تک کم ہے۔ وہ وفاقی اور ریاستی حکومتوں کی امداد پر انحصار کرتے ہیں بلدیات چونکہ میٹروپولیٹین کا حصہ ہوتے ہیں تو وہ منصوبہ بندی کے اختیار کی عمل آوری میں شامل ہیں اگرچہ مقامی حکومت خود مختاری قانونی حیثیت رکھتے ہیں۔

28. Priono, H., Yuhertiana, I., Sundari, S., & Puspitasari, D. S. (2019) Entitled their work “Role of financial management in the improvement of local government performance.

محققین اپنی اس تحقیق میں حکومت مقامی کے مالیہ انتظامیہ کی کارکردگی خصوصاً داخلی کنٹرول اور صلاحیت کے معنوں میں جائزہ لینا تھا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ انسانی صلاحیت کا اثر راست طور پر حکومت مقامی کی کارکردگی اور عوامی خدمات کی انجام دہی پر پڑتا ہے۔ براہ راست یا بالواسطہ طور پر جب کہ مقامی مالی انتظامیہ بیرونی کنٹرول کا انتظامیہ ہے۔

29. Rajhans, R. K., & Halder, A. (2019) Entitled their work as “Urban infrastructure financing in India: a proposed framework for ULBs.”

محققین نے اپنی اس تحریر میں ہندوستان میں شہری سہولتوں کا مالیہ شہری مقامی اداروں کے لئے موجودہ ڈھانچہ ہے۔ اس تحقیق کا مقصد شہری حکومتوں کی موجودہ حالت کی وضاحت کرنا تھا۔ خصوصاً شہر یا نہ کہ اس دور میں شہری بلدی سہولتوں پر توجہ دینا ہے۔ شہری آبادی کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے ہندوستان کو تیز رفتار میں بنیادی سہولتوں کی ترقی کی ضرورت تھی۔ وسائل کے موثر استعمال کی ضرورت کا استعمال کرنا تھا، شہری بلدی اداروں، شہری بلدی سہولتوں کے لئے ذمہ دار ہے۔ تاہم اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ شہری مقامی ادارے بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے سرگرم نہیں ہیں۔ لیکن بعض بلدیات کی کارکردگی حیرت انگیز تھی۔ زیادہ تر بلدیات کا انحصار وفاقی اور ریاستی حکومتوں پر ہوتا ہے اور ان کی آمدنی ان کی سرگرمیوں کے لئے ناکافی ہوتی ہے۔

30. Manikar S. M. (2019) . کے مقالے “Restructuring Municipal revenues for the future of sustainable cities.”

کا بنیادی مقصد ہندوستان میں بلدیاتی آمدنی کی جانچ اور آمدنی کی پیداوار کرنے کی صلاحیت کی جانچ کرنا تھا۔ موجودہ شہر یا نہ کی شہر پر مصنف نے توجہ دی ہے۔ چنانچہ 2030 تک ملک کی شہری آبادی کا امکان ہے کہ 600 ملین سے زائد ہوگی۔ نیٹی ایوگ کے مطابق 2030 تک بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لئے 40 ٹریلیں ہندوستانی روپیہ درکار ہوں گے۔ اگرچہ تمام بلدیات کی مجموعی آبادی 1.2 ٹریلیں ہوگی جو کہ خاص ملک کی GDP کا صرف ایک فیصد ہی ہوگا۔ مصنف نے یہ بھی

کہا ہے کہ اگرچہ وفاقی حکومت نے شہری مقامی اداروں کی آمدنی کے لئے کڑے اقدامات لئے ہیں۔ تاہم ابھی بھی یہ ناکافی ہے۔ دوسری جانب ان پروگراموں سے ہونے والی آمدنی بیرون ذرائعوں سے ہوتی ہے بلدی کارپوریشن کی آمدنی میں اضافے کے مسئلے سے نہیں نمٹتی، جو کہ سماجی زندگیوں کا سوال ہے۔

31 .Rode, S. (2019) کے مضمون “Alternative Sources of Financing Capital Expenditure in Navi Mumbai Municipal Corporation.”

میں اس محقق کا مقصد علاقے پر مالی مسائل کا مطالعہ کرنا تھا خصوصاً بلدی بونڈ مارکیٹ کو لے کر۔ فی مہی میونسپل کارپوریشن کو آرٹس، سوشل ویلفئر، آتش فرو محکمہ، سیوریج سسٹم، خواتین اور بہبودی اطفال کے پروگرام یا بنیادی تعلیم سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی۔ اخراجات کا تعلق منصوبہ بندی، سڑکوں، جانوروں کا بازار اور آتش فرو محکمہ پر ہوتا ہے۔ جنرل مینجمرل خدمات اور دوسری تفریح مراکز سے زیادہ تر آمدنی ہوتی ہے۔ آتش فرو محکمہ اور سربراہی آب سے سب سے کم آمدنی ہوتی ہے۔ ماحولیات پر نظر رکھنا، تعلیم و تربیت، اپاہجوں کی خدمات کم سے کم ہوتے ہیں۔ انتظامی خدمات، سڑکیں، پارکنگ، فیس، باغات کی خوبصورتی اور کچرے کو پھینکنے کے مقامات پر سب سے زیادہ اخراجات ہوتے ہیں۔ یہ بات طے ہے کہ بلدی کارپوریشن پیسہ صرف کسی خاص علاقوں میں اور خاص طریقوں کی بنیادی سہولتوں پر خرچ ہوتا ہے

33. Gupta, M., & Chakraborti, P. (2019) اپنی تصنیف “State Finance

Commissions: How successful have they been in Empowering Local Governments?”

جس کا مقصد ہندوستان کی مختلف ریاستی مالی کمیشنز کی کارکردگی کا جائزہ لینا اور یہ دیکھنا تھا کہ وہ حکومت مقامی کو کس طرح باختیار بنا رہے ہیں۔ اگرچہ کئی ریاستوں میں ریاستی مالی کمیشن کے قیام کے لئے تیزی سے قانون سازی کی ہے۔ تاہم کئی ریاستوں کو ابھی بھی قانون سازی کرنا ہے۔ کئی ریاستوں نے صوبائی مالی کمیشن کا قیام عمل میں نہیں لایا تھا۔ ایک مطالعے کے مطابق 25 ریاستوں میں SFCs کے قیام کی اطلاع ہے۔ 32 ماہ کے اندر SFCs کا قیام عمل میں آجانا چاہئے تھا۔ ان کے قیام میں اوسط 16 ماہ کی دیرری۔ مزید یہ کہ ریاستی SFCs کی سفارشات پر فوراً، عمل آوری میں ناکام ہوتی ہیں۔ ریاستی اسمبلی کو رپورٹ کے عمل آوری کے متعلق بروقت معلومات دینے میں ناکام ہوئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں SFCs کی رپورٹوں کو سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا ہے۔ مزید کے SFCs کے پاس ابتدائی سہولتیں، انفراسٹرکچر، عملہ و تخلیقی جانشیناری کا فقدان ہے۔

34. Ndevu, Z. (2019). اپنے تحقیقی مضمون “Municipal Management Reforms for

Accountability and Clean Audits.”

میں تحقیق کا مقصد واضح کرتے ہوئے وہ چاہتے تھے کہ بلدیاتی جوا بدہی کی جانچ علاقہ کی جانچ تنقیح (آڈیٹ) رپورٹ کی جانچ کی بنیاد پر کریں۔ عملی تحقیق سے وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ تحقیق علاقے کی بلدیہ صاف و شفاف آڈیٹ رپورٹ حاصل کرتے ہوئے علاقے میں مثالی نتائج حاصل کئے ہیں اور

یہ نتائج تمام شرکت کنندہ کے تعاون سے حاصل ہوئے ہیں۔ اگرچہ منتخب نمائندوں اور عہدہ داروں کے درمیان تعامل مشکل تھا۔ یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچ کر بلدیات تنہا اپنے مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتی جب تک کہ تمام شرکاء ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر یکساں مقاصد کے لئے کام نہیں کرتے۔ حکومت مقامی کی مالی صلاحیتوں کے متعلق مواد کی کمی بلدیات کی کارکردگی میں ایک رکاوٹ ہے۔ انہیں ریاستی آمدنی میں منصفانہ حصہ داری کی ضمانت ہونی چاہئے۔

34. Chowdhary, R., & Kumari, A. (2019) اپنے مقالے “Reforming

Urban Governance in India: A Contemporary Perspective.”

میں وفاقی پلیٹ فارموں کی اداروں کی خصوصیات اور آمدنی کی تقسیم کے طریقہ کار کا تجزیہ کرتا ہے۔ شہروں کو اس کے شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں اور سرمایہ مشغول کا ماحول بنانے کے لئے استعمال کرنا چاہیے تاکہ تیزی سے قابل بقاء ترقی ہو سکے۔ ہندوستان کی صرف 33% آبادی شہروں اور ٹاؤنز میں رہتی ہے۔ منصوبہ بند شہریانے کا عمل ملک کی تیز رفتار ترقی کے ساتھ بہت ہی نازک ہے چونکہ چار سو بیس میلین عوام شہروں اور ٹاؤنس میں رہتے ہیں اور ان کی زندگی کے معیار میں بہتری لانا ضروری ہے۔ مصنفین کا کہنا ہے کہ ہندوستانی شہروں کو عصری بناتے ہوئے عوامی خدمات کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ GST کا موقع ریاستی حکومت کا GST کا متوسط حصہ میں اگر مقامی حکومتیں (شہری اور دیہی) کو دیا جاتا ہے تو یہ فائدہ مند ہوگا۔

35. Bhattacharyya, U. (2018) نے اپنی اس تصنیف “Financial governance in the municipal corporation of Bengal.”

کابنیادی مقصد بلدی حکمرانی میں موثر مالی حکمرانی میں جو مختلف مسائل ہیں خصوصاً مغربی بنگال کو پیش ہیں۔ ابتداء میں یہ دیکھا گیا ہے کہ مالی انتظامیہ کی ٹکنالوجی سے مغربی بنگال میں شہری مقامی اداروں کی حالت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ زیادہ تر بلدی ادارے مناسب رکارڈز رکھنے اور انتظامیہ پر نگرانی میں ناکام ہیں۔ ان تمام کی بہتر کارکردگی کے لئے سدھار ضروری ہے۔

36. Muniswami, S. (2018). اپنی تصنیف “Income and disbursement of Urban Local Bodies: A Study of Kurnool Municipal Corporation.”

کابنیادی مقصد بتاتے ہوئے کہا کہ کرنول بلدی کارپوریشن کی آمدنی و خرچ کے طریقے - 2007 سے 8-2016-17 کا جائزہ لینا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق متعلقہ علاقے کی مالی حالت بہت ہی خراب ہے۔ مزید یہ کہ کرنول کی بلدیہ کا اس کے اخراجات پر کوئی قابو نہیں ہے اور اس کے مسائل آمدنی بھی ڈانواڈول ہے پھر مرکزی امداد بھی بلدی کارپوریشن، بہترین مفاد میں نہیں ہے

38. Breuillé, M. L., Duran-Vigneron, P., & Samson, A. L. (2018) اس

تصنیف “Inter-municipal cooperation and local taxation.”

کامقصد بلدیہ کے مالی حالت کے جائزہ کے طریقوں جیسی متعلقہ ادب میں اپنایا گیا ہے اور حکمرانی پر ان کے اثرات کا جائزہ لینا ہے اس مطالعہ کے مطابق مقامی حکومتوں کو اکثر اپنے بجٹ کی حد کے تعین میں مشکلات کا سامنا رہتا ہے اس کا مظاہرہ خصوصاً 2008 کی عظیم کساد بازاری کے دوران ہوا ہے جبکہ بلدیہ خدمات کے مطالبہ میں اضافہ ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں حکومت مقامی ٹیکس

عائید کئے بغیر اس مسئلہ سے نپٹنے کے کئی ایک طریقے مصنفین نے بتائے ہیں۔ تاہم یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر طریقے کے اپنے مثبت اور منفی پہلو ہیں۔ جس کے نتیجے میں مقامی عہدے داروں کو چوکنا رہ کر اپنی حکمت عملی کا نفاذ کرنا ہوگا۔

39. Das, M., & Chattopadhyay, S. (2018) اپنی تحریر “Strengthening Fiscal Health of Urban Local Bodies.”

کے مقاصد بتاتے ہوئے کہا کہ مغربی بنگال میں شہری بلدی اداروں میں مالی غیر مرکزیت کا تقابل مناسب پیمانہ جات کے ذریعہ کیا جانا چاہیے۔

اس تحقیق کے مطابق زیادہ تر بنگال کی بلدیات ٹھوس معاشی بنیادوں پر اور محصولی اور غیر محصولی ٹیکس کی وصولی کے ذریعے آمدنی کو پیدا کیے ہیں۔ مقامی اداروں کی ذاتی آمدنی ان کے اخراجات کے لئے ناکافی ہے۔ جس کے نتیجے میں بلدیات کو ریاستی آمدنی پر انحصار کرنا پڑتا ہے جس کے نتیجے میں ان کی مالی آزادی متاثر ہوتی ہے۔

40. Bhutani, S., & Mishra, A. K. (2018) ان کی تصنیف “Fiscal federalism and decline of the third tier in India: A case for sharing the new GST.”

اس تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی بلدیات کی حالت خراب ہے۔ شدید تقاضا ہے کہ ان کے مالی نظام اور ساخت کی از سر نو جانچ کی جائے۔ محقق کے مطابق GST (جی ایس ٹی) کو نسل کو چاہیے کہ وہ چنگی پر غور کرے۔

جسے جی ایس ٹی قانون کے ذریعے بلدیات سے لے لیا گیا ہے۔ ہندوستان میں مالی غیر مرکزیت کی پیمائش آئی ایم ایف کی سفارشات کے مطابق معیاری پیمانوں کو رہنمائی کرتے ہوئے کی گئی ہے۔

41.Rao, N. (2018). اپنے مقالے “Financial Resource Analysis of Urban Local Bodies: A Case Study of Bhopal City.”

جس کا مقصد بھوپال بلدی کارپوریشن کی سربراہی آب کے انتظام کے مالی وسائل کے متعلق معلومات حاصل کرنا تھا۔

اس مطالعہ کے مطابق بھوپال کی بلندی کارپوریشن نے کئی ایک قومی اور بین الاقوامی تنظیموں بشمول اے ڈی ڈی اور ڈی ڈی ایف آئی ڈی اور حکومت ہندوستان سے امداد حاصل کی ہے۔ مطالعہ کے علاقے میں اس امداد کا سربراہی آب پر گہرا اثر پڑا ہے۔ میری کالو واٹر سپلائی سسٹم سربراہی آب کی ایک وجہ یہ ہے کہ مالی وسائل کی کمی ہوتی ہے۔ منتخب شہری مقامی ادارے عموماً سربراہی آب کے تمام انتظام و انصرام اور چارجز کی وصولی کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ جبکہ خصوصی تنظیمیں کارپوریشن سربراہی آب کے چارجز میں اضافہ ریاستی حکومت کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتے۔ یہ مالی انحصار بھوپال کی بلندی کارپوریشن اعلیٰ معیار میں خدمات کی فراہمی پر ایک بوجھ ہے۔

42.Mukherjee, F. (2018) اپنے مقالے “GIS use by an urban local body as part of e-governance in India.”

جس میں محقق نے مطالعے کا مقصد بتاتے ہوئے کہا کی صورت میں پوریشن کی جانب سے روزمرہ سرگرمیوں میں جی آئی ایس کے استعمال کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ کیوں کہ ہندوستان کے شہری اداروں کی تاریخ میں یہ ایک اعلیٰ ترین تصور ہے۔ تحقیق کے مطابق سورتی کارپوریشن ہندوستان کی پہلی بلدیہ ہے جو جی آئی ایس کو استعمال کر رہی ہے۔

مزید یہ کہ جی آئی ایس اور اسپیشل ٹیکنالوجی اور آن لائن ویب جی آئی ایس کے استعمال سے عوامی خدمات کی انجام دہی میں شفافیت آتی ہے۔ جس سے مالی وسائل کے ضائع اور ٹیکس فراڈ سے بچا جاسکتا ہے اور مقامی سطح پر شہری مرکز حکمران کو فروغ ہوتا ہے۔ کس طریقے سے عوام اور مقامی حکومت ایک دوسرے کے قریب تر ہو سکتے ہیں۔

43. Mishra, A. K., & Mohanty, P. K. (2018). اپنی تصنیف “Urban infrastructure financing in India: Applying the Benefit and earmarking principles of Taxation.”

کا مقصد بتاتے ہوئے کہا کہ شہر یا نہ اور ہندوستان کے شہروں میں بنیادی سہولتوں اور ٹیکس تصور کا نفاذ کس طرح کیا جاتا ہے، کا مطالعہ ہے۔

ہندوستان کی شہری آبادی جو 1951 میں 62 ملین اور 2001 میں 286 ملین سے بڑھ کر 2011 میں 377 ملین ہوئی۔ جبکہ ہندوستان کے شہر معاشی ترقی کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔ اور اب یہ امیر شہر غریب شہری نظم و نسق کے دھبے کا شکار ہو گئے ہیں۔ حالاں کہ اجرتوں کا انحصار بھی کئی شہروں میں ریاستی حکومتوں پر ہے۔ اب ان کا سامنا دستیاب وسائل اور لازمی فرائض کے

درمیان بدانتظامی کا شکار ہیں۔ ہندوستان میں بلدی شعبہ بہت ہی چھوٹا ہے۔ ہندوستان میں بلدیات محدود وسائل کا شکار ہیں۔ محققین اب یہ کہنے لگے ہیں کہ بلدیات کی آمدنی مرکزی و ریاستی حکومتوں کی آمدنی کے مقابلے میں 1990-91 میں جو 1.71 سے گر کر 2000-2001 میں 2.43 فیصد رہ گئی ہے۔ اور یہ آمدنی مزید گر کر دو فیصد سے بھی کم رہ گئی ہے۔ ایسی حالت میں ہندوستان کے بلدیاتی اداروں کو ٹیکس عائد کرنے کی چھوٹ دی جانی چاہیے۔

44. Moon, A., & Musafir, S. (2018) ان کی تصنیف “Decentralization and urban development in India.”

کانیادی مقصد ہندوستان میں غیر مرکزیت اور شہری نمو کے مسائل کی وضاحت کرنا ہے۔ شہری آبادی میں تیزی سے اضافے کے ساتھ ہی غیر مرکزیت کی ہمیشہ مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ شہروں میں زندگی کے حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ خصوصاً 2005 میں جے این این یو آر ایم جو اہر لال نہرو قومی شہری رینول مشن کے آغاز کے بعد سے تقریباً نو بلین ڈالر شہری سہولتوں کی ترقی پر خرچ کئے گئے ہیں۔ اگرچہ اس پروگرام کے تحت اور بیرونی امداد کے پروجیکٹ پر زیادہ تر بلدیات اس امداد کو لینے کے لئے تیار ہوئے۔ تاہم اس امداد کے فوری فوائد حاصل نہ ہو سکے جیسا کہ ہونے چاہیے تھے۔

45. Singh, A. K., & Singh, M. P. (2018). “Trends in Municipal Finances in Uttar Pradesh.”

اپنی تصنیف کے مقاصد بتاتے ہوئے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ اتر پردیش اور عموماً ہندوستان میں بلدی مالیہ کے رجحانات کا جائزہ لیں۔

مصنفین کے مطابق انکے تحقیق کا میدان میٹروپولیٹن بلدیہ حکومتیں ہیں جو کہ اپنے مالیہ کے لیے وفاقی اور ریاستی حکومتوں پر انحصار کرتی ہیں۔ بلدیات کے مالی وسائل اور ان کے فرائض کے درمیان بڑا فرق ہے محققین کا کہنا ہے کہ مقامی حکومتوں کی مالی حالت ٹھیک نہیں ہے وہ بلدی سہولتوں کے پروجیکٹ کے لیے مارکیٹ سے سرمایہ حاصل کر سکیں۔

تاہم بازار سے ملنے والی امداد سے حکومت مقامی کی مالی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں شہری سہولتوں میں توسیع کے لیے خانگی شعبے کی شرکت ضروری ہے۔

46. Jain, M., & Joshi, R. (2017) کے تصنیف “Municipal finances in India: Unresolved issues and way forward.”

کا مقصد ہندوستانی بلدیات کی مالی حالت کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا تھا۔ اس تحقیق کے مطابق ہندوستان کے شہری مقامی ادارے اپنی خود مختاری کو بحیثیت خود حکمرانی داروں کے طور پر مرکزیت کے نتیجے میں اعلیٰ انتظامی سطح پر ان کا انحصار بڑھنے سے کھو دیے ہیں۔

74 ویں دستوری قانون کے نتیجے میں مقامی تنظیمیں ہندوستانی وفاقی نظام کے تحت فرائض اور مالی اعتبار سے نچلی سطح پر آگئے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں بے پناہ مسائل کا سامنا ہے۔

47. Mishra, P. (2017). اپنی تصنیف “Financing urban development.”

اس مطالعہ کا مقصد حکومت ہندوستان کی نافذہ مختلف پالیسیوں کا شہری مقامی حکومتوں پر ان کے اثرات کا مطالعہ کرنا تھا۔ یہ تحقیق یہ بتاتی ہے کہ شہر یا نہ کا نمونوں پہلے کے مقابلے میں زیادہ تیزی

سے ہو رہا ہے۔ شہروں کو آج شہری اقدامات کو جاری رکھنے کے لیے زیادہ مالی وسائل کی ضرورت ہے لیکن ان کے پاس مالی اور ٹیکنیکل وسائل کی کمی ہے۔ مزید یہ کہ ہندوستانی شہر وسائل کے دستیابی اور مالی خود مختاری کے اعتبار سے دنیا میں بدترین مقام رکھتے ہیں۔

48. Gandhi, V., & Kumbharana, C. K. (2017). "E-governance in local bodies in India."

کا مقصد بتاتے ہوئے کہا کہ کس طرح نہ ای۔ حکمرانی کا نفاذ ہندوستان کے بلدیاتی حکومتوں میں کس طرح ہو رہا ہے، کا مطالعہ کرنا ہے۔ اس تحقیق کے مطابق ای۔ حکمراں ایک موثر آلہ ہے مقامی عوام کی لازمی ضرورت و تکمیل کیلئے۔ مختلف ریاستی حکومتوں نے اپنی ای حکمرانی کے اقدامات کو مربوط کرتے ہوئے مقامی عوام کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ تاہم صلاحیت اور آلات کی کمی کے نتیجے میں ہندوستان میں حکومت مقامی کی حکمرانی کی اقدامات کو مربوط کرتی ہوئے کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پارہے ہیں۔

49. Rajhans, R. K., & Halder, A. (2017). "Urban infrastructure financing in India: a proposed framework for ULBs."

نے اپنے اس مقالہ کا مقصد بتاتے ہوئے کہا کہ وہ جاننا چاہتے ہیں کہ حکومت کے سہ درجاتی طریقوں مرکز، ریاست اور شہری حکومت مقامی میں موجودہ مالی سہولتوں کے طریقے کیا ہیں۔ اس تحقیق کے نتائج کے مطابق ہندوستان جیسے ابھرتے ہوئے ممالک جس کی اکتیس فیصد آبادی جو کہ 63 فیصد جی ڈی پی پیدا کرتی ہے۔ 70 سے 75 فیصد ہوگا۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اس کی شہری آبادی بڑھ کر چالیس فیصد اور جی ڈی پی شہروں کا حصہ ستر سے پچتر فیصد ہوگا۔ ہندوستانی شہروں

کے لئے ضروری ہے کہ ملک کی بڑھتی آبادی کی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے شہری سہولتوں میں اضافہ کرے۔ تاہم موجودہ حالتوں میں شہری مقامی ادارے بہت ہی کم اثر رکھتے ہیں۔ وہ اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے اور موثر طور پر اس کو پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

2.3 ادب کے جائزوں کا خلاصہ:

Summary of Literature Review

اوپر زیر بحث بہت سے مطالعات نے میونسپل فنانس کے مختلف جہتوں/پہلوؤں اور ہر علاقے میں موجود خلاء اور کمیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ شہری مقامی حکومتوں پر تحقیق کی اکثریت بنیادی طور پر وسائل کو متحرک کرنے کے مسئلے پر مرکوز ہے۔ وسائل کو متحرک کرنے اور وسائل کے استعمال دونوں کے لحاظ سے مقامی مالیات کا بھی مطالعہ کیا گیا ہے۔ تاہم، ان تحقیقوں میں نہ تو مقامی حکام کی آمدنی اور نہ ہی سرمائے کے اخراجات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، ان مطالعات نے صرف میونسپل اخراجات کے پیٹرن کی آمدنی کے پہلو کو دیکھا ہے۔

مزید برآں، اوپر دی گئی تحقیق میں سے کسی نے بھی مقامی مالیاتی انتظامیہ کے ایک اہم عنصر، یعنی میونسپل بجٹنگ کو نہیں دیکھا۔ اس کے علاوہ، زیادہ تر تحقیقوں کو مکمل ہونے میں صرف چند سال لگے ہیں۔ اعداد و شمار کی کمی کی وجہ سے ہندوستان میں مقامی تنظیموں کے مالیات کا گہرائی سے جائزہ لینے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

2.4 حوالہ جات

References.

1. Samal, M. (2022). Rethinking the concept of municipal bonds to improve urban governance in India. *Journal of Infrastructure Development*, 13(1), 44–52.
<https://doi.org/10.1177/09749306211023623>
2. Nurhikmah, N., & Ananda, F. (2022). The effect of facilitating conditions on implementing a regional financial management information system (SIPKD) at Padang City Hall Government. *Basic and Applied Accounting Research Journal*, 1(1), 20-26.
3. Chadha, S. (2022). People participation in governance in the formulation and implementation of housing scheme in Haryana: A study of municipal corporation, Panchkula. *Journal of Research Proceedings*, 29-40
4. Abott, C., & Singla, A. (2022). Helping or hurting? The efficacy of municipal bankruptcy. *Public Administration Review*, 81(3), 428-445.
5. Bigger, P., & Webber, S. (2022). Green structural adjustment in the World Bank's resilient city. *Annals of the American Association of Geographers*, 111(1), 36-51.

6. Padovani, E., Iacuzzi, S., Jorge, S., & Pimentel, L. (2021). Municipal financial vulnerability in pandemic crises: a framework for analysis. *Journal of Public Budgeting, Accounting & Financial Management*.
7. Tirumala, R. D., & Tiwari, P. (2021). Land-based financing elements in infrastructure policy formulation: A case of India. *Land*, 10(2), 133.
8. Viswanathan, S. (2021). Financing India's Cities: How the 15th Finance Commission changed the status quo. Mumbai: Forbes India Blog: Economy and Policy. Retrieved from <https://www.forbesindia.com/blog/economy-policy/financing-indias-cities-how-the-15th-finance-commission-changed-the-status-quo/>
9. Sharma, N. (2020). Municipal bonds: a sustainable source of finance for Indian cities. Observer Research Foundation, 1-10. Retrieved from <https://www.orfonline.org/expert-speak/municipal-bonds-sustainable-source-finance-indian-cities-67646/>
10. Gupta, M. D. (2020). GST dealt 'big blow' to municipal finances; the 15th Finance Commission study finds. 1-5. Retrieved from <https://theprint.in/economy/gst-dealt-big-blow-to-municipal-finances-15th-finance-commission-study-finds/349769/>

11. Mishra, S., Mishra, A. K., & Panda, P. (2020). What ails property tax in India? Issues and directions for reforms. *Journal of Public Affairs*, E2299.
12. Sibanda, M. M., Zindi, B., & Maramura, T. C. (2020). Control and accountability in Supply Chain Management: Evidence From A South African Metropolitan Municipality. *Cogent Business & Management*, 7(1), 1785105.
13. Sharma, K. D., & Jain, S. (2020). Municipal solid waste generation, composition, and management: The Global Scenario. *Social Responsibility Journal*, Issn: 1747-1117
14. Singh, D. (2020). Mumbai: Brihanmumbai municipal corporation to dip into reserves to deal with the financial crisis caused by Covid-19. 1-7. *Mumbai: The Free Press Journal*. Retrieved from <https://www.freepressjournal.in/mumbai/mumbai-brihanmumbai-municipal-corporation-to-dip-into-reserves-to-deal-with-financial-crisis-caused-by-covid-19>
15. Bhutani, S., & Mishra, A. K. (2020). India's perverse fiscal federalism: Some suggestions for the 15th Finance Commission. *Journal of Public Affairs*. doi:10.1002/pa.2523
16. Kaur, P., & Gupta, S. (2020). Examining urban local governance in India through the case of Bengaluru. *PRS Legislative Research*, 1-6.

Retrieved from <https://www.prsindia.org/theprsblog/examining-urban-local-governance-india-through-case-bengaluru>

17. Benito, B., Martinez-Cordoba, P. J., & Guillamon, M. D. (2020). Impact of politicians' salaries and their dedication regime on the efficiency of municipal public services. *Local Government Studies*, 1-24. DOI: [10.1080/03003930.2020.1768851](https://doi.org/10.1080/03003930.2020.1768851)
18. Singh, U. (2020). Mobilization of financial resources in Lucknow municipal corporation: status, trends, and issues. *Nagarlok*, Vol LII, Part 3. Retrieved from <https://www.iipa.org.in/cms/public/uploads/113501611741786>.
19. Malhotra, a., Mishra, A. K., & vyas, i. (2020). Financing urban infrastructure in India through tax increment financing instruments: a case for smart cities mission. *Journal of public affairs*, e2554. DOI: <https://doi.org/10.1002/pa.2554>
20. Kundu, D. (2020). Urban policies in neo-liberal India. In *New Urban Agenda in Asia-Pacific* (pp. 65-91). Springer, Singapore.
21. Govindarajulu, D. (2020). Strengthening institutional and financial mechanisms for building urban resilience in India. *International Journal of Disaster Risk Reduction*, 47, 101549. Doi: <https://doi.org/10.1016/j.ijdrr.2020.101549>

22. Wasnik, J. (2020). Local Governance Ethics in India: Issues and Challenges. *Governance & Public Policy*, 10(1), 2-13.
23. Ahluwalia, I., Mohanty, P. K., Mathur, O., Roy, D., Khare, A., & Mangla, S. (2019). *State of Municipal Finances in India: A Study Prepared for the Fifteenth Finance Commission, at 8. New Delhi: Indian Council for Research on International Economic Relations; and supra. Note 75, at 60.*
24. Singh, D., & Satija, A. (2019). Integrated municipal solid waste management in Faridabad City, Haryana State, *International Journal of System Assurance Engineering and Management*, 1-15.
25. Garcia, M. M., Hileman, J., Bodin, O., Nilsson, A., & Jacobi, P. R. (2019). The unique role of municipalities in integrated watershed governance arrangements. *Ecology and Society*, 24(1).
26. Khatua, S. (2019). Municipal finance of suburban municipalities—Kolkata Metropolitan Area, *International Journal of Social Science and Economic Research*, 4(3), 1646-1662)
27. Priono, H., Yuhertiana, I., Sundari, S., & Puspitasari, D. S. (2019). Role of financial management in the improvement of local government performance. *Humanities & Social Sciences Reviews*, 7(1), 77-86

28. Rajhans, R. K., & Halder, A. (2019). Urban infrastructure financing in India: a proposed framework for ULBs. *International Journal of Critical Infrastructures*, 15(4), 307-323.
29. Manikar S. M. (2019). Restructuring Municipal revenues for the future of sustainable cities. New Delhi: observer research foundation (orf), ISBN 978-93-89094-40-4.
30. Rode, S. Alternative Sources of Financing Capital Expenditure in Navi Mumbai Municipal Corporation. Unnayan: International Bulletin of Management and Economics, Volume - XI.
31. Gupta, M., & Chakraborti, P. (2019). *State Finance Commissions: How successful have they been in Empowering Local Governments?* New Delhi, India: National Institute of Public Finance and Policy.
32. Ndevu, Z. (2019) Municipal Management Reforms for Accountability and Clean Audits. *Administration Publica*, 27(2), 25-43.
33. Chowdhary, R., & Kumari, A. (2019). Reforming Urban Governance in India: A Contemporary Perspective. *International Journal of African and Asian Studies*, 54, 17-23.
34. Bhattacharyya, U. (2018). Financial governance in the municipal corporation of Bengal. *Global Encyclopedia of Public Administration, Public Policy, and Governance*, 1-9. Retrieved from https://doi.org/10.1007/978-3-319-31816-5_3436-1

35. Muniswami, S. (2018). Income and disbursement of Urban Local Bodies: A Study of Kurnool Municipal Corporation. *International Journal of Scientific Research and Management*, 6(02).
36. Breuillé, M. L., Duran-Vigeneron, P., & Samson, A. L. (2018). Intermunicipal cooperation and local taxation. *Journal of urban economics*, 107, 47-64.
37. Das, M., & Chattopadhyay, S. (2018). Strengthening Fiscal Health of Urban Local Bodies. *Economic and Political Weekly*, 53, 53-61
38. Bhutani, S., & Mishra, A. K. (2018). Fiscal federalism and decline of the third tier in India: A case for sharing of the new GST. *Indian Journal of Economics and Development*, 6, 11.
39. Rao, N. (2018). Financial Resource Analysis of Urban Local Bodies: A Case Study of Bhopal City. *IJRAR- International Journal of Research and Analytical Reviews*, 5 (3), 1-10.
40. Mukherjee, F. (2018). GIS use by an urban local body as part of e-governance in India. *Cartography and Geographic Information Science*, 45(6), 556-569.
41. Mishra, A. K., & Mohanty, P. K. (2018). Urban infrastructure financing in India: Applying the Benefit and earmarking principles of Taxation. *Journal of Social and Economic Development*, 20(1), 110-128.

42. Moom, A., & Musafir, S. (2018). Decentralization and urban development in India. *International Journal of Advanced Research in Management and Social Sciences*, 7(12), 14-21.
43. Singh, A. K., & Singh, M. P. (2018). Trends in Municipal Finances in Uttar Pradesh. *Anveshana*, 8(1), 2-17.
44. Jain, M., & Joshi, R. (2017). Municipal finances in India: Unresolved issues and way forward. *Cities: the 21st century India*. Book well - Delhi.
45. Mishra, P. (2017). Financing urban development. 1-8. PRS Legislative Research. Retrieved from <https://www.prsindia.org/theprsblog/financing-urban-development>
46. Gandhi, V., & Kumbharana, C. K. (2017). E-governance in local bodies in India. *International Journal of Scientific and Research Publications*, 7(2), 122-127.
47. Rajhans, R. K., & Halder, A. (2017). Urban infrastructure financing in India: a proposed framework for ULBs. *International Journal of Critical Infrastructures*, 15(4), 307-323.

3 باب سوم

Chapter III

ہندوستان میں شہری مقامی اداروں کا مالی انتظام: ایک جائزہ

Financial Management of Urban Local Bodies in India: An Overview

3.1 تعارف

Introduction

عوامی مالیہ مسلسل مملکتی انتظام کے لئے ریڑھ کی ہڈی رہا ہے اور اس کی اہمیت کو مملکت اور سیاست میں تسلیم کیا گیا ہے۔ تمام تنظیموں بلا تخصیص عوامی ہوں یا خانگی، بڑی ہو یا چھوٹی یا پیچیدہ کا انحصار اس کی مالی پالیسیوں پر ہے۔ حکومتی مالیہ (مرکزی ریاستی اور مقامی) کا مسئلہ ساری دنیا کا مسئلہ ہے اور ساری دنیا میں اس کے متعلق شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں، کیونکہ ہر شہری حکومت کی خدمات سے استفادہ کرتا ہے اور بدلے میں حکومت کی مدد کرتا ہے⁽¹⁾۔ عوامی تنظیموں کو عوام کی خدمات فراہم کرنے کے لئے مالیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ مالیہ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو کہ انسانی جسم میں خون کی ہے⁽²⁾۔ مزید یہ کہ تنظیموں کا سب سے اہم پہلو، چاہے وہ عوامی ہوں یا خانگی، کے لئے مناسب مالی انتظام لازمی ہے۔ اور یہ مجموعی نظم و نسق کا لازمی جز ہے اور اس کا تعلق اہم معاشی

وسیلہ یعنی اصل (کیپٹل) اور جمع پونجی (فنڈ) سے ہے۔ اصطلاحات مالی حساب کتاب، لاگت حساب کتاب، بجٹ (موازنہ) سازی اور اعداد و شمار (Statistical) کا استعمال انتظامیہ کے تحت ہی ہوتا ہے، جس میں مالیہ کو جمع کرنا، اس مالیہ کو منافع بخش طریقوں سے استعمال کرنا، مستقبل کے اقدامات کی منصوبہ بندی کرنا، اور نفاست پر قابو رکھنا اور مستقبل کے امکانات کو پیش کرنا وغیرہ ہے۔

حکومت مقامی کا مالیہ عوامی مالیہ کی ہی ایک شاخ ہے۔ جس کا تعلق حکومت مقامی چاہے وہ شہری یا دیہی علاقوں سے تعلق کیوں نہ ہو، چونکہ اس کا تعلق وفاقی اور ریاستی حکومتوں سے ہوتا ہے (3)۔

مالی انتظامیہ شہری حکومت مقامی کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس سے حکومت مقامی کو اپنے مالی وسائل کو منظم، متحرک اور مالی وسائل کو بہتر طور پر استعمال کر سکتی ہے جبکہ یہ اپنے فرائض کو انجام دیتے ہوئے اپنے گاہکوں (کلائینٹ) کو جو ابدہ ہو سکتی ہے۔ عوامی شعبہ مالیہ کا بہتر استعمال بہتر حکمرانی کا اہم ستون ہوتا ہے اور عوامی خدمات کی بہتر انجام دہی اور معاشی ترقی کی اہم شرط ہے (4)۔ شہری مقامی ادارے جو شہری خدمات انجام دیتے ہیں، کو اپنے مالیہ کے لیے کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ ان کے سامنے خدمات سے متعلق کئی مطالبات ہوتے ہیں۔ جبکہ ان کے مالی وسائل بھی محدود ہوتے ہیں۔ چنانچہ بلدی مالیہ کاموزوں و بہتر استعمال کی ضرورت ہے۔

بلدی مالیہ سے مراد وہ عمل ہے جس کے ذریعے بلدیات ان کو دستیاب وسائل کے ذریعے اپنا کام چلاتے ہیں۔ اس عمل میں تمام وسائل شامل ہیں جن سے کہ حکومت مقامی کے اداروں کو آمدنی

حاصل ہوتی ہے۔ جیسے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے گرانٹ (امداد) محصول، جرمانے، فیس استعمال وغیرہ ہے۔ اور جس طرح سے جمع آمدنی کو خرچ کیا جاتا ہے بلدی ترقیاتی سرگرمیوں پر تو اسے بلدیات کا انتظام مالیہ کہا جاتا ہے⁽⁵⁾۔ اس سے بلدی اداروں کو اپنے فنڈس کی خاکہ سازی کرنے مجتمع کرنے اور اس کو موثر طور پر بلدی خدمات کے لئے ایک دیے گئے وقت میں استعمال کرنا ہوتا ہے۔ مالی انتظامیہ کے وسیع معنوں میں چار اجزا ہوتے ہیں۔ موازنہ سازی حساب سازی، حساب کتاب رکھنا، رپورٹ کرنا اور تنقیح (آڈیٹنگ)⁽⁶⁾

3.2 ہندوستان میں بلدی مالیہ پر قانون سازی۔

Legislations and major administrative decisions on Municipal Finances in India

ہندوستان میں حکومت خود اختیاری کی تاریخ بڑی شاندار رہی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں وادی سندھ کی تہذیب کی ٹاؤن پلاننگ، ڈریجنگ کا نظام، گلیوں اور سڑکوں کی نگہداشت وغیرہ کو دیکھنا پڑتا ہے۔ بہتر ترقی یافتہ سہولتوں کی وجہ سے اس دور کو ہندوستان کا پہلا شہری دور کہا جاتا ہے⁽⁷⁾۔ آنے والی مختلف حکومتوں نے مقامی حکومتوں کے اداروں کو جاری رکھا مختلف انداز میں، لیکن برطانوی دور میں بلدیات بہتر طور پر فروغ پائے، اور ملک کی پہلی بلندی کارپوریشن کا قیام 1687 میں عمل میں آیا⁽⁸⁾۔ 1919 میں اس کو حکومت نے اپنی قانون سازی میں، جسے قانون حکومت ہند 1919 کہا جاتا ہے، میں مالیہ کے لئے خصوصی طریقہ کار بتایا گیا تھا، جسے چنگی، ٹرمنل ٹیکس،

تجارت پر ٹیکس، پیشہ پر ٹیکس، جو کہ زمین اور جائیداد کے ٹیکس کے علاوہ ہوا کرتے تھے، بعد میں قانون حکومت ہند 1935 کے تحت مقامی حکومت اختیاری کو سابقہ قانون سازی کے مقابلے میں زیادہ شناخت ملی۔ اگرچہ 1919 کے قانون میں شہری مقامی اداروں کو مالی وسائل مہیا کیے گئے تھے لیکن 1935 کے قانون میں صرف مرکزی اور صوبائی مالیہ کے وسائل کا ذکر کیا گیا تھا۔ حکومت مقامی کے فرائض ٹیکس کے اختیارات کو صوبائی حکومتوں کے صوابدید پر چھوڑ دیا گیا تھا⁽⁹⁾۔ یہی صورت حال مابعد آزادی کے دور میں بھی رہی۔

3.2.1 مابعد آزادی کا دور

Post- Independence Period

1947 میں ہندوستان کی آزادی کے بعد ملک میں جمہوریت کی ضمانت و حفاظت کے لئے ہندوستان کے دستور نے وسیع انتظامات قومی اور ریاستی مقننہ کے لئے ہیں⁽¹⁰⁾۔ تاہم دستور ہند نے حکومت مقامی کی کوئی وضاحت نہیں کی تھی، جس کے نتیجے میں شہری حکومت مقامی میں جمہوریت پر مستحکم تھی، جس کا منفقہ نتیجہ حکمرانی اور مالی حالات پر پڑ رہا تھا⁽¹¹⁾۔ چنانچہ ریاستی ایجنسیاں مقامی حکومت کے اختیارات و مالیہ کو قابو میں رکھنے لگیں اور کئی مقامی حکومتیں کمزور ہو کر اپنے فرائض کو موثر طور پر انجام دینے کے قابل نہیں تھیں۔ اس بات کے مد نظر حکومت ہند نے مقامی سطح پر جمہوریت کی مضبوطی کے کئی اقدامات کیے۔ 1951 میں حکومت ہندوستان نے لوکل فائننس انکوائری کمیٹی کا قیام عمل میں لایا۔ اس کمیٹی نے شہری مقامی حکومتوں کے لیے مزید

محصول جیسے بجلی کے استعمال اور فروخت پر محصول، اخبارات میں شائع ہونے والے اشتہارات کو چھوڑ کر دیگر اشتہارات، سوار یوں، Capitation ٹیکس، تفریح ٹیکس کی وصولی کا اختیار بلدیات کو دیا۔ مزید یہ کہ محصول کے وصول کے متعلق جانچ کمیٹی نے 1953 میں بلدیات کو جائیداد کی منتقلی پر ڈیوٹی (ٹیکس) عائد کیا تھا۔ اس کے علاوہ خالی زمین اور عمارتوں پر ٹیکس، غیر میکانیکی سوار یوں پر ٹیکس، جانوروں، کشتیوں پر ٹیکس، پیشہ، کاروبار، سیلنگ، روزگار اور اشتہارات پر ٹیکس لگایا گیا (12)۔ کمیشن نے یہ بھی سفارش کی کہ مقامی اداروں کو تھیٹر میں فلم دکھانے پر ٹیکس عائد کیا جانا چاہئے۔ ان سفارشات کی تائید (Zakaria Committee) ذکر یا کمیٹی اور شہری دہی تعلقات کمیٹی نے بھی اس سفارش کی تائید کی (13)۔ تمام ذرائعوں کے مقابلے میں چنگی بلدیہ کی آمدنی کافی اہم ذریعہ ہے، جو کہ ریاستی فہرست کے داخلہ سلسلہ نمبر 52 میں درج ہے۔ جس کا تعلق مقامی علاقوں کے تصرف کے لئے استعمال یا فروخت یہ کہ فہرست شیڈیول 7 اندر راج 11 کے تحت مقامی اداروں کو ٹیکس عائد کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ 1950 کی دہائی میں چنگی کو ہندوستان کی تمام ریاستوں میں عائد کیا گیا۔ لیکن بعد میں چنگی کے خلاف ملک بھر میں رد عمل ہوا جس کے نتیجے میں چنگی کی حصول کے طریقے کو بہت سی ریاستوں نے ختم کر دیا (14)۔ کیرالا اور تامل ناڈو نے 1956 میں اور 1965 میں آندھرا پردیش نے اس محصول کو ختم کر دیا۔ گزرتے وقت کے ساتھ صرف مہاراشٹر کو چھوڑ کر پورے ہندوستان میں اسے موقوف کر دیا گیا (15)۔ تاہم چنگی کی جگہ پر مقامی محصول جیسے پیشہ وارانہ ٹیکس، سواری و تفریح اور جائیداد

کی منتقلی وغیرہ سے آمدنی حاصل کرنے لگیں۔ شہری مقامی ادارے آج اس صورتحال پر پہنچ گئے ہیں کی وہ اپنے ابتدائی فرائض بھی ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

3.2.2 74 واں دستوری ترمیمی قانون 1992

The 74th Constitutional Amendment Act 1992

عالمی رجحان غیر مرکزیت کا ہے۔ زائید از 60 ممالک نے اپنی عوامی زندگی میں شہریوں کی دہلیز تک پہنچنے کے لئے غیر مرکزیت کا آغاز کیا ہے۔ غیر مرکزیت کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے "کوئی بھی عمل جس میں مرکزی حکومت رسمی طور پر اختیارات نچلی سطح کے اداروں کے حوالے

کرتی ہیں، سیاسی، انتظامی اور علاقائی درجہ بندی میں۔" (1999UNDP)

اس تناظر میں حکومت ہند نے 74 ویں دستوری ترمیمی قانون کا نفاذ جونی 1993 میں عمل میں لایا گیا۔ دستور ہند کے حصے A-9 اس کو اس میں شامل کیا گیا۔ جو دفعات 243--243 & Z تک ہیں۔ اس قانون کے نتیجے میں 12 ویں جدول کو دستور میں شامل کیا گیا۔ جس کا تعلق دفعہ W-243 سے ہے۔ اس میں بلدیات کے 18 فرائض درج ہیں⁽¹⁶⁾۔ اس قانون کے نتیجے میں بلدیات کو دستوری موقف حاصل ہوا۔ اس کے باوجود 74 ویں ترمیم سے بلدی حکومتوں کو کوئی مالی اختیارات نہیں ہے۔ اب قانون کے نتیجے میں بلدیات دستوری دفعات کے دائرہ کار میں آگئے ہیں۔ نتیجے میں ریاستی حکومتوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس قانون کا نفاذ عمل میں لائیں نئی بلدی تنظیم کے لئے۔ 74 ویں دستوری ترمیمی قانون 1992CAA ہندوستان میں جمہوری غیر

مرکزیت کے عمل کا آغاز ہوا اور مقامی نظم و نسق کو قانونی طور پر تسلیم کیا گیا اور ان کے اختیارات و فرائض میں اضافہ ہوا۔ دوسری طرف یہ قانون نے ملک کے مالی وفاقی ڈھانچے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ریاستی حکومتوں کو مالی معاملات میں مکمل اختیار تمیزی ہے کہ وہ انہیں فراہم کرے یا نہ کرے۔ چنانچہ بلدیات کو مقتدر اعلیٰ مرکزی حکومت سے وہی ملتا ہے جو مرکزی حکومت انہیں جاری کرتی ہے (17)۔ شہری حکومت مقامی کے ادارے شہری منصوبہ بندی، سربراہی آب، سماجی و معاشی منصوبہ بندی، سلم علاقوں کی بہتری اور صحت کے لئے ذمہ دار ہوتی ہیں 74 ویں ترمیمی قانون کے مطابق۔ تاہم ترمیمی قانون شہری مقامی اداروں کے لیے مالیہ فراہم نہیں کرتا، جبکہ ریاستی حکومت کو مالیہ پر پورا اختیار ہے (18)۔

جدول 3.2; بلدیات کے فرائض دفعہ (243-W)

Table 3.1 Functional Aspects of Municipalities under Article (243 W)

اس قانون کے تحت بلدیات کو 18 فرائض سونپے گئے ہیں؛

نمبر شمار	بلدیات کے فرائض
1	شہری منصوبہ بندی بشمول ٹاؤن پلاننگ
2	ترمیمات کے استعمال کو باقاعدہ بنانا اور تعمیرات کو باقاعدگی عطا کرنا
3	معاشی اور سماجی ترقی کیلئے منصوبہ بندی
4	سڑکیں اور پل

5	سربراہی اب برائے گھریلو صنعتیں اور تجارتی مقاصد کے لیے
6	صحت عامہ، صاف صفائی، ٹھوس فضلہ کو ٹھکانے لگانا اور تحفظ
7	آتش فرو سرگرمیاں
8	شہری جنگل بانی، تحفظ ماحولیات اور ماحولیاتی پہلوؤں کو فروغ دینا
9	سماج کے کمزور طبقات کا تحفظ کرنا بشمول ذہنی معذوروں اور پانچوں کا تحفظ کرنا
10	سلسلے کو ترقی اور فروغ دینا
11	شہری غربت کا خاتمہ
12	شہری سہولتوں کی فراہمی جیسے باغات، چمن اور کھیل کے میدانوں کی فراہمی
13	تمدنی، تعلیمی اور جمالیاتی پہلوؤں کو فروغ دینا
14	قبرستانوں اور شمشان گھاٹوں اور برقی شمشان گھاٹوں کا انتظام کرنا
15	مویشیوں کے لئے تالابوں کی فراہمی، جانوروں پر ہونے والے ظلم کو روکنا
16	اہم اعداد و شمار بشمول پیدائش و اموات کو رجسٹر کرنا
17	عوامی سہولتیں بشمول گلی کوچوں میں روشنی کرنا پارکنگ کی سہولتیں، بس اسٹاپ اور دیگر عوامی سہولتیں
18	ذبح خانوں اور دباغت کا انتظام کرنا

جدول 2، بلدیات کے اختیارات اور ذمہ داریوں کی صراحت

Table 3.2: Powers and Responsibilities of Municipalities

12 واں شیڈیول (آرٹیکل)	تفصیل	
243X(a)	لیوی مناسب محصول، ڈیوٹی، ٹول، فیس کو وصولنا	1
243X(b)	ریاستی حکومتوں کی جانب سے طے شدہ ڈیوٹی ٹولس اور فیس کو وصولنا	2
243X(c)	ریاستی حکومتوں کی گرانٹس	3
243X(d)	فنڈز کے دستور کی فراہمی	4
243Z	حساب کتاب کو رکھنا	5
243Y	بلدیات کے مالیہ کے جائزہ کے لئے مالیہ کمیشن کے دستور کا جائزہ لینا اور ریاست وہ بلدیات کے درمیان آمدنی کی تقسیم کے لیے سفارشات کرنا	6

ماخذ (راؤ اور وشیا)

مندرجہ بالا تمام پہلو جو شہری مقامی اداروں کے مالی پہلوؤں کی نمائندگی کرتے ہیں جن کا تذکرہ دفعات 243A سے Y تک کیا گیا ہے، یہ تمام اختیارات ریاستی حکومت کو ہیں، جنہیں شہری مقامی ادارے ریاستی حکومت کی اجازت کے بغیر استعمال نہیں کر سکتے، نہ تو زائد ٹیکس عائد اور نہ ہی نہیں وصول کر سکتے ہیں⁽¹⁹⁾۔ لیکن پورے ملک میں میونسپل کارپوریشن کی ذمہ داریوں میں

اضافہ ہوا اور ان کو زیادہ خود مختاری دی گئی لیکن شہری مقامی اداروں کا ادارتی میکانزم اس بات کی ضمانت نہیں دیتا کہ ان کی ذمہ داریوں اور مالیہ کے درمیان توازن ہو۔ دستوری موقف کے باوجود ہندوستان کے شہری مقامی ادارے دنیا میں سب سے کمزور ترین ہیں۔ ان کے مالی وسائل، محدود، تنگ اور غیر بھروسہ مند ہیں⁽²⁰⁾۔ تعجب خیز بات تو یہ ہے کہ بلدی آمدنی مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے مقابلے میں 2007-8 میں 3.92 فیصد سے گھٹ کر 2012-13 میں 3.62 فیصد رہ گئی تھی۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے مقابلے میں بلدی محصول میں ان دو برسوں کے درمیان 2.11 فیصد سے گھٹ کر 1.79 فیصد کے درمیان رہ گئی تھی۔ یہ رجحانات بلدیات کی ترقی کی علامت نہیں چونکہ بلدی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس تناظر میں ہندوستان ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک سے بلدی خرچ اور آمدنی کی غیر مرکزیت میں بہت پیچھے ہے۔ بلدیات کے اخراجات کا جی ڈی پی کے تناسب میں 2012-13 میں تخمینہ 10 فیصد تھی⁽²¹⁾۔ جی ڈی پی کے مقامی خرچ تناسب OECD ممالک میں اس طرح تھا: بلجیم 7.0، جرمنی 7.9، آسٹریا 8.2، فرانس 11.2، برطانیہ 14.0، اٹلی 15.9، فن لینڈ 22.6، سویڈن 25.1، اور ڈنمارک میں 37.3 تھا۔ جہاں شہروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ دہائی میں معاشی انجن ثابت ہونگے، ہندوستان میں بلدی مالیات ابھی تک غیر ترقی یافتہ ہوں گے۔ ہندوستان میں بلدی مالیہ جی ڈی پی کا انتہائی معمولی حصہ ہیں۔ اور یہ مسلسل جی ڈی پی کا محض ایک فیصد ہی ہے۔ 2007-8 سے 2017-18 تک۔ جبکہ اسی عرصے میں دوسرے ممالک مختلف تصویر کو پیش

کرتے ہیں جیسے پولینڈ میں 4.5 فیصد، جنوبی افریقہ 6.0 فیصد، جرمنی 7.3 فیصد، برازیل 7.4 فیصد، آسٹریا 7.8 فیصد، برطانیہ 13.9 فیصد، ناروے 14.2 فیصد، اٹلی 15.3 فیصد، فن لینڈ 22.4 فیصد اور ڈنمارک 37.1 فیصد دیگر ممالک کا تناسب ذیل میں کچھ اس طرح کا ہے (22)۔

جدول 3.3 ہندوستان میں بلدی مالیہ کے اہم وسائل اور ان کی حصہ داری

Table 3.3: Municipal Financial Major Sources of Revenue and their Contribution

2019-20	2018-19	2017-18	2016-17	2015-16	2014-15	2013-14	2012-13	2011-12	2010-11	Particulars
0.44	0.47	0.43	0.47	0.51	0.51	0.52	0.53	0.49	0.48	Municipal Own Income
0.24	0.26	0.25	0.28	0.30	0.30	0.30	0.32	0.31	0.30	Levy Revenue
0.18	0.19	0.18	0.19	0.21	0.21	0.21	0.20	0.18	0.18	Non-levy Revenue
0.13	0.15	0.12	0.13	0.10	0.08	0.09	0.08	0.07	0.07	Central Grants
0.8	0.9	0.07	0.08	0.05	0.04	0.05	0.04	0.03	0.03	CFC Grants
0.07	0.06	0.05	0.05	0.04	0.04	0.04	0.04	0.04	0.04	Other Central grants
0.34	0.35	0.33	0.34	0.34	0.35	0.35	0.34	0.30	0.28	State grants
0.02	0.03	0.02	0.03	0.03	0.03	0.03	0.02	0.03	0.04	Borrowings
0.10	0.11	0.10	0.08	0.08	0.09	0.08	0.08	0.09	0.07	Others means of income
1.03	1.06	1.00	1.05	1.06	1.05	1.06	1.05	0.98	0.94	Aggregate income
0.84	0.80	0.78	0.81	0.86	0.86	0.83	0.83	0.81	0.82	Aggregate Spending

Source: Indian Council for Research on International Economic Relations, Reserve Bank of India, Institute of Urban Affairs

جدول 3 سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلدیہ کی ذاتی آمدنی میں اضافہ جی ڈی پی پی کے فیصد کے حساب سے

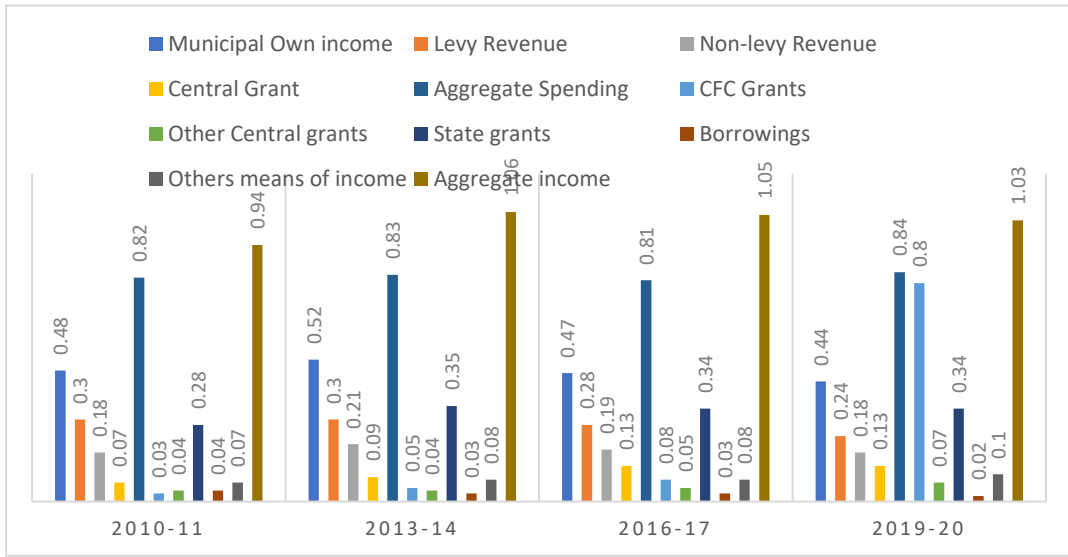
2010-11 میں 0.48 سے بڑھ کر 2011-12 میں 0.49 اور 2012-13 میں 0.53

کا اضافہ ہوا۔ تاہم اس کے بعد سے اس میں گراوٹ آئی۔ جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے ان کی ذاتی آمدنی 2017-18 میں 0.48 فی صد، آٹھ برسوں کے درمیان سب سے کم ترین تھی۔ جی ڈی پی کے تناسب کے لحاظ سے بلدیہ محصولی آمدنی میں 2010-11 میں 0.30 فیصد 2017-18 میں 0.25 کی کمی آئی (23)۔

مرکزی امداد میں اضافہ 2010-11 میں 0.7 فیصد سے بڑھ کر 2016-17 میں 0.13 فیصد ہوا۔ لیکن ایک برس کے اندر اس میں گراوٹ آئی اور 2017-18 میں 0.12 تک مرکزی امداد پہنچ گئی جو کہ مرکزی فینانس کمیشن سے ملی تھی۔ جو 2010-11 میں 0.03 فیصد سے بڑھ کر 2017-18 میں 0.07 فیصد ہوئی تھی۔ شہری آبادی اور تمام عوامل میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ لیکن سب سے خراب عامل یہ ہے کہ بلدیہ قرض میں اضافہ جو 2010-11 میں 0.04 فیصد تھا اور جو 2017-18 میں 0.02 فیصد تھا۔ بلدیہ کے تمام وسائل، مرکزی امداد اور مرکزی مالی کمیشن کی امداد سے ہندوستان میں بلدیہ اداروں کی مختلف سرگرمیاں چلتی ہیں۔ سال 2010-11 تا 2019-20 کے دوران تمام ذرائعوں سے بلدیات کی آمدنی میں 0.94 فیصد سے 1.03 فیصد کا اضافہ ہوا۔ جبکہ بلدیہ اخراجات میں اضافہ 0.82 فیصد سے بڑھ کر 0.84 فیصد ہی ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں بلدیہ ادارے اپنے مالی انتظامات میں آزاد نہیں ہیں۔ بلدیات اپنے اختیار میں فنڈ رکھنے کے باوجود مالی معاملات میں فیصلے لینے کا اختیار ریاستی حکومت کو ہی حاصل ہے۔

اوپر متذکرہ جدول بتاتا ہے کہ بتائے گئے دورانیہ کے دوران مرکزی مالیہ کمیشن کا بلدیہ کو حاصل دوسرے ذرائع کے مقابلے میں آمدنی میں حصہ داری زیادہ ہے۔ نیچے بتائیں گئے جدول چار میں کوشش کی گئی ہے کہ مرکزی مالی کمیشن کی سفارشات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

شکل 3.1 ہندوستان کی بلدیہ کے اہم مالی ذرائع اور ان کی حصہ داری



جدول 3.4: مرکزی طرف سے بلدیاتی حکومتوں کو مالی معاونت

Table 3.4: Central Grants-in Aid to Urban Local Governments			
Share in Divisible Pool (percent)	CFC Grants-in-aid to Urban Local Governments (in '000 crore)	Finance Commission	
0.26	1.0	10 th (1995-2000)	
0.16	2.0	11 th (2000-2005)	
0.25	5.0	12 th (2005-2010)	
0.52	23.1	13 th (2010-2015)	
0.92	87.1	14 th (2015-2020)	
1.5	121	15 th (2021-26)	

ماخذ (مرکزی مالی کمیشن کی مختلف رپورٹس)

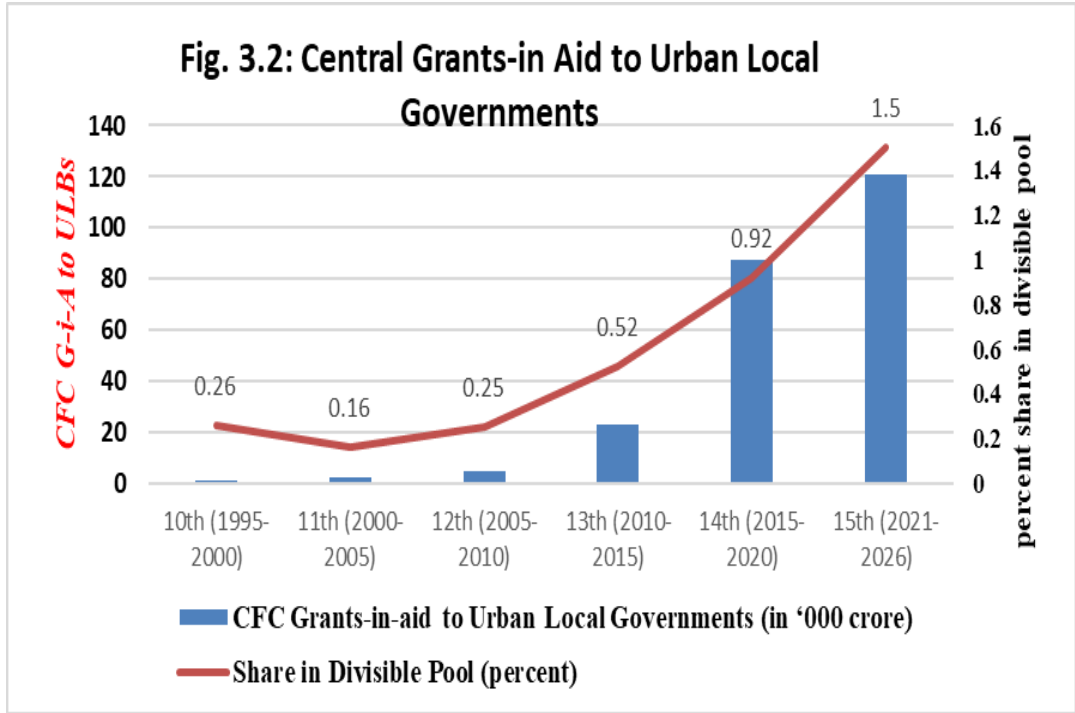
جدول 4 سے یہ واضح ہے کہ مرکزی مالی کمیشن نے 112010 سے 2020 کے دوران دی گئی امداد میں 0.52 سے 0.92 فیصد کا اضافہ ہوا جو کہ ایک دہائی دوران تبدیل صرف 40 فیصد کی ہوئی ہے۔ 182017 کے معاشی سروے کے مطابق ہندوستان کو ایک اندازہ کے مطابق 4.5 کھرب امریکی ڈالر آئندہ 25 برسوں 2040 تک کے دوران سرمایہ کاری کے لیے درکار ہوں گے تاکہ معاشی ترقی کیلئے بنیادی سہولتیں (انفراسٹرکچر) کو فراہم کیا جاسکے۔

اس تناظر میں یہ واضح نہیں ہے کہ بلدی مالیہ پر موجودہ دی جانے والی توجہ کافی نہیں ہوگی۔ اس کے باوجود 15 ویں مرکزی مالی کمیشن نے بلدیات کے لئے 1,21,005 کروڑ کی رقم مختص کی ہے۔ جو کہ جملہ منقسمہ حصے کا صرف 1.5 فیصد ہی ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ چودھویں مالی کمیشن کی جانب سے مختص کی گئی رقم کے مقابلے میں 78 فیصد زیادہ ہے۔ جو کہ 2015-16 تا 2020 کی لیے دی گئی تھی۔ یہ ایک مثبت بہتری ہے۔ 39.2 لاکھ کروڑ کی سرمایہ مشغولیت کے لئے، تاکہ بنیادی سہولتیں جیسے کہ سڑکیں، سیوریج (زیر زمین نالیوں) گلی کوچوں میں روشنی، فضلہ کے انتظام اور صفائی کی سہولتوں کے علاوہ تالابوں اور 2050 تک بڑھنے والی آٹھ سو بلین سے زیادہ شہری آبادی کے لیے۔ ہندوستان میں تمام شہری بلدی اداروں کو اپنا بجٹ (موازنہ) بنانے کا اختیار ہے جس میں مقامی حکام اور مقامی نمائندے آئندہ سال کے لیے منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ ہندوستان کے تمام مقامی اداروں کے لئے موازنہ سازی ضروری ہے۔ موازنہ میں بلدی کارپوریشن کی منصوبہ بندی

اور ترجیحات جھلکتی ہیں۔ شہروں کی بڑھتی اہمیت اور ان پر بڑھتی توجہ کے باوجود مقامی اداروں میں

موازنہ سازی کا فائدہ مالی اختیارات کی تقسیم سے ہوتا ہے، پر خاص توجہ نہیں دی گئی ہے جس کے وہ

مستحق ہیں (24)۔



جدول 3.5: مندرجہ ذیل جدول سے مختلف ریاستوں میں بلدی مالیہ کی کیفیت سال 2010-11 سے 2017-18 کا علم ہوتا ہے

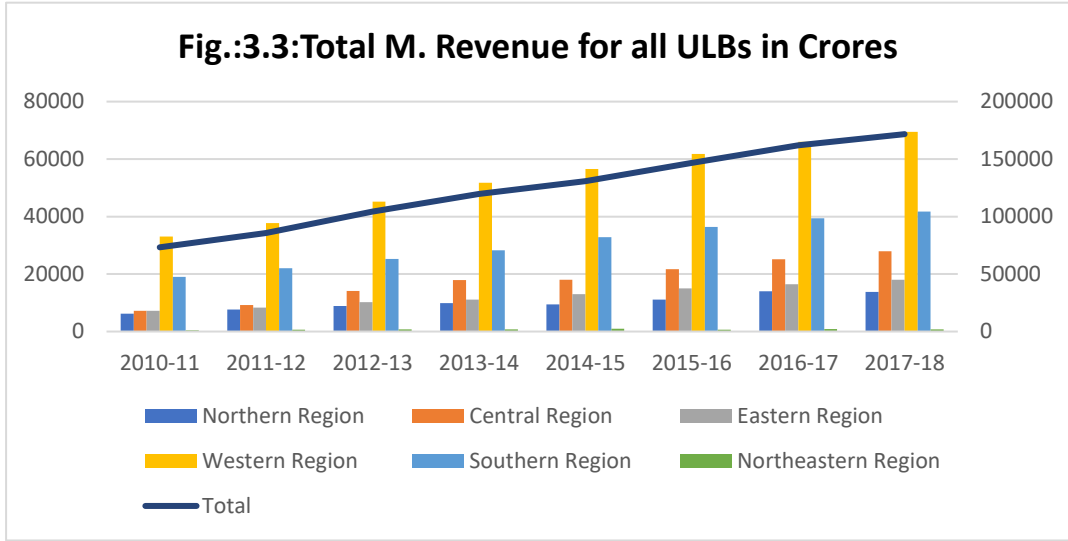
ہے

Table: 3.5 Aggregate Municipal Revenue across the country (2010-11 to 2017-18)

Amounts in Crore rupees

2017-18	2016-17	2015-16	2014-15	2013-14	2012-13	2011-12	2010-11	
3886.7	3969.6	3296.4	3142.0	2125.5	2017.4	1746.1	1824.3	Andhra Pradesh
25.2	17.1	6.3	9.5	8.9	NA	NA	0.2	Arunachal Pradesh
222.8	263.2	144.3	271.1	242.6	255.5	260.8	227.1	Assam
2149.8	1944.3	1884.6	1792.8	1462.3	1389.5	1042.2	833.7	Bihar
2330.5	2074.9	1398.1	864.2	856.9	823.1	220.9	177.0	Chattisgarh
174.0	120.7	102.7	87.1	87.1	158.6	NA	NA	Goa
20818.1	16892.9	14068.7	13964.0	12939.4	9573.0	7950.3	7615.8	Gujarat
3883.8	3434.1	2437.6	1608.9	1954.6	2457.2	2154.4	1583.8	Haryana
361.6	671.6	336.1	197.3	312.5	260.1	163.4	135.9	Himachal Pradesh
716.0	705.4	687.8	691.9	491.5	397.2	472.0	414.0	Jammu and Kashmir
1679.1	1882.5	1653.8	1182.5	504.3	603.7	NA	NA	Jharkhand
14855.1	14274.8	13822.2	12489.1	11154.0	10132.9	9460.6	7585.5	Karnataka
3625.2	3461.8	3032.3	2417.5	2160.3	1727.2	2090.8	1265.5	Kerala
12324.5	11683.0	10335.8	7563.8	7460.8	6051.2	2906.4	2143.8	Madhya Pradesh
48484.6	48988.3	47619.8	42494.3	38788.3	35464.6	29814.3	25471.1	Maharashtra
83.7	19.8	52.9	35.9	30.6	43.7	53.2	34.2	Manipur
20.2	23.5	18.5	19.8	19.0	32.6	27.4	19.2	Meghalaya
40.0	29.6	20.4	42.9	25.7	26.3	15.1	11.1	Mizoram
19.1	18.2	17.4	21.8	19.5	10.4	15.4	13.9	Nagaland
1759.1	1924.3	1898.5	1419.8	1609.1	1148.6	925.2	776.8	Odisha
3394.6	3686.9	3014.8	3214.9	3218.9	2425.0	2327.5	2025.2	Punjab
5397.2	5552.2	4601.2	3738.5	3875.6	3395.7	2490.7	2065.2	Rajasthan
20.6	20.3	17.4	9.8	8.4	8.2	NA	NA	Sikkim
14892.7	13206.0	12400.1	10956.2	9433.5	8285.3	6493.7	6312.1	Tamil Nadu
4502.1	4458.5	3800.5	3799.3	3357.5	3122.7	2224.2	2008.7	Telangana
355.9	540.1	409.8	624.6	368.1	431.2	279.7	164.5	Tripura
12238.2	10890.2	9370.6	9085.2	9145.4	6855.5	5914.8	4712.9	Uttar Pradesh
1021.9	533.2	624.6	473.7	410.5	366.7	208.5	200.4	Uttarakhand
12415.0	10691.9	9505.7	8575.9	7549.3	7013.1	6369.6	5637.9	West Bengal
171697.1	161978.9	146578.5	130794.0	119620.2	104476.1	85627.2	73259.8	Total

Source: State of Municipal Finances in India, ICSSR, p 39.



جدول 5 میں مجموعی بلدی مالیات سے متعلق مواد 2010-11 سے 2017-18 کے متعلق ہے

- مزید یہ کہ یہ سب کچھ مندرجہ بالا جدول میں بھی بتایا گیا ہے جو کہ ہندوستان کے علاقائی کونسل نے دیا ہے۔ بعد میں یہ محسوس کیا گیا ہے کہ مرکزی علاقہ (چھتیس گڑھ، اتر کھنڈ، اتر پردیش اور مدھیہ پردیش) نسبتاً دوسرے علاقوں سے بہتر موقف رکھتے ہیں۔ مالی سال 2010-11 میں اس علاقہ میں مجموعی بلدی مالیہ 7234 کروڑ ہے جس میں 2017-18 میں بڑھ کر 15127.9 کروڑ روپے ہوئے۔ مجموعی طور پر اس علاقے میں 2010-11 سے 2017-18 کے دوران بلدی مالیہ میں 286 فیصد کا اضافہ ہوا۔ اس طرح مشرقی شمال، جنوبی مغربی اور شمال مشرقی علاقوں میں نمو کی شرح بالترتیب 149, 121, 120, 110 اور 63 فیصد تھی۔ اس کے علاوہ مغربی علاقہ میں شہری مقامی اداروں کی مجموعی مالی صحت میں گراوٹ (گوا، گجرات اور مہاراشٹر) میں

بتدریج اضافہ ہوا، اس طرح جنوبی علاقہ (آندھرا پردیش، تلنگانہ، کرناٹک، کیرالا اور تامل ناڈو)

میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔

جدول 3.6: ہندوستانی بلدیاتی اداروں کی مجموعی مالی حیثیت (2002-18)

Table 3.6: Overall Fiscal status of Indian ULBs (2002-18)

Municipal own revenue	Municipal taxes as % of combined tax revenues of centre, states and local	Municipal Expenditure as % of GDP	Municipal Revenue as % of GDP	Financial Year
0.37%	2.4%	1.08%	1.05%	2002-03
0.52%	1.7%	1.09%	1.02%	2007-08
0.50%	1.8%	0.83%	1.05%	2012-13
0.50%	1.8%	0.78%	1.00%	2017-18

ماخذ: پندرہویں مرکزی مالی کمیشن

جدول 3.7: ہندوستان کی چھ سب سے بڑی میونسپل کارپوریشنوں کی مالیات (لاکھ روپے میں)۔

Table 3.7: Finances of six Largest Municipal Corporations of India

% Change	Municipal Expenditure		% Change	Municipal Revenue		Municipal Corporation
	2017-18	2012-13		2017-18	2012-13	
24.94%	15740.6	12598.4	31.88%	18601.2	14104.3	Mumbai
-9.56%	4476.7	4950.0	64.64%	6371.5	3870.0	Bengaluru
61.00%	4165.8	2587.4	59.37%	5379.7	3375.7	Hyderabad
46.75%	4838.2	3297.0	50.57%	8006.5	5317.4	Ahmedabad
105.84%	9444.5	4588.3	81.33%	8704.9	4800.5	Chennai
22.61%	8468.2	6906.8	23.61%	8976.1	7261.8	Kolkata

ماخذ: ہندوستان کے میٹروپولیٹن شہروں میں میونسپل کارپوریشنز کی مالیات، ICRIER ٹیم،

-2019

جدول 6 میں بیان کردہ حقائق اور اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ میونسپل آمدنی ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کے فیصد کے طور پر 2002-03 میں 1.05% تھی اور 2017-18 میں یہ 1.00% تک پہنچ گئی۔ اسی طرح، مرکز، ریاست اور مقامی کی میونسپل مشترکہ ٹیکس آمدنی 2002-03 میں 2.4% سے کم ہو کر 2017-18 میں 1.8% ہو گئی ہے۔ لیکن امید کی کرن میونسپل کی اپنی آمدنی میں ہے، کیونکہ یہ 2002-03 میں 0.37% سے بڑھ کر 2017-18 میں 0.50% ہو گئی ہے۔

3.3 شہری حکمرانی اور ہندوستان کے بڑے شہری مقامی اداروں کی مالی پوزیشن

Urban Governance and Financial Position of Major Urban Local Bodies of India

اس رجحان کو سمجھنے کے لیے، محقق نے ملک کی چھ بڑی میونسپل کارپوریشنز کا انتخاب کیا ہے۔ مندرجہ بالا جدول میں، یہ واضح طور پر نظر آتا ہے کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کی کل آمدنی اور اخراجات میں بالترتیب کافی (31.88%) اور تقریباً ایک چوتھائی (24.94%) فیصد تبدیلی دیکھی گئی ہے۔ اسی طرح، بنگلور و میونسپل کارپوریشن کے ریونیو حصے میں کافی اچھی فیصد تبدیلی (64.64%) دیکھی گئی ہے۔ تاہم، اخراجات کے حصے میں بہت معمولی (-9.56%) اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔ حیدرآباد شہر نے اپنے اخراجات میں تقریباً دو تہائی (61%) تبدیلی کا تجربہ کیا ہے جب کہ آمدنی والے حصے میں بھی نصف سے زیادہ (59.37%) کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔

گجرات کے دارالحکومت احمد آباد نے گزشتہ سالوں (2012-18) میں اپنی کل آمدنی میں 50.57% تبدیلی دیکھی ہے، اس کے اخراجات میں تقریباً نصف (46.75%) فیصد تبدیلی کی اطلاع ملی ہے۔ چینی اپنی آمدنی اور اخراجات میں بالترتیب (81.33%) اور (105%) تبدیلی کے ساتھ سرفہرست رہا۔ آخر میں، کولکاتا میونسپل کارپوریشن نے اپنی آمدنی اور اخراجات میں اسی مناسبت سے 23.61% اور 22.61% کی فیصدی تبدیلی دیکھی ہے۔

2011 کی مردم شماری کے مطابق، چینی میونسپل کارپوریشن کی آبادی 87.28 لاکھ تھی اور یہی 2022 میں 115.03 لاکھ تک پہنچنے کی امید ہے۔ ایک دہائی کے دوران آبادی میں اضافہ 31% ہے۔ میونسپل کارپوریشن کی کل آمدنی اور اخراجات میں سال 2012-18 کے دوران اچھی فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، مختلف شہری نظم و نسق کے مسائل ہیں جن کا چینی میں شہری آبادی میں اضافہ، یعنی نکاسی کا مسئلہ اور پانی کی کمی کی وجہ سے کافی نقصان ہوا ہے۔ اس کی حد 2020 کے سیلاب کے دوران اس حد تک دیکھی گئی کہ ہندوستان کے نیشنل گرین ٹریبونل نے اس پر سوموٹو ایکشن لیا اور ریاستی حکومت سے رپورٹ طلب کی۔ تمل ناڈو کی حکومت نے اپنی رپورٹ میں اس کی متعدد وجوہات کو درج کیا ہے جن میں تجاوزات، ناقص نکاسی کا نظام، تیزی سے شہری کاری جس کے نتیجے میں زمین کے نمونے بدلتے ہیں۔ روایتی ٹینکوں سے اضافی پانی کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ کیچمنٹ ایریاز سے سیلابی پانی کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے کے لیے مناسب نکاسی آب کے نظام کے لیے ضروری ایڈجسٹمنٹ کیے بغیر، زمین کے استعمال کے پیٹرن میں تبدیلیاں

کی گئیں جس کے نتیجے میں بڑے سیلاب آئے (25)۔ چنئی میں آبی ذخائر کی تعداد میں نمایاں کمی اور سطح کے رقبے میں کمی دیکھی گئی ہے، جس سے بڑے پیمانے پر شہر کی زیر زمین پانی بھرنے کی صلاحیت متاثر ہوئی ہے کیونکہ 1893 میں آبی ذخائر کی تعداد 60 تھی اور سال 2017 میں، صرف 28۔ نتیجتاً، رہائشی لوگ چنئی کے شہری علاقوں میں پینے کے پانی اور متفرق مقاصد کے لیے درکار پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ ان کا مکمل انحصار پرائیویٹ ایجنسیوں کے ذریعے چلائے جانے والے واٹر ٹینکرز پر ہے جو دوسرے علاقوں سے پانی لاتے ہیں، جو بعد میں شہریوں پر بڑا مالی بوجھ بنتے ہیں۔ آبادی میں اضافے کی وجہ سے چنئی شہر کو بیمار کرنے والا ایک اور مسئلہ میونسپل سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ہے۔ تلف کرنے کی نشاندہی کی گئی جگہیں، کوڈنگائیور اور پیرونگڈی، صحت کے لیے خطرہ ثابت ہونے والی اپنی حد سے کہیں زیادہ ہیں۔ اسی طرح، جب سڑکوں اور نقل و حمل کے طریقہ کار کی بات آتی ہے، تو نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے مطابق، 2015-2019 کے دوران سڑک حادثات میں 5880 افراد ہلاک ہوئے۔ مزید برآں، حادثات میں زخمی ہونے والوں کی تعداد 35,784 ہے۔

حیدرآباد میونسپل کارپوریشن 2011 کی مردم شماری کے مطابق 67.31 لاکھ لوگوں کے لیے نظم و نسق کو یقینی بنانے کے لیے ذمہ دار ہے، 2022 میں یہ تعداد 81 لاکھ تک پہنچنے کی امید ہے۔ شہر میں شہری کاری میں زبردست اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اگرچہ میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ فراہم کردہ مالیاتی اعداد و شمار سالوں کے دوران اس کی آمدنی میں اضافہ کو ظاہر کرتے ہیں، لیکن

حیدرآباد میں شہری نظم و نسق سے متعلق مسئلہ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ حیدرآباد شہر کو کئی سالوں سے نکاسی آب کے مسائل کا سامنا ہے جس کی وجہ کئی عوامل ہیں جن میں غیر منصوبہ بند تعمیر، نکاسی آب کے نظام کی ناکافی چوڑائی وغیرہ شامل ہیں۔ ایک صدی کے بعد سے پورے ڈرین اور سیوریج سسٹم میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ موسمی ندی میں تباہ کن سیلاب کے بعد بلکہ، یکے بعد دیگرے حکومتوں نے محض اضافہ ہی کیا ہے۔ 2021 میں، شہر نے سیلاب جیسی صورتحال دیکھی ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف روزی روٹی میں خلل پڑا ہے بلکہ جانی نقصان بھی ہوا ہے۔ شہر کے وسط میں صنعتی شعبے کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ پر دینی علاقوں کی وجہ سے مختلف ریاستوں سے لوگوں کی نقل مکانی ہوتی ہے جس سے آخر کار حیدرآباد میں موجودہ ٹرانسپورٹ سسٹم پر دباؤ پڑتا ہے⁽²⁶⁾۔ مزید برآں، پبلک ٹرانسپورٹ کے نظام میں کمی کی وجہ سے، انفرادی نقل و حمل نے پہلے سے گنجان سڑکوں کو مزید خراب کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ میٹرو ریل بھی پورے شہر میں اچھی طرح سے منسلک یا قابل رسائی نہیں ہے۔ ٹرانسپورٹ سسٹم میں اس ناقص اور مسلسل ٹریفک جام کی وجہ سے شہر کی سڑکوں پر بھیڑ ایک عام مسئلہ ہے۔ 2022 میں، حیدرآباد میٹروپولیٹن واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ کے مطابق، شہر کے آٹھ بڑے آبی ذخائر میں پانی کی سطح میں کمی واقع ہوئی ہے جس سے شہریوں پر تباہی ہوئی ہے، جس سے انہیں پرائیویٹ ٹینکروں کے ذریعے پانی منگوانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

2011 کی مردم شماری کے مطابق، بنگلور شہر کی آبادی 86.35 لاکھ تھی جس میں زبردست اضافہ ہوا، 2022 میں یہ تعداد 131.93 لاکھ تک پہنچنے کی توقع ہے۔ تاہم، یہ مالیاتی اعداد و شمار اس حقیقت سے ہم آہنگ نہیں ہیں، جس سے شہر کے انتظام کی خراب حالت کی عکاسی ہوتی ہے۔ شہر کا موجودہ سیوریج سسٹم اور انفراسٹرکچر بارش کے بعد پیدا ہونے والے اضافی پانی کو سنبھالنے سے قاصر ہے۔ اصل میں، بنگلور کے طوفانی پانی کے ماڈل شہر بھر میں کٹنے والی تین وادیوں کی تکمیل کے لیے تیار کیے گئے تھے۔ کورامنگلا-چلگھٹ، میبل، اور ورشابھادتی۔ وہ اس وقت تک موثر تھے جب تک کہ شہر کی آبادی ایک خاص حد کے اندر رہتی ہے (27)۔ جہاں تک شہر کی سڑکوں کا تعلق ہے، سٹی پولیس نے ٹریفک جام اور سڑک حادثات کی وجوہات بتاتے ہوئے ریاستی حکومت کو 567 صفحات پر مشتمل رپورٹ پیش کی تھی۔ رپورٹ کے مطابق شہر خراب روڈ ویز کے مسئلے سے دوچار ہے اور موجودہ روڈ ویز کی حالت ابتر ہے۔ اس تحقیق میں گڑھے والے 518 مقامات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ کمار سوامی لے آؤٹ، بنا سوادی، وائٹ فیلڈ، مائیکولے آؤٹ، ہلیماو اور آرٹی نگر کے ٹریفک پولیس اسٹیشنوں میں سب سے زیادہ گڑھے والی سڑکیں ہیں۔ "گڑھے ٹریفک جام اور حادثات کا باعث بنتے ہیں، بنیادی طور پر دو پہیہ گاڑیوں کے سواروں کے لیے۔ رپورٹ میں مشورہ دیا گیا ہے کہ ایسی سڑکوں کو جلد از جلد دوبارہ بنایا جائے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ 78 شاہراہوں کو گاڑیوں کے ذریعے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ ان کی مناسب دیکھ بھال نہ کی جائے تاکہ حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ سڑکوں کی خراب حالت کے باعث 2019 میں 810

واقعات میں 832 افراد ہلاک ہوئے، 2020 میں 655 افراد ہلاک اور 632 حادثات میں،
2021 میں 632 حادثات میں 655 افراد ہلاک ہوئے (28)۔

ہندوستان کی تین دیگر سب سے بڑی میونسپل کارپوریشنوں کا تجزیہ کرنے پر، دستیاب اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ میونسپل کارپوریشنوں کی آمدنی اور اخراجات دونوں سالوں میں بڑھ رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں شہری علاقوں میں آبادی اور کاروباری سرگرمیوں میں اضافے کے ساتھ ٹیکس ریونیو، نان ٹیکس ریونیو، پراپرٹی ٹیکس اور میونسپلٹی کے اپنے ریونیو میں بھی اضافہ ہوا لیکن شہری آبادی میں اضافے کے مطابق نہیں (29)۔ اس کے پیچھے سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ میونسپل کارپوریشن کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی آمدنی کا حصہ خود طے کر سکے کیونکہ یہ اختیار آرٹیکل X243 کے تحت ریاستی حکومت کے پاس ہے (30)۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن میں سال 2011 میں آبادی 184.64 لاکھ تھی، جو کہ سال 2022 میں بڑھ کر 209.61 لاکھ ہونے کی توقع ہے، احمد آباد میونسپل کارپوریشن کی 2011 میں 64.12 لاکھ، 2022 میں 84.50 لاکھ تک پہنچنے کی توقع ہے جبکہ اعداد و شمار 140.85 لاکھ ہیں۔ 2011 میں کوکٹہ میونسپل کارپوریشن کے لیے 151.33 لاکھ تک جانے کی امید ہے۔ ان میونسپل کارپوریشنوں سے متعلق بڑے شہری مسائل میں نکاسی کا نامناسب نظام، پانی کا جمنا، سیلاب، بڑھتی ہوئی آبادی سے نمٹنے کے لیے ناکافی انفراسٹرکچر شامل ہیں۔ ممبئی اور کوکٹہ ہندوستان کے قدیم ترین شہروں میں سے کچھ ہونے کی وجہ سے خاص طور پر کچی آبادیوں کے مسائل کی وجہ سے مسائل کی ایک

صف میں ڈوب رہے ہیں۔ ممبئی شہری اور صفائی ستھرائی کے مسائل کا مترادف بن گیا ہے۔ شہر میں آبادی کی زیادہ کثافت کچرا اٹھانے کے ناقص طریقہ کار سے دوچار ہے جس کی وجہ سے صحت کے متعدد مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ مناسب صفائی اور کچرے کو ٹھکانے لگانے کے لیے معمولی اقدامات کیے گئے ہیں (31)۔

نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے مطابق، سال 2019 میں، ممبئی شہر نے ہندوستان کے 53 شہروں میں سب سے زیادہ سڑک حادثات میں ہلاکتیں دیکھی ہیں۔ 9246 اموات۔ کوکاتہ شہری کاری کی وجہ سے زبردست دباؤ سے گزر رہا ہے۔ شہر میں ٹھوس فضلہ کے انتظام کا غیر تسلی بخش نظام بھی ہے جہاں مسائل سے نمٹنے کے لیے روایتی طریقوں کو جدید بنانے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، کوکاتہ میں تعمیر شدہ علاقے 1990 میں 22 فیصد سے بڑھ کر 2000 میں 31.4 فیصد ہو گئے جو 2010 میں 44.2 فیصد ہو کر 2020 میں 55.7 فیصد ہو گئے۔ گرمی کے جزیرے کا اثر شہر کے سالانہ اوسط زمین کی سطح کے درجہ حرارت کی وجہ سے ہوا ہے، جس میں اضافہ ہوا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں اور شہری کاری کی وجہ سے گزشتہ تین دہائیوں میں 4.72 ڈگری سیلسیس تک۔ یہ پودوں اور جانوروں دونوں میں گرمی کی تکلیف کا سبب بنتا ہے (32)۔ احمد آباد میونسپل کارپوریشن میں بھی صورتحال بہت مختلف نہیں ہے۔ شہر کو ان ہی مسائل سے نمٹنا پڑتا ہے جیسے دیگر کارپوریشنز بشمول نکاسی آب کا بہاؤ، سیلاب وغیرہ، بنیادی طور پر شہری پھیلاؤ کی وجہ سے۔ شہر میں سڑک حادثات میں اموات کی شرح میں 6 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو شہر کی سڑکوں پر زیادہ

اموات کی نشاندہی کرتا ہے، دو سال 2019 اور 2020 کے دوران 13,456 اموات ہوئیں۔
 مشرقی علاقوں میں حادثات کا زیادہ تناسب دیکھا جاتا ہے۔ شہروں کے کچھ حصے جب مغربی حصوں
 کے مقابلے میں بھاری گاڑیوں کی نقل و حرکت سے منسوب ہیں (33)۔

3.4 ہندوستان میں اشیاء و خدمات پر ٹیکس کا دور اور بلدی مالی

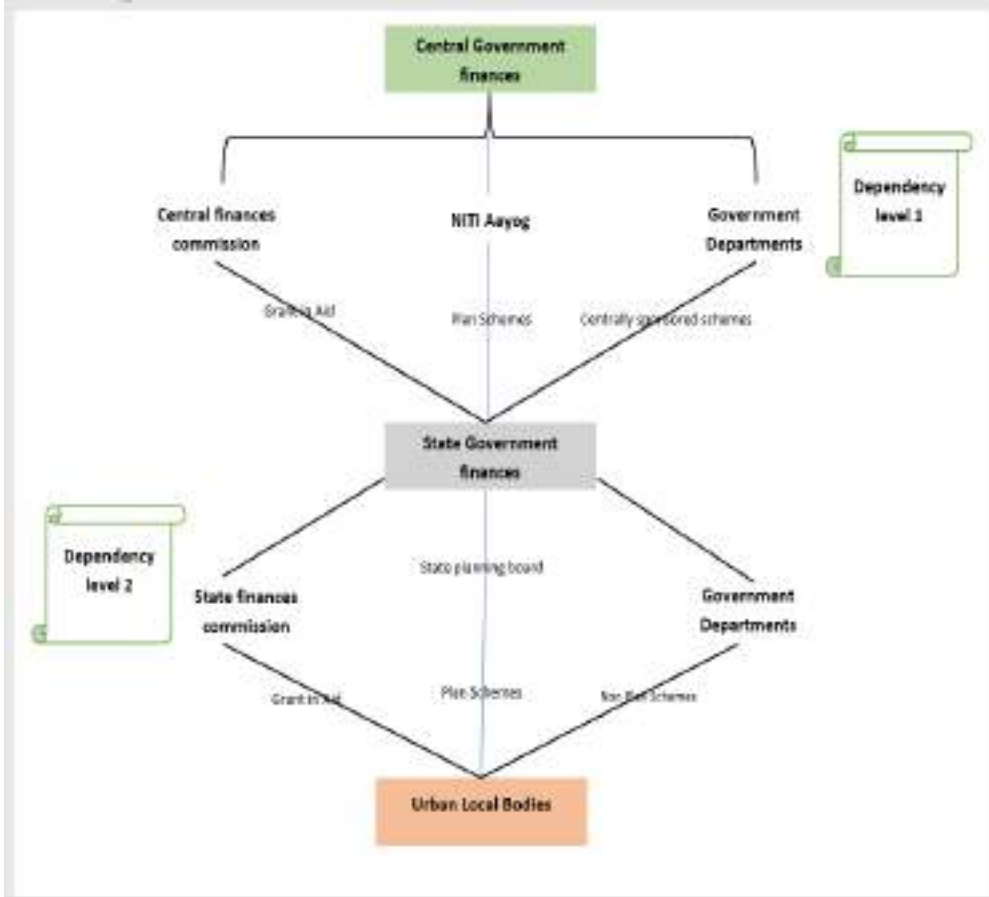
The Era of Goods and Services Tax 2017 and Municipal Finances of India

اشیاء و خدمات پر ٹیکس (جی ایس ٹی) کا اثر بلدی شہری اور مقامی اداروں کے مالیہ پر بھی پڑا۔ حکومت
 ہند نے اس کا نفاذ 2017 میں کیا "ایک قوم ایک ٹیکس" کی پالیسی کے طور پر یہ واحد ٹیکس ہے
 جس کا نفاذ پیداوار اور خدمات کی پیداکنندگان سے گاہک کو فراہمی پر ہوتا ہے۔ اس ٹیکس سے کئی
 براہ راست ٹیکس ختم ہو گئے۔ ان اصلاحات کا بڑا مقصد کئی محصولات کو ایک واحد چھتری کے
 تحت لانا تھا۔ ایک طرف اس ٹیکس سے معیشت سے کئی ٹیکس کو ختم کرنے میں مدد ملی اور سب
 کو پورے ملک میں ایک ٹیکس میں ضم کر دیا (34)۔ جبکہ دوسری جانب پورے ملک میں اس کا اثر
 بلدی مالیہ پر پڑا۔ بلدی اداروں پر اس کے اثرات کا اندازہ انڈین کونسل آف ریسرچ برائے بین
 الاقوامی معاشی تعلقات (ICRIER) کی رپورٹ جو کہ 15 ویں مالی کمیشن کو دی گئی تھی، سے
 ظاہر ہوتا ہے 2012 میں مجموعی بلدی مالیہ 0.49 فیصد تھا۔ جی ایس ٹی کے نفاذ کے بعد یہ کم

ہو کر 2017-18 میں 0.45 فیصد ہوا۔ مزید یہ کہ بلدیہ کی جانب سے مالی وسائل کو جمع کرنے کی اہلیت میں جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے جو 2012-13 میں 23 فیصد تھا 2017-18 میں گر کر 8.5 فیصد ہو گیا۔ جی ایس ٹی کے نتیجے میں بلدیہ کی آمدنی کم ہو گئی اور تمام مقامی محصول سوائے محصول جائیداد کے۔ ICRIER نے بھی کہا ہے اور زور دیا ہے کہ 53 میٹر پالیٹین شہروں کے 37 بلدی کارپوریشن جن کی آبادی 10 لاکھ سے زیادہ ہے۔ حتیٰ کہ کارپوریشن کی خود کی آمدنی جو 2012-13 میں 67.3 تھی 2017-18 میں گھٹ کر 51.6 فیصد ہو گئی۔ جس کے نتیجے میں بلدیات کا انحصار ریاستی حکومت اور بیرونی ذرائعوں پر بڑھ گیا (35)۔ اس کے علاوہ عظیم تر بلدی کارپوریشن حیدرآباد (GHMC) اور ممبئی کی عظیم تر بلدی (BMC) کی کارکردگی بھی متاثر ہوئی ہے۔ جی ایس ٹی کے پہلے ہی سال میں GHMC کو 4 ہزار کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ چونکہ VAT کی شرح 4 فیصد سے بڑھ کر 18 فیصد ہو گئی۔ اس کے علاوہ سروس ٹیکس تمام خدمات اور نگہداشت کے کام پر بھی ٹیکس 15 فیصد سے بڑھ کر 18 فیصد ہو گیا۔ 27-GHMC ہی کی طرح ممبئی کی کارپوریشن نے بھی چنگی کو جی ایس ٹی کی وجہ سے ختم کر دیا جبکہ اس سے اوسطاً 35 فیصد آمدنی ہوا کرتی تھی۔ چنگی سے اسے 2015-16 میں 62,762 ملین، 2016-17 میں 72,44 ملین کی آمدنی ہوئی تھی جو 2017-18 میں گھٹ کر صفر ہو گئی۔ 28- اس اکیسویں صدی میں جہاں ساری دنیا میں شہری مقامی اداروں کو واجبی

خود مختاری ملی ہے، وہیں ہندوستانی شہری مقامی اداروں کا تجربہ مختلف ہے۔ جس کو 3.4 ذیل کی شکل سے واضح کیا گیا ہے۔

شکل 3.4 ہندوستان کے بلدیاتی اداروں کے انحصاری حالات کو رونما کرتی ہے



ہندوستانی شہری مقامی اداروں کو مشکل مراحل سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ انہیں مؤثر اختراعی سچاؤ ڈھونڈنا پڑ رہا ہے۔ ہندوستان میں بڑھتے شہریانے سے نمٹنے کے لئے بہتر عوامی خدمات کے مطالبات اور گھٹتی مرکزی امداد کے باوجود شہری انتظامیہ مؤثر ذرائع کی تلاش میں ہے، چونکہ

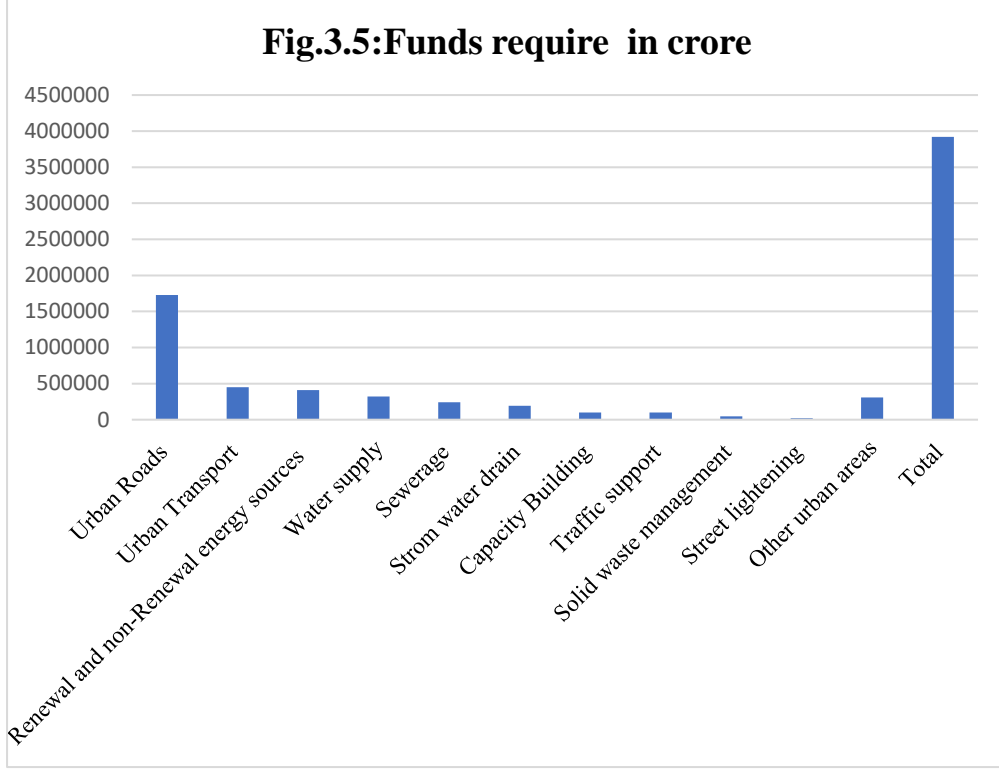
بلدیات کے اپنے ذرائع آمدنی محدود ہو گئے ہیں، خصوصاً ملک کے چھوٹے شہری مقامی اداروں کو۔ دوسری طرف ہندوستان میں شہری حکمرانی کو استحکام دینے کے لیے شہری سہولتوں (انفراسٹرکچر) کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ اختیاری معاشی کمیٹی (HPEC) جس کو UPA حکومت نے قائم کیا تھا، نے حسب ذیل سفارشات دی تھی۔

جدول 3.8: شہری انفراسٹرکچر کے لئے درکار سرمایہ کاری سن 2011 سے 2031

Table 3.8: Urban Infrastructure Investment Requirement (2011-31)

نمبر شمار	سیکٹرز	درکار مالیت (کروڑ روپیہ میں)
1	شہری سڑکیں	1728941
2	شہری نقل و حمل	449426
3	قابل تجدید اور ناقابل تجدید ذرائع توانائی	408955
4	سربراہی آب	320908
5	نالیوں (سیوریج)	242688
6	سیلابی پانی کا بہاؤ	191031
7	تعمیری صلاحیت	101759
8	ٹریفک کا سہارا	97985
9	انتظام ٹھوس فضلہ	48582
10	گلی کوچوں کی روشنی	18580
11	دیگر شہری علاقے	309815
12	جملہ	3918670

Source: High powered economic committee 2011



دوسری طرف اس جدول اور شکل سے پتہ چلتا ہے کہ شہری بلدی سہولتوں کے لئے مزید سرمایہ کاری کی ضرورت ہے تاکہ شہری آبادی کے مطالبات کی تکمیل ہو سکے۔ ایسی صورت میں حکومتوں کی اعلیٰ صلاحیتوں حکومتوں کو چاہیے کی وہ کارکردگی کے اس عدم توازن کو بلدیات سے ختم کرے۔ اس کے علاوہ شہری مقامی اداروں کو مکمل مالی اختیارات اور خود مختاری ایک مضبوط نگرانی اور توازن کے نظام کے تحت بلدیات کو دے۔ اس طرح ان کی مالی حالت بہتر ہوگی اور وہ اپنے مالیہ کو خود طے کر سکیں گے۔ چنانچہ شہری حکمرانی کی خود اختیاری کا خواب حقیقی معنوں میں پورا ہو سکے گا۔

3.5 ہندوستان میں بلدی حساب کتاب اور تنقیح کا میکا نیزم

Municipal Accounting and Auditing Mechanism in India

مالی انتظامیہ کا ایک اہم پہلو حساب کتاب اور تنقیح ہے۔ اور یہ مالی انتظامیہ کے استحکام اور بقا میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔ مزید یہ کہ طاقتور اور مؤثر حساب کتاب اور تنقیح سے شفافیت اور جواب دہی میں مدد ملتی ہے اور یہ ایک چھوٹے کردار سے لے کر اعلیٰ پیچیدہ نظام حکمرانی کے لیے بھی بہتر حکمرانی کے لیے بھی ایک علامت ہے۔ یہ ادارے حکومت کی تیسری سطح ہیں جو کہ عوام کی نچلی شہر کی سطح پر خدمات انجام دیتے ہیں۔ اس عمل میں مقامی شہری ادارے شہریوں کو مالی معاملات کے لئے شہریوں کو جوابدہ ہیں۔ 1992 میں 74 ویں دستوری ترمیم کے نتیجے میں شہری مقامی اداروں پر اب نگرانی ہو رہی ہے۔ اور ان کے حساب کتاب تنقیح کے نظام کو طویل عرصہ سے جدید بنایا گیا ہے۔ 2001 میں ہندوستان کی سپریم کورٹ نے مفاد عامہ کی ایک درخواست کو سنتے ہوئے بلدیہ کے حساب کتاب و تنقیح جس میں خامیوں کو پایا اور حکومت ہند کو حکم صادر کیا کہ صحیح حساب کتاب اور تنقیح کے لیے قواعد و ضوابط وضع کیے جائیں جن سے کئی خدمات کی پوری لاگت پکڑ میں آئے۔ اس کے بعد جون 2001 میں وزارت مالیہ نے حکومت مقامی کو امداد دینے کے لئے رہنمایانہ اصول وضع کیے۔ CAG نے اپنے سفارشات میں بلدیہ کے بجٹ کی قسموں کا تعین کیا اور ان کی خدمات کی لاگت بھی مقرر کی گئی۔ وزارت شہری ترقی نے CAG کی سفارشات کو بنیاد بنا

کر نیشنل میونسپل اکاؤنٹس مینول (NMAM) کو تیار کیا۔ اس کو بنیاد بنا کر ریاستیں بھی بلدی حسابات اور تربیتی کے مینول کو تیار کیں۔ مرکزی حکومت نے بلدی حسابات کے رجسٹر میں حاصل ہونے والی امداد کے دوسرے اندراج کے طریقے کو اپنایا (36)۔ چنانچہ تب سے سے ہندوستان نے تمام شہری بلدی ادارے دوسرے اندراج کے طریقے کو اپنائے ہیں۔ اس طریقے کے تحت تمام آمدنیوں، لاگتوں اثاثوں، ادائیگیوں کا اندراج چاہے کسی مدت کے کیوں نہ ہوں اندراج جاری رجسٹر میں کریں ان کی ادائیگی چاہے کبھی بھی ہوتی ہو۔ دوسرے اندراج کا طریقہ حساب کتاب کو دوبارہ دیکھتا ہے۔ شہروں کی بڑھتی اہمیت کے باوجود ان پر توجہ بھی بڑھ رہی ہے

(37)

3.6 مطالعے کا محل وقوع

Locale of the Study Area

سابقہ ریاست اور موجودہ مرکزی زیر انتظام علاقہ جموں و کشمیر کو دو انتظامی صوبوں جموں اور کشمیر میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان دو صوبوں کو مزید 20 اضلاع اور ہر صوبے کو 10 اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق جموں و کشمیر کی جملہ آبادی 1.23 کروڑ تھی۔ جس میں سے دیہی آبادی 72.62 فیصد اور شہری آبادی 27.38 فیصد تھی۔ جموں و کشمیر کی آبادی 2011 کے ہندوستان کی آبادی کا ایک 1.04 فیصد تھی۔ اور 2021 میں اس کی آبادی کے

1.52 کروڑ کا امکان بتایا گیا تھا (38)۔ مقامی حکومت خود اختیاری سے مراد مقامی سطح پر حکومت ہے۔ جس کو ملک کے جمہوری نظام میں سہ درجاتی نظام بھی کہا جاتا ہے۔ جہاں پر علاقہ کی ترقی کا انتخاب مقامی سطح پر ہی کیا جاتا ہے۔ حکومت کی دوسری سطح کو ریاستی حکومت کہا جاتا ہے اور ان کی حکومت کو مرکزی یونین کی حکومت کہا جاتا ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ہندوستان میں حکومت مقامی کی ابتدا وادی سندھ کی تہذیب سے شروع ہو کر برطانوی عہد تک تھی۔ وقتاً فوقتاً تبدیلیوں کے ساتھ، تاہم ہمارے ملک میں مقامی حکومت خود اختیاری کی جڑوں کا آغاز 1687 ہی میں ہوئی تھی، جبکہ مدراس میونسپل کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا تھا۔ بعد میں اس پر عمل پورے ملک میں ہوا تھا۔ جہاں تک جموں کشمیر میں مقامی حکومت خود اختیاری کا تعلق ہے تو یہاں پر 1886 سے ہی اس کا آغاز ہو چکا تھا، جبکہ جموں کشمیر میونسپل ایکٹ نمبر 16، سن 1886 کے تحت دو بلدیات کا قیام جموں کشمیر میں عمل میں لایا گیا تھا۔ آج 2022 میں 78 حکومت مقامی کے ادارے بشمول 19 بلدی کونسلیں، 57 بلدی کمیٹیاں اور دو بلدی کارپوریشن جموں میونسپل کارپوریشن (جی ایم سی) اور سری نگر میونسپل کارپوریشن (سی ایم سی) ہیں۔ مقامی حکومت خود اختیاری کو نچلی سطح پر جمہوریت سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ ترقی میں اہم رول انجام دیتے ہیں، خصوصاً غریبوں کو اوپر اٹھانے سلسلے کی ترقی، بہتر صحت کے اقدامات، مقامی طبقات کے لیے شہری سہولتوں کے لئے کام کرتی ہے۔ 2011 کے اعداد و شمار کے مطابق جموں کشمیر کی شہری آبادی جملہ آبادی کی 33 فیصد تھی۔

اس طرح حکومت مقامی کو وسیع سطح پر کام کرنا ہے۔ جموں کشمیر میں تقریباً تمام بڑے شہر، گاؤں اور سیاحت کے مقامات مقامی حکومت اختیاری کے تحت ہیں (39)۔

3.6.1 جموں میونسپل کارپوریشن (جے ایم سی)

Jammu Municipal Corporation (JMC)

جموں کا عرض بلد اور طول بلد 33.73 شمال، 74.87 مشرق ارض بلد ہے۔ یہ علاقہ سطح سمندر سے 327 میٹر کی بلندی پر ہے۔ اوسط بلندی 1,073 فیٹ ہے۔ شوالک کی پہاڑیاں جہاں کہ جموں واقع ہے غیر مسطح بلندیوں کا حامل ہے۔ شوالک کا سلسلہ جموں کے شمال مشرق اور جنوب مشرق تک پھیلا ہے۔ جبکہ نزی کوٹا پہاڑیوں کا سلسلہ شمال اور مغرب میں ہے۔ جموں ضلع 21 تحصیل اور سات ڈویژن میں منقسم ہے۔ جبکہ بیس دیہی ترقیاتی بلاک اور آٹھ شہری مقامی ادارے ہیں بشمول جے ایم سی۔ سن 2011 کی مردم شماری کے مطابق اس ضلع کی آبادی 15 لاکھ تھی۔ جے ایم سی جموں ضلع کا ہی ایک حصہ ہے۔ جس کو کہ 5/ ستمبر 2003 سے مونسیپل کارپوریشن کا حصہ ہے، احکامات نمبر 46.SRO NO بتاریخ 18-02-2003۔ سری نگر کارپوریشن کی ذمہ داری 240 کیلو میٹر کی شہری علاقے پر محیط ہے، جس میں 5,76,195 شہری آبادی جو کہ جموں ضلع کی مجموعی آبادی کی $\frac{1}{3}$ ایک تہائی ہوتی ہے۔ جے ایم سی کے علاقے کو 75 بلدی حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق جے ایم سی کے ان وارڈس میں جملہ 5,76,195 افراد رہتے ہیں۔ مردوں کی تعداد کا فیصد 52.7 جبکہ خواتین کی آبادی 47.3

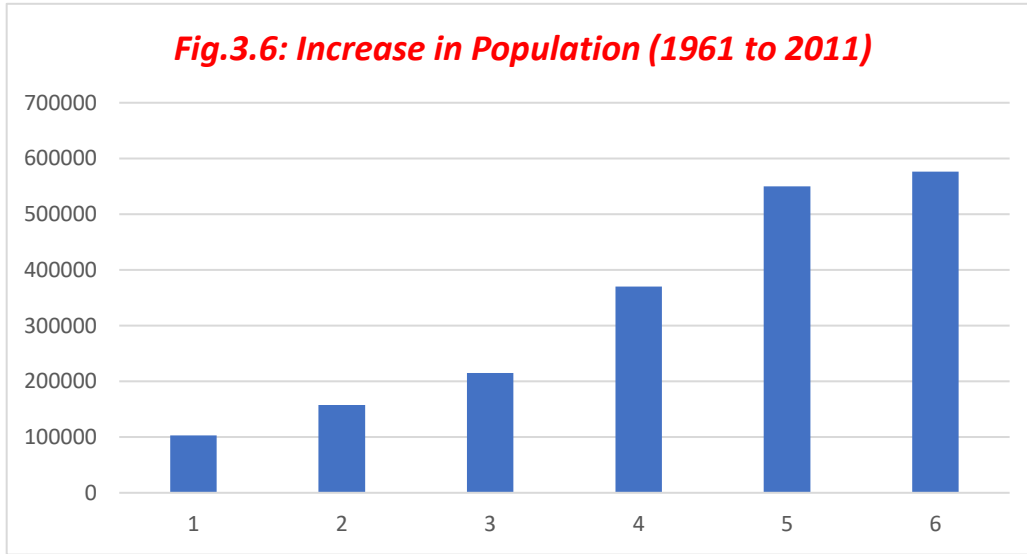
فیصد ہے۔ شہر کی اوسط خواندگی کی شرح 89.66 فیصد ہے، جو کی قومی اوسط 74 پوائنٹ چار فیصد سے کہیں زیادہ ہے۔ مردوں کی خواندگی کی شرح 93.13 فیصد اور خواتین کی خواندگی کی شرح 74.4 فیصد کا 85.82 فیصد ہے۔ جموں شہر میں 6 سال سے کم عمر بچوں کی آبادی 47.8 فیصد ہے۔ شہر میں کام گار کی آبادی 34 فیصد ہے۔ مرد مزدوروں کی تعداد جملہ مزدوروں میں 52 فیصد ہے جبکہ خاتون مزدوروں کا فیصد صرف 15 فیصد ہے۔ تقریباً 86 فیصد کام گار آبادی شہری شعبہ میں (شعبہ خدمات) روزگار پاتی ہے۔ جبکہ ابتدائی شعبہ میں صرف ایک فیصد آبادی روزگار سے ہے۔ شہر کی 20 فیصد آبادی آنے جانے والوں پر مشتمل ہے۔ 1981 اور 1994 کے درمیان کشمیر کی آبادی میں 225.90 کا اضافہ شہر یانہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ امن عامہ کی خراب صورتحال کے نتیجے میں بڑی تعداد میں آبادی نقل مکان بھی کی ہے۔ رہائشی آبادی کے علاوہ مائٹا ویشنودیوی کی زیارت کی وجہ سے آبادی کا بہاؤ بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ فوجی، نیم فوجی عملہ مرکزی حکومت کے عملہ کے قیام اور ان کے افراد خاندان کی وجہ سے بھی آبادی میں بے حد اضافہ ہوا ہے۔ مزید یہ کہ کشمیر میں قانون و نظم و ضبط کے مسائل کی وجہ سے مختلف مقامات سے خصوصاً راجوری، پونچھ، ڈوڈر، بھدر واہ، کشتواڑ وغیرہ سے لوگ نقل مکانی کر کے جموں شہر میں آباد ہو گئے ہیں جس کے نتیجے میں جموں شہر کی آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔ جس کا اثر کارپوریشن کے مالیہ اور فراڈ پر بھی پڑا ہے۔

جدول نمبر 3.9: 1961 سے 2011 کے درمیان جی ایم سی میں بڑھتی آبادی کا رجحان

Table 3.9: Trends of Population in JMC area since 1961-2011

<i>% Of Decadal Increase</i>	<i>Increase</i>	<i>Population</i>	<i>Year</i>	<i>S.NO.</i>
-	-	102738	1961	1
53.505	54970	157708	1971	2
36.161	57029	214,737	1981	3
72.285	155223	369960	1991	4
48.608	179831	549791	2001	5
4.803	26404	576195	2011	6

ماخذ مردم شماری 2011



جدول 8 کے چارٹ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جے ایم سی کے علاقہ میں آبادی میں کتنی تیزی سے

اضافہ ہوا ہے۔ 1961 میں آبادی صرف ایک لاکھ 2738 ہی افراد تھے جبکہ 2011 میں

آبادی بڑھ کر پانچ لاکھ 86 ہزار 195 ہو گئی۔ ان اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ جے ایم سی کی آبادی

ملک کے دیگر کارپوریشن کے مقابلہ میں نسبتاً کم ہی ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق

پنجاب کے لدھیانہ بلدی کارپوریشن اور امرتسر کارپوریشن کی آبادی 16,18,879 اور
11,32,383 تھی۔ جبکہ گڑگاؤں ہریانہ میونسپل کارپوریشن کی آبادی 8,86,519 تھی

(40)

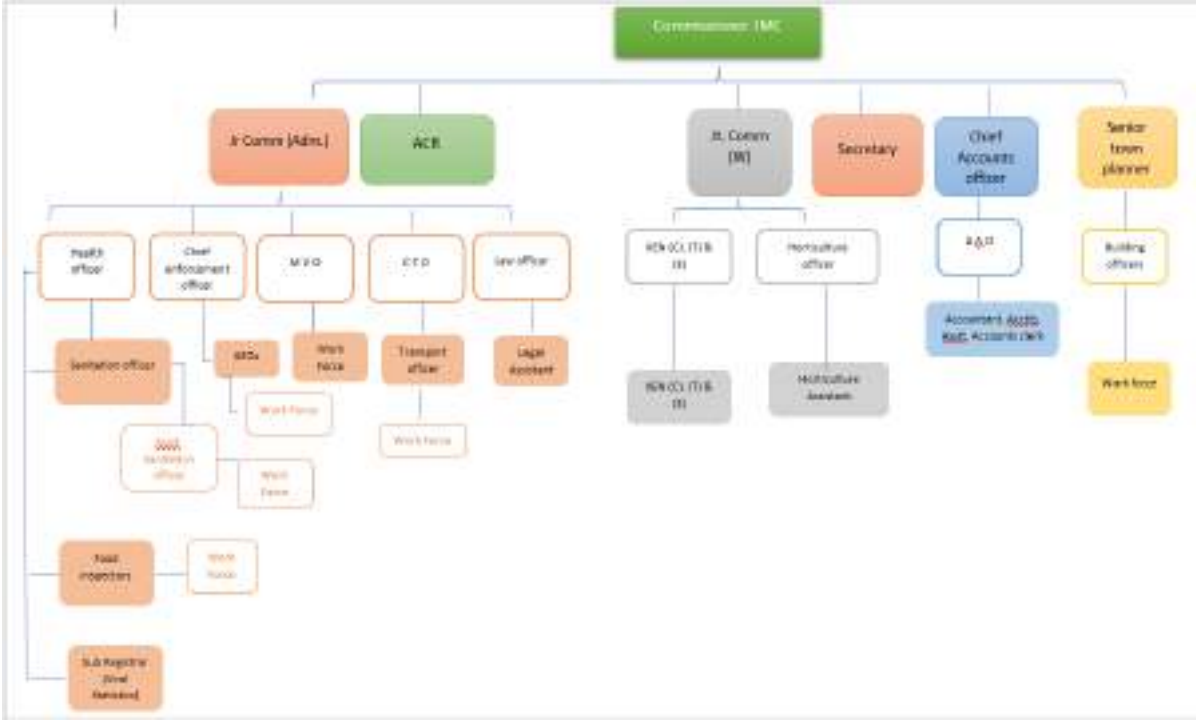
3.6.2 جموں بلندی کارپوریشن کے حکمران ادارے

The Governing Bodies of Jammu Municipal Corporation

جموں کارپوریشن کا ہم حکمران ادارہ میئر، نایب میئر، صدر نشین، سوچھ بھارت کمیٹی، صدر نشین
سماجی انصاف کمیٹی، کمشنر، سیکرٹری اکنہ اور شہری ترقی کا محکمہ، میونسپل کمشنر جے ایم سی پر مشتمل
ہوتا ہے۔ جے ایم سی کا سربراہ منتخب میئر ہوتا ہے۔ اور نظم و نسق کا سربراہ حکومت کا مقرر کمشنر
ہوتا ہے جس کا تعلق ای اے ایس رتبہ سے ہوتا ہے۔

3.6.3 جموں بلدی کارپوریشن کا نظم و نسق

Administrative Setup of Jammu Municipal Corporation



جدول 3.10: جموں میونسپل کارپوریشن کی آباری بلحاظ وارڈس درج ذیل ہیں۔

Table 3.10: Population Details of Jammu Municipal Corporation

Population in 2016	Population in 2011	Number of House holds	Name of Municipal Wards	S. No.
8585	7177	1460	Panjtirthi	1
8191	6848	1370	Jullakha Mohalla	2
10405	8699	1740	Mast Garh	3

5079	4246	867	Bhabrian	4
6308	5274	1050	TalabKhatika	5
6028	5040	1029	Gujjar Nagar	6
7673	6415	1309	Kanji House	7
13189	11026	2250	Dogra Hall	8
10039	8393	1713	Mohalla Ustad	9
9266	7747	1562	Pacca Danga	10
2905	2429	496	Mohalla Molhotra	11
8410	7031	1435	Krishna Nagar	12
9567	7998	1632	Resham Ghar	13
7216	6033	1231	Bhagwati Nagar	14
6247	5223	1066	Pratap Garh	15
13966	11676	2383	New Plot	16
5950	4974	1015	Ambphalla	17
11375	9510	1941	Sarwal	18
10689	8936	1824	Chand Nagar	19
11904	9952	2031	Gandhi Nagar (N)	20
9894	8272	1688	Gandhi Nagar	21
6880	5752	1174	Shastri Nagar	22
14485	12110	2471	Nai Basti	23
8689	7264	1482	Rehari Colony (N)	24
6378	5332	1088	Rehari Colony (S)	25
13240	11069	2259	Subhas Nagar	26
7823	6540	1335	Bakshi Nagar	27
10181	8512	1737	Gurah Bakshi Nagar	28
12197	10197	2081	Raipur Mangolia	29
9095	7604	1552	Talab Tillo (N)	30
10782	9014	1840	TalabTillo (S)	31
15284	12778	2608	Gole	32
13442	11238	2293	Shiv Nagar	33
3875	3240	661	Janipur (N)	34

5578	4663	952	Janipur (S)	35
9472	7919	1616	Janipur Central	36
18935	15830	3231	Janipur (W)	37
9323	7794	1591	Paloura	38
12344	10320	2106	Top Sherkhania	39
15551	13001	2653	Poonch House	40
11614	9710	1982	Bohri	41
9071	7584	1548	Nanak Nagar (W)	42
10592	8855	1807	Nanak Nagar (E)	43
13441	11237	2293	Nanak Nagar (N)	44
16591	13871	2831	Digiana	45
10355	8657	1767	Saniav Nagar	46
15416	12888	2630	Bahu (E)	47
6278	5249	1071	Bahu (W)	48
4732	3956	807	NarwalBala	49
11312	9457	1930	Channi Himmat	50
4537	3793	774	Channi Himmat Thanjar	51
11671	9757	1991	Channi Himmat Biza	52
9711	8119	1657	Channi Biza Sec (1 -4)	53
5161	4315	881	Channi Rama	54
9744	8146	1662	Deeli	55
10164	8497	1734	Gangyal -1	56
9227	7714	1574	Gangyal -2	57
10693	8940	1824	Digiana	58
10903	9115	1860	Paloura Top	59
7632	6381	1302	Paloura Centre	60
14836	12403	2531	Patta Paloura	61
9591	8018	1636	Chinor Keran -1	62
7429	6211	1268	Chinor Keran -2	63
15228	12731	2598	Chak Chadwad	64

5406	4520	922	Barnai Upper Darmal	65
16571	13854	2827	Upper Muthi	66
11123	9299	1898	Lower Muthi	67
5527	4621	944	Greater Kailash	68
3387	2832	578	Sainik Colony	69
10424	8715	1779	Chinik Colony -2	70
4395	3674	750	Tawi Vihar	71
NA	NA	NA	Shazadpur	72
NA	NA	NA	Bhour Gadigarh	73
NA	NA	NA	Sunjawan-S	74
NA	NA	NA	Akalpur	75
689203	576195	1174,79	Total	

ماخذ جموں میونسپل کارپوریشن

جموں میونسپل کارپوریشن کے دائرہ اختیار میں JMC کے آخری چار میونسپل وارڈ یعنی 72، 73، 74، اور 75 کو ایس آر او 11 جون 2018 (حکومت جموں و کشمیر 2018) کے تحت شامل کیا گیا۔ لہذا، آبادی کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا میونسپل وارڈز کے گھرانوں کی تعداد مذکورہ جدول (41) میں شامل نہیں ہے۔ پہلے یہ علاقے جموں ضلع کے پنچایتی راج اداروں کے دائرہ اختیار میں تھے۔ اس طرح، 2018 میں، جموں و کشمیر کی اس وقت کی حکومت نے جموں و کشمیر میونسپل کارپوریشن ایکٹ 2000 کے سیکشن 3 کی ذیلی دفعہ (3) کے ذریعے عطا کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، کچھ دیہات کو JMC کے دائرہ اختیار میں شامل کیا ہے۔

3.6.4 جموں میونسپل کارپوریشن کا سیاسی و جغرافیائی خاکہ 2022 میں

حسب ذیل ہے

Political Map of Jammu Municipal Corporation as on 2022



3.7 حوالہ جات:

References

1. Jha, R. K. (2012). *Public Finance*. Pearson education.
2. Parmasivan, C., & Subramanian, T. (2018). *Financial Mangement* (Vol. 1). Chennai: New age international Private Limited, Publisher. doi:10,300/172,68
3. Nallathinga, R. (2008). Trends and Perspectives of Urban Public Finance in Select Countries and India. *ICFAI Journal of Urban Policy*, 3(1), 16-32.
4. World Bank. (2006). *Public Financial Management and Accountability in Panchayati Raj System*. New Delhi: Financial Management South Asian Region. Retrieved May 30, 2022, from <https://openknowledge.worldbank.org/bitstream/handle/10986/19627/385570IN.pdf?sequence=1&isAllowed=y>.
5. Jha, R. K. (2012). *Public Finance*. Pearson education.
6. Venkateswaran, R. K. (2014). *Municipal Finances: A hand book for local governments*. Vishakhapatnam: World Bank. doi: https://doi.org/10.1596/978-0-8213-9830-2_ch3.
7. Parsad, R. C. (1980). Local Government and Development India. *International Political Science Review*, 1(2), 1-15. Retrieved from <https://www.jstor.org/stable/1600996>
8. Sumathi, T. (2019). History Of Administration in The Madras State During 1935 – 1945. 1-19. Madurai: Madurai Kamaraj University.
9. Awan, S. M., & Uzma, N.-e. (2014). Nature And Functioning of Local Government In The British India (1680-1947). *Pakistan Annual Research Journal*, 50, 1-25.

10. Akbar, M. J. (2018, August 15). A brief history of democracy: A stable government helps India show the world that freedom and prosperity can travel together. 1-8. The Indian Express. Retrieved May 22, 2021, from <https://indianexpress.com/article/opinion/columns/a-brief-history-of-democracy-independence-day-political-stability-5307035/>
11. Chuabey, P. K. (2003). Urban Local Bodies in India: Quest for Making Them Self-Reliant. 3, pp. 1-45. New Delhi: Indian Institute of Public Administration.
12. Kaur, G., & Luthra, A. (2019). Post-Independence Institutional Efforts in Planned Housing Development in Amritsar (Punjab, India). International Journal of Engineering and Advanced Technology (IJEAT), 9(1), 1-7. doi:2249 – 8958
13. Datta, A. (1984). Municipal Finances in India. New Delhi: Indian Institute of Public Administration.
14. Tiwari, P., & Kashyap, A. (2005). Evaluation of Property Taxation System in Urban India. European Real Estate Society: Conference. Dublin, Ireland: European Real Estate Society.
15. Rath, A. (2009). Octroi - A Tax in a Time Warp: What Does Its Removal imply for Greater Mumbai? Economic and Political weekly, 44(25), 86-93.
16. Datta, A. (1995). Municipal Reforms in India: Comparative models and processes. *Economic and political weekly*, 1-5.
17. Gopi, M. (2016). Urban Local Bodies with Reference to 74th Constitutional Amendment Act of 1992. International Journal of Multidisciplinary Advanced Research Trends, 3(1(2)), 149-155.
18. Bagchi, S. (1999). Myth of empowering Urban Local Bodies. *Economic and Political Weekly*, 34(37), 2637.
19. Bandyopadhyay, S. (2014). Municipal Finance in India: Some critical issues. New York: International Center for Public Policy.

20. Mohanty, P. K. (2016). *Financing cities in India: Municipal reforms, fiscal accountability and urban infrastructure*. New Delhi: SAGE. doi:978-93-515-0875-5
21. Blochliger, H., & Vammalle, C. (2012). *Reforming Fiscal Federalism and Local Government: Beyond the Zero-Sum Game*, OECD Fiscal Federalism Studies. Paris: OECD. Retrieved from <https://doi.org/10.1787/9789264119970-en>.
22. Mohanty, P. K. (2016). *Financing cities in India: Municipal reforms, fiscal accountability and urban infrastructure*. New Delhi: SAGE. doi:978-93-515-0875-5
23. Ahluwalia, I. J., Mohanty, P. K., Mathur, O., Roy, D., Khare, K., & Mangla, S. (2019). *State of Municipal Finances in India: A Study Prepared for the Fifteenth Finance Commission*. New Delhi: Indian Council for Research on International Economic Relations. Retrieved from https://fincomindia.nic.in/writereaddata/html_en_files/fincom15/StudyReports/State%20of%20Municipal%20Finances%20in%20India.pdf
24. Madaboyina, D. G. (2016). Urban Local Bodies With Reference To 74 Th Constitutional Amendment Act Of 1992. *International Journal Of Multidisciplinary Advanced Research Trends, Volume Iii*, (Issue 1(2)), 1-8.
25. Government of Tamil Nadu. (2021). *Before the Honarble National Green Tribunal*. Chennai: Insight I.A.S. Retrieved July 11, 2022, from <https://www.insightsonindia.com/2021/09/27/state-government-report-on-chennais-flood/>
26. Times of India. (2021, July 16). Hyderabad rains: Repeat of nightmare 2020 as drains overflow .. 6. Hyderabad, Telengana: Times of India. Retrieved July 11, 2022
27. K, N. P. (2021, December 4). Bengaluru's stormwater drain story: Lack of planning, design, maintenance. Banaluru, Karnataka: Citizens Matters. Retrieved July 11, 2022

28. Times of India. (2021, November 13). Bengaluru saw most accidents caused by overspeeding last year: NCRB. Bengaluru, Karnataka: Times of India. Retrieved July 11, 2022, from <https://timesofindia.indiatimes.com/city/bengaluru/bluru-saw-most-accidents-caused-by-overspeeding-last-year-ncrb/articleshow/87676008.cms>
29. Almujaideh, L., Azoury, C., Schmutz, D., & Woetzel, J. (2019). Unlocking the full potential of city revenues. New York: McKinsey and Company. Retrieved June 12, 2022, from <https://www.mckinsey.com/industries/public-and-social-sector/our-insights/unlocking-the-full-potential-of-city-revenues>
30. Jha, R. K. (2012). Public Finance. Puduchery: Pearson. Retrieved July 10, 2022
31. Praja Foundation. (2021). Report on Status of Civic Issues in Mumbai. Mumbai: Praja Foundation. Retrieved July 8, 2022, from https://www.praja.org/praja_docs/praja_downloads/Report%20on%20Status%20of%20Civic%20Issues%20in%20Mumbai%202021.pdf
32. Times of India. (2022, April 8). Kolkata hotter by nearly 5°C as urban sprawl grew 33% in 30 years. Kolkatta. Retrieved July 8, 2022
33. Avidha, R. M., & Patel, A. C. (2018). About Urban Sprawl: A case Study of Ahmedabad City. *International Reserach Journal of Engineering and Technology*, 5(01), 2-3. Retrieved July 9, 2022
34. Mujalde, S., & Vani, A. (2017). Goods and Service Tax (GST) and its outcome in India. *Journal of Madhya Pradesh Economic Association*, 27(1), 1-4.

4 باب چہارم

Chapter iv

معطیات کا تجزیہ و تشریح

Data Analysis & Data Interpretation

4.1 تعارف

Introduction

کسی بھی تنظیم کی مؤثر طریقے سے کام کرنے کی صلاحیت اس کے مالی استحکام پر منحصر ہوتی ہے۔

بلدیات کی کارکردگی کی پیمائش کو ان کی مالی استحکامات سے کی جاسکتی ہے۔ مقامی حکومتوں کو، جیسا کہ یو کے ہس نے درست طور پر اشارہ کیا، اگر انہیں معاشی اور سماجی ترقی میں اہم کردار ادا کرنا ہے تو انہیں خاطر خواہ فنڈنگ تک واضح رسائی حاصل ہونی چاہیے۔ ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے متعدد وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، بشمول رقم، انسان، مواد، ٹیکنالوجی وغیرہ۔

مالی وسائل ایک اہم جز ہیں جو سماجی و اقتصادی ترقی کی رفتار کو تبدیل کرنے میں کلک پیدا کرتے ہیں۔ معیشت کی حالت معاشی سرگرمیوں سے متاثر ہوتی ہے۔ بلدیات کے لیے مناسب مالی وسائل کی بنیاد، نیز ان کی کلک، ترقیاتی عمل کی بنیادی جمہوریت کو برقرار رکھنے میں ایک کلیدی جز ہے۔ اس سلسلے میں ایک اور اہم چیز ULBs کے اختیار میں مادی اور مالی وسائل کا مناسب انتظام

ہے۔ پبلک فنانس کے ایک خاص شعبے کے طور پر مالیاتی انتظام بہت سے پہلوؤں پر محیط ہے لیکن یہ مطالعہ اور خاص طور پر یہ باب جموں میونسپل کارپوریشن (JMC) کی آمدنی اور اخراجات اور ٹیکس دہندگان کے تاثرات تک محدود ہے۔ اس یونٹ میں، ثانوی ذرائع سے حاصل کردہ ڈیٹا کا تجزیہ کیا گیا ہے جو کہ آمدنی، اخراجات، امدادی امداد اور اخراجات سے متعلق ہیں۔ مزید برآں، مطالعہ کے بنیادی مقصد کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

4.2 آمدنی و خرچ کا تجزیہ

Income and Expenditure Analysis

اس مطالعہ کا بنیادی مقصد جموں میونسپل کارپوریشن کے مالیاتی انتظام کے بارے میں جاننا ہے۔ مالیاتی نظم و نسق کے دائرے میں، مطالعہ کے علاقے کی آمدنی اور اخراجات کے انداز میں تبدیلی پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ ٹیکس دہندگان کے تاثرات کو بھی ریکارڈ کیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ جے ایم سی انہیں کس طرح شہری خدمات فراہم کر رہا ہے۔ جیسا کہ جے ایم سی میں جو کچھ ہوتا ہے (آمدنی یا اخراجات میں تبدیلی) جے ایم سی کے دائرہ اختیار میں رہنے والے تمام شہریوں پر براہ راست یا بالواسطہ طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لہذا، وہ کیا سوچتے ہیں اور جس اکائی کا مطالعہ کیا جا رہا ہے اس سے وہ کیا توقع رکھتے ہیں۔ مطالعہ کے موجودہ باب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی آمدنی اور خرچ کا حصہ اور شہریوں کا احساس (ٹیکس ادا کرنے والے)۔

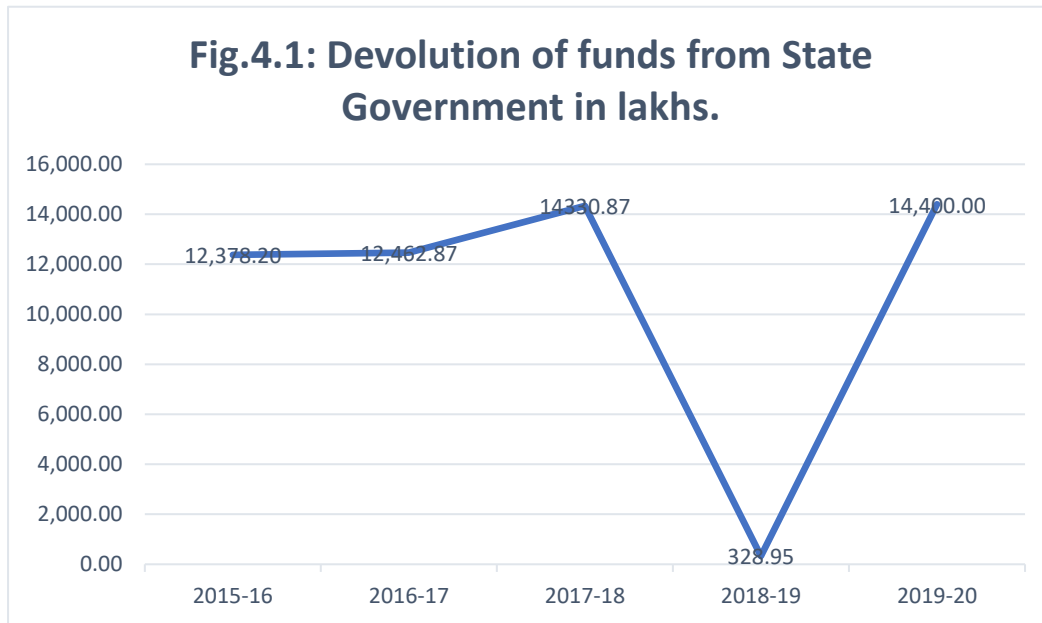
میونسپل باڈیز مختلف ذرائع سے آمدنی پیدا کرتی ہیں جیسے کہ پروفیشنل ٹیکس، یوزر چارجز، اشتہارات، سلاٹر ہاؤسز، گرانٹ ان ایڈ اور ریاستی حکومت کی جانب سے فنڈز کی منتقلی وغیرہ۔ جسے اجتماعی طور پر تنظیم کے اخراجات کا حصہ کہا جاتا ہے۔ صحیح مالیاتی انتظامیہ کو یقینی بنانے کے لیے، آمدنی اور اخراجات کے درمیان توازن ہونا چاہیے۔ اگر نہیں، تو کسی حد تک، آمدنی اور اخراجات میں تھوڑا سا تغیر پر بھی غور کیا جاسکتا ہے جسے بلدیہ قرض لینے کے طریقہ کار سے پورا کیا کرتی ہیں۔ اس سلسلے میں ایک اہم ترین انتظامی مفکر اور نامور مصنف L.D.White نے کہا ہے کہ "مالیاتی انتظام میں وہ آپریشنز شامل ہیں جو حکام کو فنڈز فراہم کرنے اور ان کے جائز اور موثر استعمال کو یقینی بنانے کے لیے بنائے گئے ہیں"۔ انہوں نے مزید کہا، "ہر انتظامی سرگرمی کے مالی اثرات ہوتے ہیں، یا تو وہ خزانے پر بوجھ (چارج) کی وجہ بنتا ہے یا اس میں حصہ ڈالتا ہے"۔ M.J.K. Thavaraj کے مطابق، مالی انتظامیہ ایک پیچیدہ جاندار میں گردش نظام کی طرح ہے⁽¹⁾۔ مذکورہ پس منظر میں جموں میونسپل کارپوریشن کی آمدنی اور اخراجات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مزید برآں، اس کے مالی معاملات سے نمٹنے والے عہدیداروں کو شامل کر کے مطالعاتی علاقے میں آمدنی اور اخراجات کے اتار چڑھاؤ کے انداز کے بارے میں جاننے کی کوشش کی گئی ہے۔

جدول 4.1: آمدنی کا بدلتا طرز: آمدنی کے مختلف ذرائع اور زیر مطالعہ علاقے کی تشریح ذیل میں دی گئی ہے۔

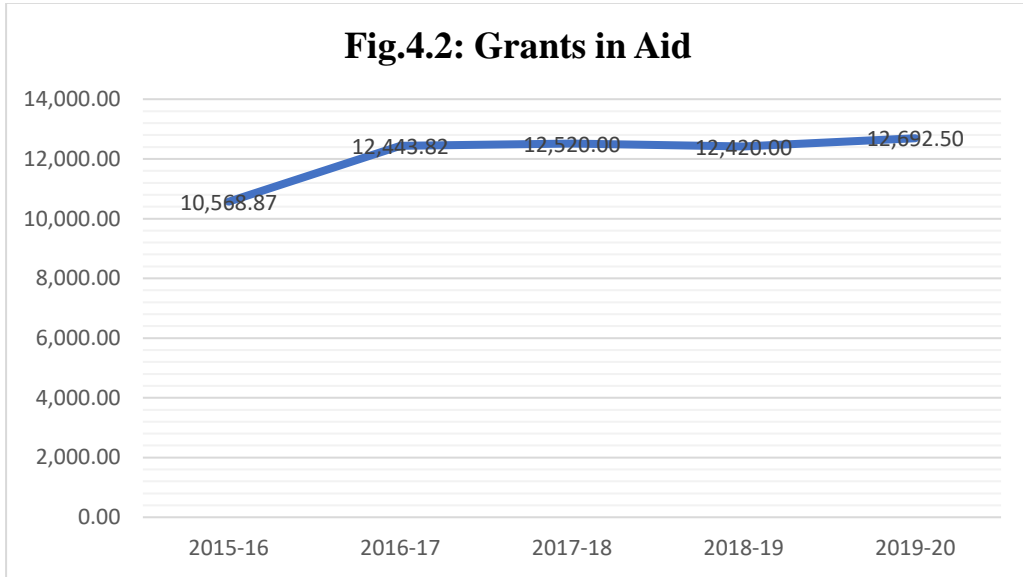
Table 4.1: Changing Pattern of Revenue: Various Sources of Revenue and Interpretation of the Area Being Studied

Own Municipal Revenue	Expenditure out of grants-in-aid	Grants-in-Aid	Devolution of funds	Year
952.26	10,998.48	10,568.87	12,378.20	2015-16
1,072.95	12,035.70	12,443.82	12,462.87	2016-17
989.42982	11,515.49	12,520.00	14330.87	2017-18
834.60566	12,898.50	12,420.00	328.9	2018-19
1303.29553	15,299.30	12,692.50	14,400.00	2019-20

Source: Data retrieved from Department of Finance J&K & Jammu Municipal Corporation.



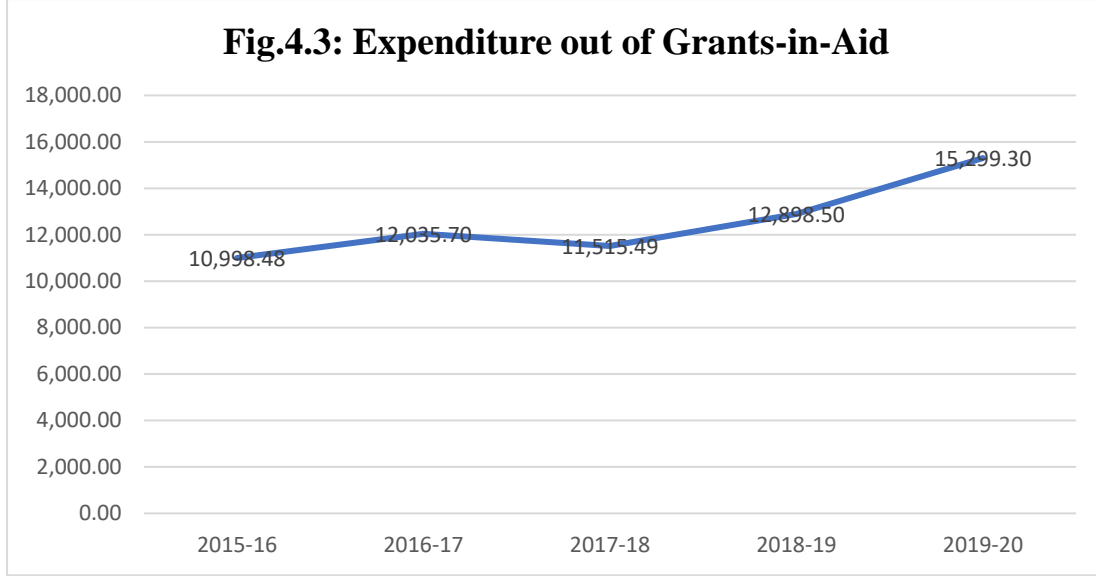
مذکورہ بالا جدول 2015-2020 کے دوران محکمہ ہاؤسنگ اینڈ آر بن ڈیولپمنٹ، جموں و کشمیر کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز کی تقسیم کی تفصیلات کو ظاہر کرتا ہے۔ فنڈز کی منتقلی کے جائزے پر، یہ نوٹ کیا گیا ہے کہ سال 2015-2017 میں اس میں نہ ہونے کے برابر فرق ہے لیکن سال 2017-2018 میں 14.98 فیصد کا زبردست اضافہ دیکھا گیا ہے۔ اس کے بعد اگلے سال میں 97.7 فیصد کی اچانک کمی واقع ہوئی، جس کے نتیجے میں 2019-2020 میں آمدنی میں زبردست اضافہ ہوا۔ 14,400.00 لاکھ۔



جموں میونسپل کارپوریشن سے گرانٹ ان ایڈ اور اس میں سے اخراجات سے متعلق ڈیٹا کو اوپر والے جدول میں دکھایا گیا ہے۔ اس ذریعہ سے حاصل ہونے والی آمدنی میں گزشتہ مالی سال (2015-2016) کے مقابلے 2016-2017 میں 15 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ اس کے بعد

2018-2017 میں 0.6 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا۔ سال 2018-2019 میں، 0.79

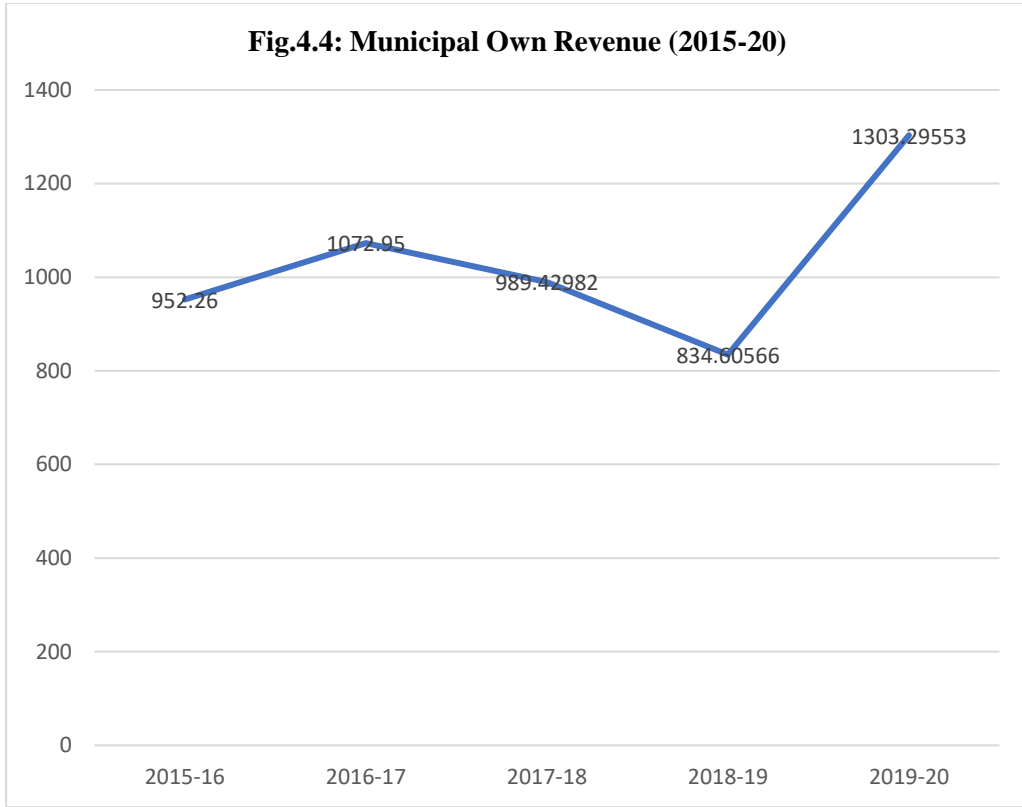
فیصد کی کمی ہے جس کے بعد سال 2019-2020 میں 2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔



میونسپل کارپوریشن کی طرف سے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق مطالعہ کیا گیا ہے، جس میں یہ دیکھا گیا ہے کہ گرانٹ ان ایڈ سے کیے گئے اخراجات سال 2015-2016 اور 2018-2019 میں فراہم کردہ رقم سے زیادہ تھے، جس سے اخراجات کے جواز پر سوال اٹھتے ہیں۔ بہر حال، دیگر سالوں میں، اخراجات مذکورہ سال کے لیے دی گئی رقم کے اندر ہی تھے۔

میونسپل کارپوریشن کی اپنی آمدنی کی بات کی جائے تو 2015-2016 میں اس نے 952.26 لاکھ روپے اور 2016-2017 میں 1072.95 لاکھ روپے کمائے ہیں۔ اگلے سالوں میں کارپوریشن کی اپنی آمدنی کا سال وار ٹوٹنا بالترتیب 2017-18، 2018-19 اور 2019-20

کے لیے 989.42 لاکھ روپے، 834.60 لاکھ روپے اور 1303.29 لاکھ روپے ہے۔ اعداد و شمار کے قریب سے معائنہ کرنے پر پانچ سالہ مطالعہ کی مدت میں ایک مختلف نمونہ ابھرتا ہے۔ مطالعہ کی مدت کے بنیادی سال سے اس کے بعد کے سالوں میں 12.6% کا اضافہ دیکھا گیا ہے جس کے بعد دو سالوں میں 2018-2017 میں 8.44% کی کمی اور سال 2019-2018 میں 15.65% کی کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کے بعد سال 2020-2019 میں 56.14 فیصد سے زیادہ کا خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ ذیل میں دی گئی تصویر میں بھی دکھایا گیا ہے:

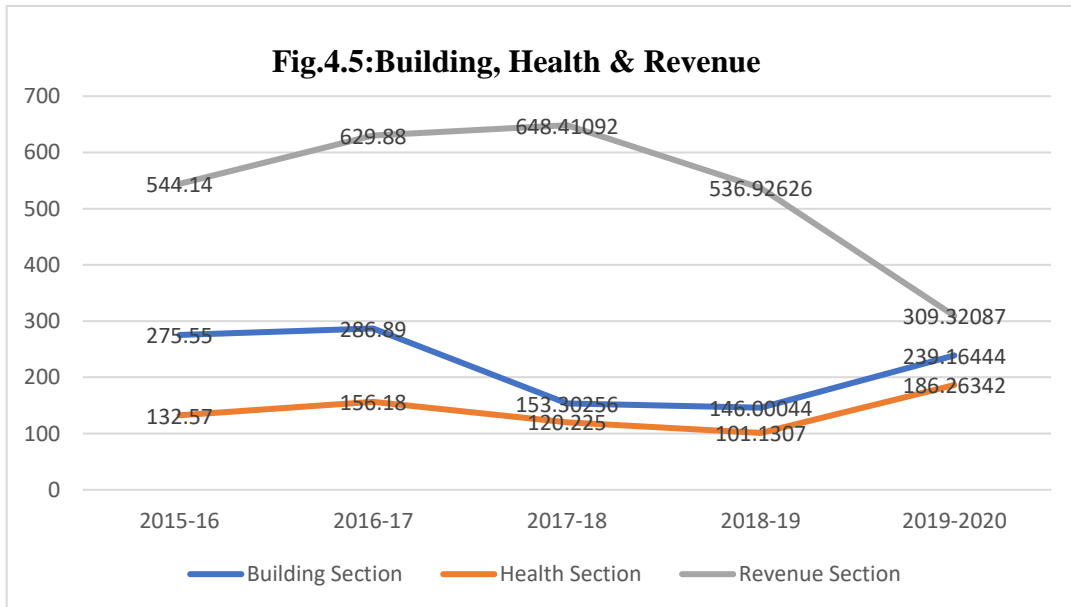


جدول 4.2: میں JMC کے مختلف حصوں سے اپنی آمدنی کا تفصیلی تجزیہ دکھاتا ہے۔ مزید برآں، اسی کو گرافک طور پر بھی پیش کیا گیا ہے۔

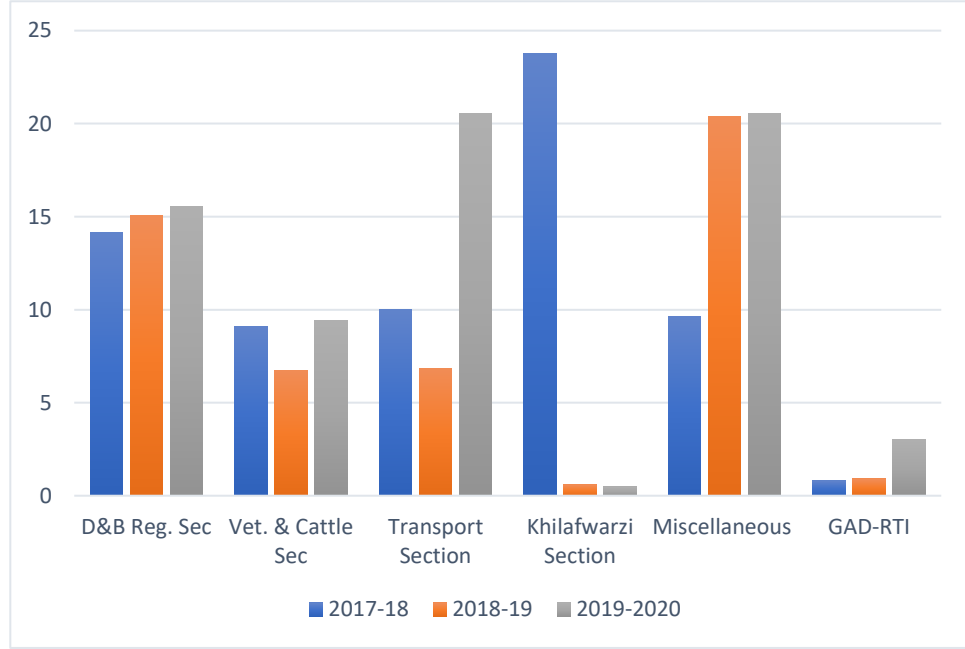
Table 4.2: Detailed analysis of municipal own revenue of JMC

<u>2019-2020</u>	<u>2018-19</u>	<u>2017-18</u>	<u>2016-17</u>	<u>2015-16</u>	Particulars
239.16444	146.00044	153.30256	286.89	275.55	Building Section
186.26342	101.1307	120.225	156.18	132.57	Health Section
309.32087	536.92626	648.41092	629.88	544.14	Revenue Section
15.5272	15.0522	14.17395	NA	NA	D&B Reg. Sec
9.4259	6.7554	9.1061	NA	NA	Vet. & Cattle Sec
20.52278	6.84	10.01774	NA	NA	Transport Section
0.4775	0.595	23.75925	NA	NA	Khilafwarzi Section
20.52278	20.4067	9.61625	NA	NA	Miscellaneous
3.0003	0.89896	0.81805	NA	NA	GAD-RTI

ماخذ: جموں میونسپل کارپوریشن (20-2019 سے 16-2015)



شکل 4.6: جموں میونسپل کارپوریشن کے دوسرے اہم سکشن کے مالیاداد و شمار کو بتاتی ہے



مذکورہ بالا جدول اور خاکہ 2015-2020 کے دوران جموں میونسپل کارپوریشن کی ذاتی آمدنی کے بدلتے ہوئے بیٹرن کو ظاہر کرتا ہے۔ مطالعہ کی مدت کے پانچ سالوں میں عمارت کے حصے میں بہت زیادہ تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ بنیادی سال 2015-16 سے اگلے سال تک 4.11 فیصد کا معمولی اضافہ دیکھا گیا ہے جس کے بعد اگلے سال 2017-18 میں 46.56 فیصد کی اچانک کمی واقع ہوئی ہے۔ 2018-19 میں 4.76% کی مزید کمی ہوئی ہے جس کے بعد مطالعاتی مدت کے آخری سال میں 63.81% کا اچانک اضافہ ہوا ہے، یعنی 2019-20 کی رقم بنیادی سال کے قریب پہنچ گئی ہے۔

صحت کے سیکشن کے اعداد و شمار کے قریب سے معائنہ کرنے پر، تبدیلی کا ایک بے قاعدہ نمونہ ہے جس میں بیس 16-2015 سے 17-2016 تک 17.8 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا ہے جس کے بعد سال 18-2017 میں 23 فیصد کی کمی کے ساتھ مزید کمی آئی ہے۔ 2018-2019 میں 15.88 فیصد۔ سال 20-2019 میں 84% کا زبردست اضافہ ہوا ہے، مطالعہ کے آخری سال میں صحت کے شعبے کی آمدنی 186.26342 لاکھ روپے تک پہنچ گئی تھی۔

آمدنی کے سیکشن میں 2020-2015 کے سالوں سے، مطالعہ کی مدت میں غیر معمولی تبدیلی دیکھی گئی ہے۔ سال 2018-2015 سے تقریباً 19.16% کا مسلسل اضافہ ہوا ہے جس کے بعد سال 19-2018 میں معمولی کمی ہوئی ہے اور مطالعہ کی مدت کے آخری سال یعنی 2019-20 میں اس سے بھی زیادہ نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ریونیو سیکشن میں سب سے زیادہ رقم سال 18-2017 میں دیکھی گئی ہے۔ 648.41092 لاکھ روپے اور سال 2019-20 میں سب سے کم روپے کے ساتھ۔ 309.32087 لاکھ روپے۔ اس کا مطلب ہے کہ صرف دو سال کے عرصے میں 52.29 فیصد کی کمی ہوئی۔

مذکورہ بالا جدول 2020-2015 کے دوران JMC کے میونسپل کی اپنی آمدنی کی تفصیلات کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی آمدنی کے ذرائع کا جائزہ لینے پر، یہ پتہ چلا ہے کہ مطالعہ کے علاقے میں آمدنی کے کئی اہم حصے ہیں جو اس میں بہت زیادہ حصہ ڈالتے ہیں۔ تاہم، تاریخ پیدائش اور رجسٹریشن سیکشن سے حاصل ہونے والی آمدنی کا ریکارڈ، کیٹل سیل سیکشن کی ویٹرنری سروسز ٹریٹمنٹ،

ٹرانسپورٹ سیکشن، خلاف ورزی سیکشن، GAD-RTI اور دیگر کو JMC نے 2015-16 سے 2016-17 تک برقرار نہیں رکھا ہے۔

اس لاپرواہی کے پیچھے وجوہات سے قطع نظر، یہ جے ایم سی کے مالیاتی انتظام پر کئی سوالات اٹھاتا ہے کیونکہ ان حصوں نے پچھلے دو سالوں کے مطالعے میں نمایاں حصہ ڈالا ہے، یعنی GAD-RTI سیکشن نے سال 2018-19 میں 88896 لاکھ روپے تعاون کیا اور اسی طرح سال 2020-2019 میں 233.7 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا ہے۔

اسی طرح متفرق سیکشن کی آمدنی میں 112.2% کی شرح سے 2017-18 سے 2018-19 تک اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح سال 2017-18 سے 2018-19 تک خلاف ورزی سیکشنز [اینٹی انکروچمنٹ سیکشن] میں تقریباً 97 فیصد کمی دیکھی گئی ہے جو کہ اگلے سال میں مزید کمی ہوئی۔ ٹرانسپورٹ سیکشنز کی آمدنی میں بھی 104.8 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا ہے۔ مزید برآں، کیٹل سیل سیکشن اور تاریخ پیدائش اور رجسٹریشن سیکشن کے ویٹرنری خدمات کے علاج میں بالترتیب 3.5% اور 9.54% کی معمولی تبدیلی دیکھی گئی ہے۔

اپنی آمدنی کے مجموعی طور پر بدلتے ہوئے پیٹرن میں سال بھر میں لاکھوں سے کروڑوں تک کا زبردست فرق دیکھنے میں آیا ہے۔ مندرجہ بالا جدول میں اسی کو واضح طور پر دکھایا گیا ہے۔

یہ بات نہایت چشم کشا ہے کہ تاریخ پیدائش اور رجسٹریشن سیکشن، کیٹل سیل سیکشن کاویٹری سروسز ٹریڈنٹ، ٹرانسپورٹ سیکشن خلافتی سیکشن، جی اے ڈی-آر ٹی آئی اور متفرق جیسے سیکشنز نے 2015-16 اور 2016-17 میں صفر رقم کا حصہ ڈالا ہے۔ بلڈنگ سیکشن، جے ایم سی کے سب سے بڑے تعاون کرنے والے حصے میں بیس سال 2015-16 سے 2016-17 تک اس کی فیصدی میں 112 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا ہے، جبکہ سال 2017-18 سے 2018-19 میں اس میں نسبتاً 95 فیصد کمی آئی ہے۔ 2018-19 سے 2019-20 تک 163 فیصد کا کافی اضافہ ہوا۔ اسی طرح، صحت اور ریونیو سیکشن نے بھی مطالعہ کے علاقے کی مجموعی آمدنی میں بہت زیادہ حصہ ڈالا ہے جیسا کہ اوپر دیئے گئے جدول میں بتایا گیا ہے۔

4.3 اخراجات کا بدلتا ہوا پیٹرن

Changing Pattern of Expenditure

میونسپل اداروں نے اپنے انتظامی اور سیاسی مینڈیٹ کو فعال بنائے رکھنے کے لیے مختلف ترقیاتی اور غیر ترقیاتی سرگرمیوں پر فنڈز خرچ کیے ہیں۔ اسی طرح جس عوامی ادارے کا مطالعہ کیا جا رہا ہے اس نے 2015-2020 کی مدت کے دوران لاکھوں میں اپنے تصرف کے فنڈز خرچ کیے ہیں جو ذیل میں پیش کیے گئے ہیں:

جدول 4.3: اخراجات کا جدول

Table.43: Abstract of Expenditure

2019-20	2018-19	2017-18	2016-17	2015-16	Particulars
8261.15	7864.9	5514.46	5286.62	5125.03	Allied Salary and Components
190.35	42.44	0	0	0	Honorarium, Councilors, exp, allowance, Tours and seminars
15	10	10.42	8.75	7.86	Telephone/ Page/ Mobile
900	840	609.94	518.87	372.95	POL
100	220	199.21	226.92	186.72	Repair, Machinery /Tyres/ Tubes
8	11.5	11.82	14.68	13.75	Stationery
20	45	24.72	22.22	23.39	Legal Expenses
160	162	106.67	39.09	53.5	Uniform
NA	0	0	0	1.21	Food Samples
3819.17	30	27.69	22.88	24.16	Electric Charges
900	865	573.53	166.42	0	Out sourcing sanitation
9	11.5	10.99	4.75	7.93	Travelling allowances
10	10	9.12	9.85	2.19	Printing Charges
7	20	6.69	10.26	8.66	Refund of Security of Mulba and septic
5000	3500	2800.65	4344.03	4025.02	M/R work
25	20	18.46	64.11	25.41	Office Expenses/ Contingencies
60	50	44.51	17.99	13.44	Disinfectant Material
0	0	46.27	0	9.4	Sanitation Charges
203	300	234.8	219.69	186.93	Nallah Clearance
10	30	14.08	35.33	50.15	Advertisement Charges
2	1	0.61	1.39	0.61	Donation

65	15	6.6	20.65	11.2	Animal Care Centre/ Cattle pond/ Feed & Fodder
10	30	5.43	7.59	9.04	Furniture and Fixtures
957	630	615.77	612.69	592.33	Deployment of Casual Safaikaramcharies
125	125	0	0	0	Purchase of Vehicle
1084.12	9035	108.75	125.08	81.86	Hire charges of Machinery/ Vehicles
25	25	44.51	8.87	16.5	Purchase of White Lime
15	15	62.14	45.45	0	Purchase of Machinery & Equipment
3	2	0	0.68	1.25	Maintenance of Lift
8	20	11.4	4.06	27.61	Insurance of Vehicle
35	30	15.76	28.06	33.24	Computer items
80	34.4	6.64	21.09	13.07	Tools and plants
NA	5	0	0	12.52	Purchase of Reharis/ Plates
NA	0	0	0	5.04	Reserve/ Helpline
20	20	7.61	16.58	14.98	Medical Reimbursement
45	3	97.75	0	0	Animal Birth Control
5	10	0	0	0	Audit Fee
22176.79	15088.09	11247	11904.65	10956.95	Total
221.11	300	264.34	129.45	39.93	Leave Encashment
132.67	2000	0	0	0	Pension
6	2	4.15	1.6	1.6	Ex- Gratia
22536.57	17393.09	11515.49	12035.7	10998.48	Grand Total

مذکورہ بالا جدول میں JMC کی جانب سے 2015-2020 تک اپنی مختلف سرگرمیوں میں

خرچ کی گئی رقم پیش کی گئی ہے۔ مطالعہ کے علاقے میں ہر سال اخراجات کی مجموعی طور پر چالیس

تفصیلات ہیں۔ محقق نے انہیں اخراجات کی نوعیت کی بنیاد پر دو مختلف گروپوں میں تقسیم کیا ہے یعنی (ترقیاتی اخراجات اور غیر ترقیاتی اخراجات)۔ مزید برآں، مطالعہ کے علاقے میں اخراجات کے بدلتے ہوئے پیٹرن کا تجزیہ کرنے کے لیے، وضاحتی اعداد و شمار کا استعمال سالوں میں اخراجات میں فیصد کی تبدیلی کو ظاہر کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ ترقیاتی اخراجات کی کل تفصیلات بیس ہیں، جنہیں مزید وضاحت اور اعداد و شمار کی گہرائی سے سمجھنے کے لیے دو گروپس (گروپ A اور B) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر گروپ دس چیزوں پر مشتمل ہے جو ذیل میں درج ہیں۔

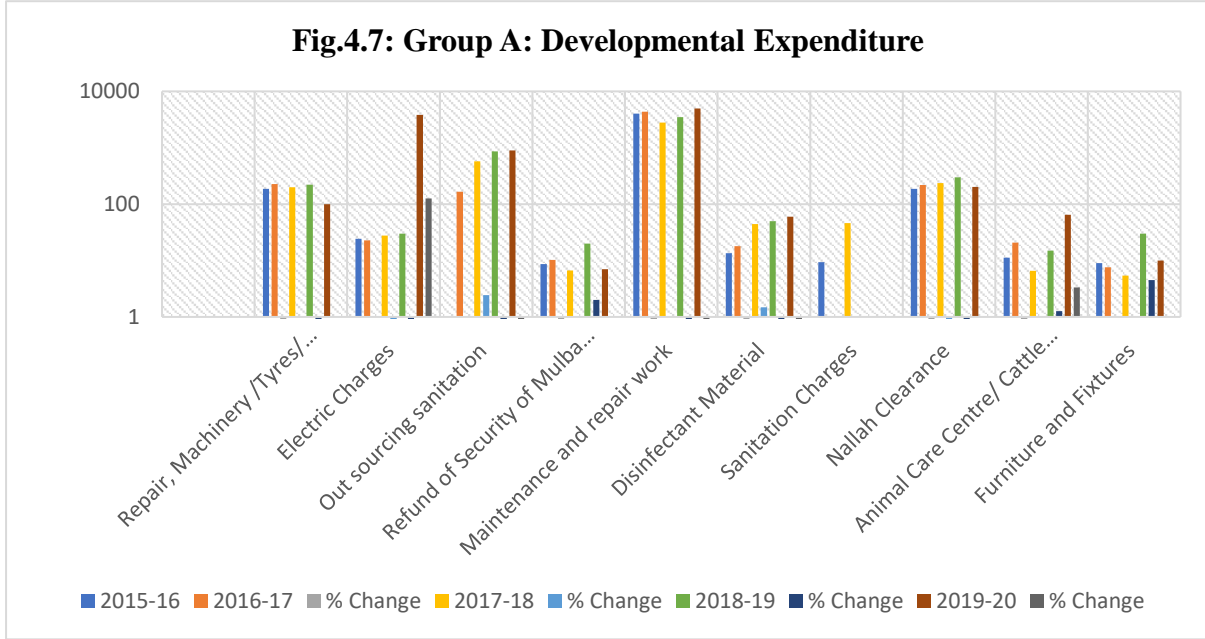
جدول 4.4: درج ذیل میں جموں میونسپل کارپوریشن کی ترقیاتی اخراجات کو پیش کرتا ہے۔

Table 4.4: Abstract of Developmental Expenditure (Group A & B, 2015-2020)

%Change	2019-2020	%Change	2018-2019	%Change	2017-2018	%Change	2016-2017	2015-2016	Particulars
									Group A
-54.55%	100	10.44%	220	-12.21%	199.21	21.53%	226.92	186.72	Repair, Machinery /Tyres/ Tubes
12630.57%	3819.17	8.34%	30	21.02%	27.69	-5.30%	22.88	24.16	Electric Charges
4.05%	900	50.82%	865	244.63%	573.53		166.42	0	Out sourcing sanitation
-65.00%	7	198.95%	20	-34.80%	6.69	18.48%	10.26	8.66	Refund of Security of Mulba and septic
42.86%	5000	24.97%	3500	-35.53%	2800.65	7.93%	4344.03	4025.02	Maintenance and repair work
20.00%	60	12.33%	50	147.42%	44.51	33.85%	17.99	13.44	Disinfectant Material
	0	-100.00%	0		46.27	-100.00%	0	9.4	Sanitation Charges
-32.33%	203	27.77%	300	6.88%	234.8	17.53%	219.69	186.93	Nallah Clearance

333.33%	65	127.27%	15	-68.04%	6.6	84.38%	20.65	11.2	Animal Care Centre/ Cattle pond/ Feed & Fodder
-66.67%	10	452.49%	30	-28.46%	5.43	-16.04%	7.59	9.04	Furniture and Fixtures
									Group B
51.90%	957	2.31%	630	0.50%	615.77	3.44%	612.69	592.33	Deployment of Casual safaikaramcharies
0.00%	125		125		0		0	0	Purchase of Vehicle
-88.00%	1084.12	8208.05%	9035	-13.06%	108.75	52.80%	125.08	81.86	Hire charges of Machinery/ Vehicles
0.00%	25	-43.83%	25	401.80%	44.51	-46.24%	8.87	16.5	Purchase of White Lime
0.00%	15	-75.86%	15	36.72%	62.14		45.45	0	Purchase of Machinery & Equipment
50.00%	3		2	-100.00%	0	-45.60%	0.68	1.25	Maintenance of Lift
-60.00%	8	75.44%	20	180.79%	11.4	-85.30%	4.06	27.61	Insurance of Vehicle
16.67%	35	90.36%	30	-43.83%	15.76	-15.58%	28.06	33.24	Computer items
132.56%	80	418.07%	34.4	-68.52%	6.64	61.36%	21.09	13.07	Tools and plants
1400.00%	45	-96.93%	3		97.75		0	0	Animals Birth Control
-16.11%	12541.29	204.59%	14949.4	-16.56%	4908.1	12.25%	5882.41	5240.43	Total

گروپ A کی گرافیکل نمائندگی کو ذیل کے چارٹ میں پیش کیا گیا ہے۔



4.4 تشریح

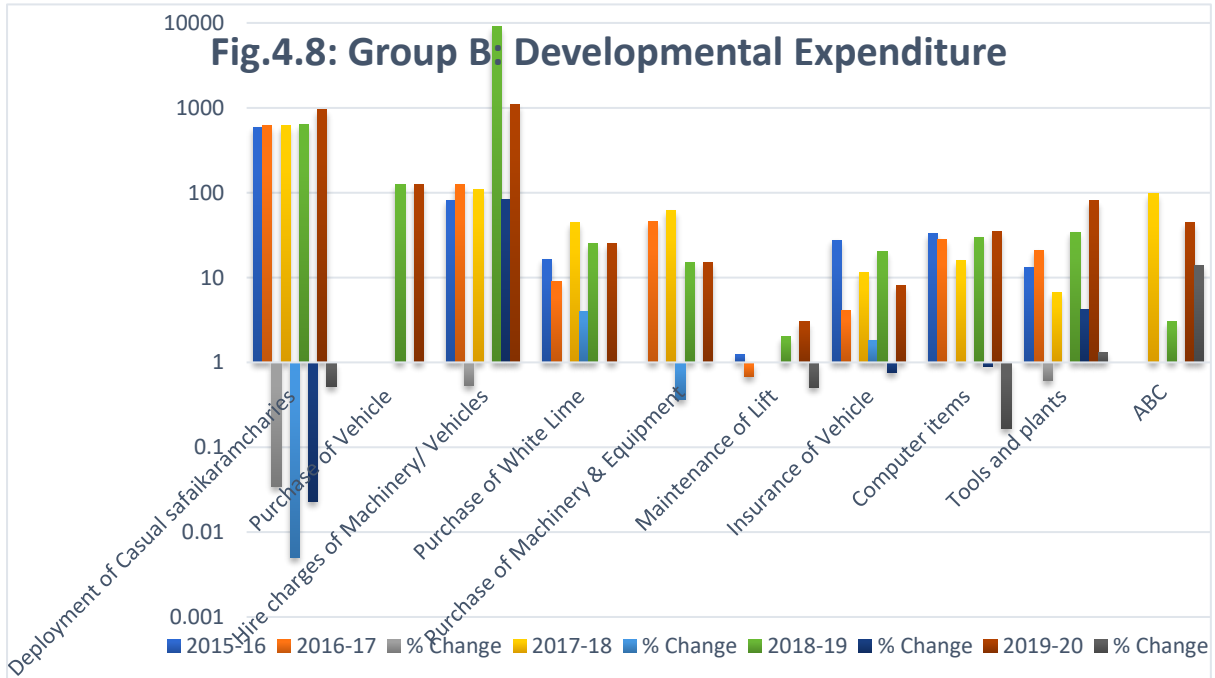
Interpretation

مالی سال 2015-16 سے 2016-17 کے درمیان مشینری، ٹائروں اور ٹیوبوں کی مرمت پر خرچ پانچویں (21.53%) سے تھوڑا زیادہ تھا۔ اسی آئٹم میں 2017-18 میں فیصد میں معمولی کمی (10.44%) اور 2019-20 کے مالی سال میں نصف سے زیادہ (54.55%) کا اضافہ ہوا۔ اسی طرح سال 2016-17 میں بجلی کے اخراجات میں فیصد کی تبدیلی 5.30 فیصد تھی۔ 2017-18 میں تقریباً ایک پانچواں (21.02%)، پھر 2018-19 میں 8.34 فیصد کی زبردست کمی، اور 2019-20 میں سو فیصد سے زیادہ کا اچانک اضافہ۔ اسی طرح مختلف ترقیاتی سرگرمیاں جن کا براہ راست تعلق شہری انفراسٹرکچر سے ہے، اخراجات کی شرح نمو میں

تبدیلی میں اتار چڑھاؤ کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تقابلی طور پر گلیوں اور نالوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے کام کی شرح نمو میں فیصد اضافے کو مسلسل تبدیلی کا سامنا کرنا پڑا اسوائے سال 2018-19 کے جہاں 24.97 فیصد کمی دیکھی گئی لیکن دیگر چار سالوں کے مطالعے میں یہ 7.93 تھی۔ سال 2016-17 میں 35.53%، 2017-18 میں 35.53%، اور 2019-20 میں تقریباً نصف (42.86%)۔ اعداد و شمار کی گرافیکل نمائندگی اس کو بہت واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ دوسری طرف، صفائی کے کام کی آؤٹ سورسنگ، مشینری کی مرمت اور سیکیورٹی کی واپسی میں بھی مختلف سالوں میں اخراجات کے فیصد میں معمولی تبدیلی آئی ہے۔

گروپ بی (B) دس مختلف ترقیاتی سرگرمیوں پر مشتمل ہے جنہیں ذیل میں گرافیکل چارٹ میں پیش کیا گیا ہے۔

Group B Comprises of Ten Different Developmental Activities which are as under.



مذکورہ بالا اعداد و شمار سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ 2015-16، 2016-17 اور 2017-18 میں مختلف میونسپل وارڈوں میں صفائی کر مچاریوں کی تعیناتی پر اخراجات زیادہ تھے جبکہ گاڑی کی خریداری، مشینری/گاڑیوں کے کرایہ کے اخراجات 2018-19 میں زیادہ تھے۔

گروپ، اے اور گروپ بی کے اعداد و شمار کے تجزیے سے ایک چیز نوٹ کی گئی ہے جو حکومت مقامی خود حکمرانی کے نقطہ نظر سے بہت اہم ہے۔ جموں میونسپل کارپوریشن میں جیسا کہ J&K کے دیگر شہری بلدیاتی اداروں میں دیکھا جاتا ہے، پچھلی منتخب حکومت کی مدت 2010 میں ختم ہوئی۔ 2010 سے 2018 تک، JMC اور سابقہ ریاست کے دیگر ULBs میں کوئی منتخب مقامی حکومت نہیں تھی۔ بالآخر، سال 2018 میں، جب یو ایل بی کے انتخابات ہوئے، مقامی نمائندوں نے جے ایم سی کے ہیور و کریٹک سیٹ اپ سے مقامی انتظامیہ کا چارج سنبھال لیا۔ مختلف ترقیاتی سرگرمیوں کے اخراجات میں کئی گنا اضافہ ہوا جیسے اینیملز کیئر سنٹر، کیٹل، تالاب، چارہ اور چارے کے اخراجات 2015-16 میں 11.2 لاکھ، 2018-19 میں 15 لاکھ، 20-2019 میں بڑھ کر 65 لاکھ ہو گئے۔ اسی طرح، کمپیوٹر اشیاء کے اخراجات 2015-16 میں 33.24 لاکھ سے 2019-20 میں 35 لاکھ ہو گئے۔ مشینری اور گاڑیوں کے کرایہ کے چارجز 2015-16 میں 81.86 لاکھ سے بڑھ کر 2019-20 میں 1084.12 لاکھ ہو گئے۔

اگرچہ، گراؤٹ کا سامنا کئی سرگرمیوں میں بھی ہوا ہے جیسا کہ اوپر کے گراف میں دکھایا گیا ہے جس میں آرام دہ اور پرسکون صفائی کر مچاریوں کی تعیناتی، مشینری/گاڑیوں کے کرایہ کے چارجز،

مشینری اور آلات کی خریداری، لفٹ کی دیکھ بھال، گاڑیوں کی انشورنس، کمپیوٹر کی اشیاء اور آلات شامل ہیں۔ پودے حقیقت سے قطع نظر، اربن گورنمنس کے مذکورہ پہلوؤں میں 2018 کے بعد سے فنڈز میں اضافہ مقامی حکومت کی بنیادی روح کو یقینی بنانے کے لیے مقامی نمائندوں کی کوششوں کا اعادہ کرتا ہے۔

4.5 غیر ترقیاتی سرگرمیوں پر خرچ

Expenditure on non- Developmental Activities

اگرچہ غیر ترقیاتی اخراجات کا مقامی علاقوں کی ترقی سے کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے، پھر بھی یہ کسی بھی علاقے کی ترقیاتی سرگرمیوں پر خرچ کیے جانے والے فنڈز کی منصوبہ بندی، عمل درآمد، تشخیص اور چینلائزیشن میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لہذا، ہم کہہ سکتے ہیں کہ بالواسطہ طور پر دونوں پہلو (ترقیاتی اخراجات اور غیر ترقیاتی اخراجات) اچھی حکمرانی کو یقینی بنانے کے لیے انتظامی سرگرمیوں کو انجام دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں:

جدول 4.5: غیر ترقیاتی اخراجات

Table 4.5: Non- Developmental Expenditure 2015-2020.

% Change	2019- 20	% Change	2018-19	% Change	2017- 18	% Change	2016- 17	2015- 16	Particulars
5.04%	8261.15	42.62%	7864.9	4.31%	5514.46	3.15%	5286.62	5125.03	Allied Salary and Components
348.52%	190.35		42.44		0		0	0	Honorarium, Councillors, exp, allowance, Tours and seminars
50.00%	15	-4.03%	10	19.09%	10.42	11.32%	8.75	7.86	Telephone/ Page/ Mobile
7.14%	900	37.72%	840	17.55%	609.94	39.13%	518.87	372.95	POL
-30.43%	8	-2.71%	11.5	-19.48%	11.82	6.76%	14.68	13.75	Stationery
-55.56%	20	82.04%	45	11.25%	24.72	-5.00%	22.22	23.39	Legal Expenses
-1.23%	160	51.87%	162	172.88%	106.67	-26.93%	39.09	53.5	Uniform
	NA		0		0	- 100.00%	0	1.21	Food Samples
-21.74%	9	4.64%	11.5	131.37%	10.99	-40.10%	4.75	7.93	Travelling allowances
0.00%	10	9.65%	10	-7.41%	9.12	349.77%	9.85	2.19	Printing Charges
25.00%	25	8.34%	20	-71.21%	18.46	152.30%	64.11	25.41	Office Expenses/ Contingencies
-66.67%	10	113.07%	30	-60.15%	14.08	-29.55%	35.33	50.15	Advertisement Charges
100.00%	2	63.93%	1	-56.12%	0.61	127.87%	1.39	0.61	Donation
	NA		5		0	- 100.00%	0	12.52	Purchase of Reharis/ Plates
	NA		0		0	- 100.00%	0	5.04	Reserve/ Helpline
0.00%	20	162.81%	20	-54.10%	7.61	10.68%	16.58	14.98	Medical Reimbursement
-50.00%	5		10		0		0	0	Audit Fee

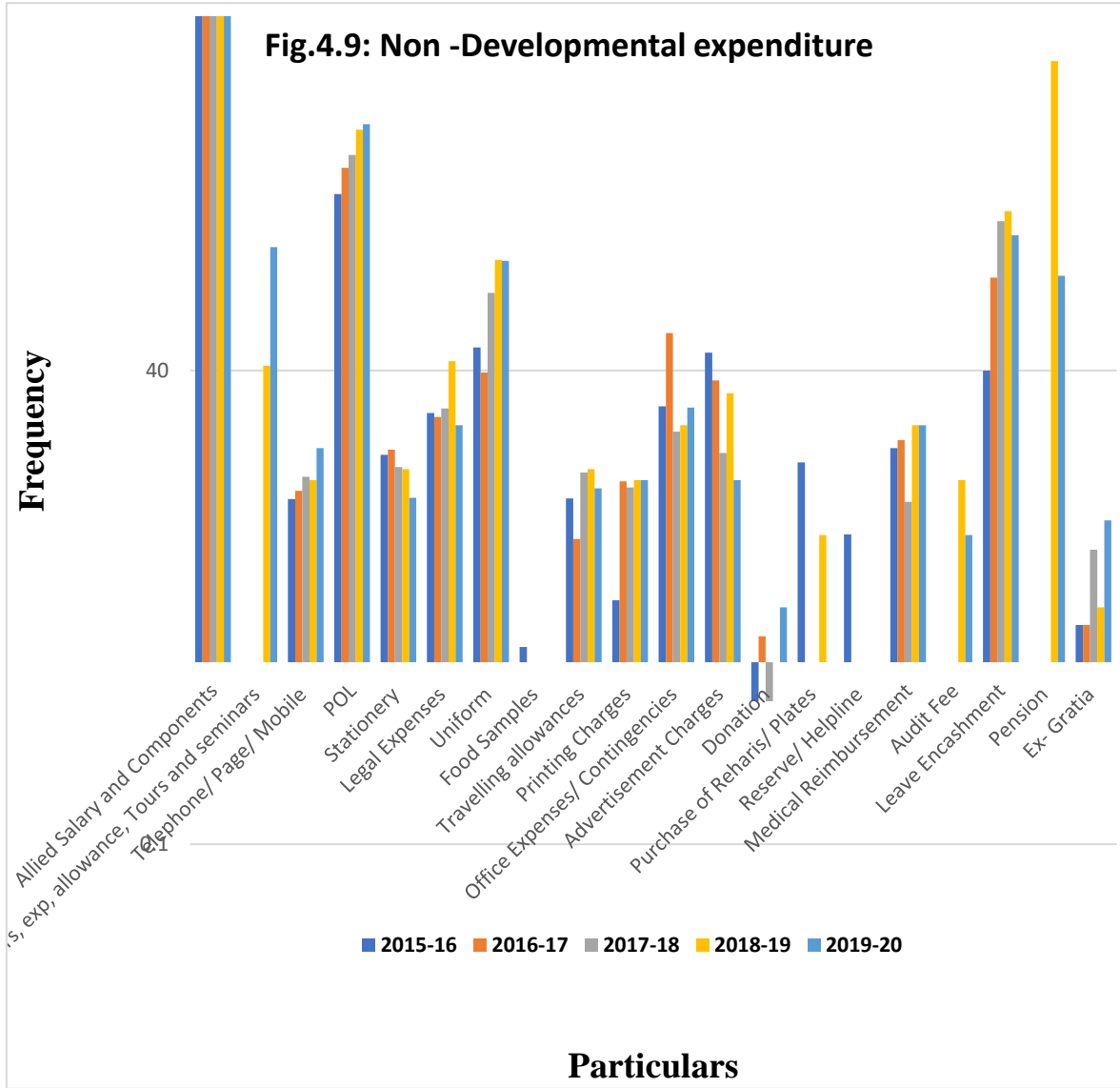
-26.30%	221.11	13.49%	300	104.20%	264.34	224.19%	129.45	39.93	Leave Encashment
-93.37%	132.67		2000		0		0	0	Pension
200.00%	6	-51.81%	2	159.38%	4.15	0.00%	1.6	1.6	Ex- Gratia
-12.21%	9995.28	72.31%	11385.34	7.38%	6607.39	6.86%	6153.29	5758.05	Total

ماخذ جموں میونسپل کارپوریشن

مذکورہ جدول میں سال 2015-16، 2016-17 اور 2017-18 میں متعلقہ تنخواہوں اور اجزاء پر ہونے والے اخراجات میں بہت زیادہ فنڈز کا بہاؤ دیکھا گیا ہے جبکہ منتخب نمائندوں کے بے ایم سی کا چارج سنبھالنے کے بعد منتخب کونسلرز کی تنخواہ اور اعزازیہ میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ یہ سال 2018-19 میں 4244 لاکھ اور سال 2019-20 میں 190.35 لاکھ تھی۔ بے ایم سی کے عہدیداروں نے سال 2015-16 میں اسٹیشنری اشیاء پر 13.75 لاکھ خرچ کیے تھے جبکہ سال 2019-20 میں یہ محض 8 لاکھ تک پہنچ گئے۔ اسی طرح قانونی اخراجات میں بھی ایک چھوٹی سی کمی محسوس کی گئی، جو کہ سال 2015-16 میں 23.39 لاکھ اور 2019-20 میں 20 لاکھ تھی۔ رخصتی کیسٹمنٹ کے اخراجات میں سال 2015-16 میں 39.93 لاکھ اور سال 2019-20 میں 221.11 لاکھ سے اضافہ دیکھا گیا ہے۔ سال 2018-19 میں ریٹائرڈ اہلکاروں کی پنشن کے لیے 2000 لاکھ اور سال 2019-20 میں 132.67 لاکھ کی رقم بھی جاری کی گئی جبکہ سال 2015-16، 2016-17 اور سال 2017-18 میں اس حصے پر کچھ خرچ نہیں کیا گیا۔ یہ معاملہ خود منتخب مقامی حکومت کی اسٹیک ہولڈرز کے تئیں

تشویش کا گواہ ہے۔ دیگر تفصیلات نے بھی میں بدلتے ہوئے پیٹرن کا مشاہدہ کیا ہے۔ ذیل میں دی

گئی تصویر نمائندگی میں اسی کو پیش کیا گیا ہے:



جدول 4.6: اخراجات کا بدلتا ہوا پیٹرن

Table 4.6: The changing pattern of Expenditure

<i>Expenditure (In Lakhs)</i>	<i>Year</i>	<i>S.NO</i>
10998.48	2015-16	1
12035.7	2016-17	2
11515.49	2017-18	3
17393.09	2018-19	4
22536.57	2019-20	4

ماخذ جموں میونسپل کارپوریشن

مندرجہ بالا جدول 2015-2020 سال کے حساب سے کل اخراجات کی نمائندگی کرتا ہے۔ سب سے زیادہ اخراجات سال 2019-2020 میں دیکھے گئے، اس کے بعد 2018-19 اور سب سے کم 2015-2016 میں، اس کے بعد 2016-17 میں۔ مختصر اور درست انداز میں، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سال 2016-2017 کے دوران اخراجات میں معمولی اضافہ ہوا۔ اس کے پیچھے کئی وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن سب سے واضح 2018 میں بلدیاتی انتخابات کا انعقاد ہے جس کے نتیجے میں بے ایم سی کے انتظامی و سیاسی اختیارات مقامی منتخب نمائندوں کو منتقل ہو گئے۔ اس سے مطالعہ کے علاقے میں ترقیاتی سرگرمیوں میں تیزی آئی، کیونکہ 2018 میں بلدیاتی انتخابات کے دوران مختلف سیاسی جماعتوں نے اچھی شہری حکمرانی کو یقینی بنانے کے لیے مختلف

ترقیاتی کام شروع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مجموعی اخراجات کے پیٹرن میں تبدیلی کو شکل 4.10 میں

دکھایا گیا ہے

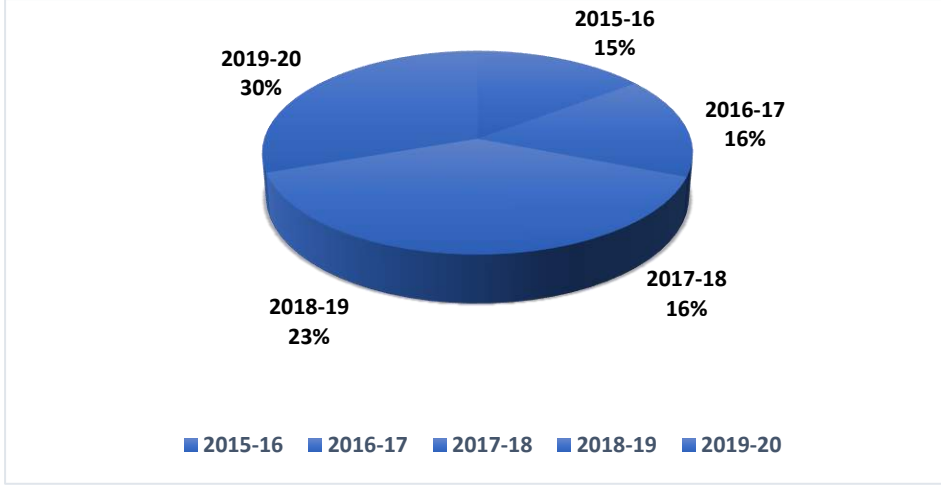
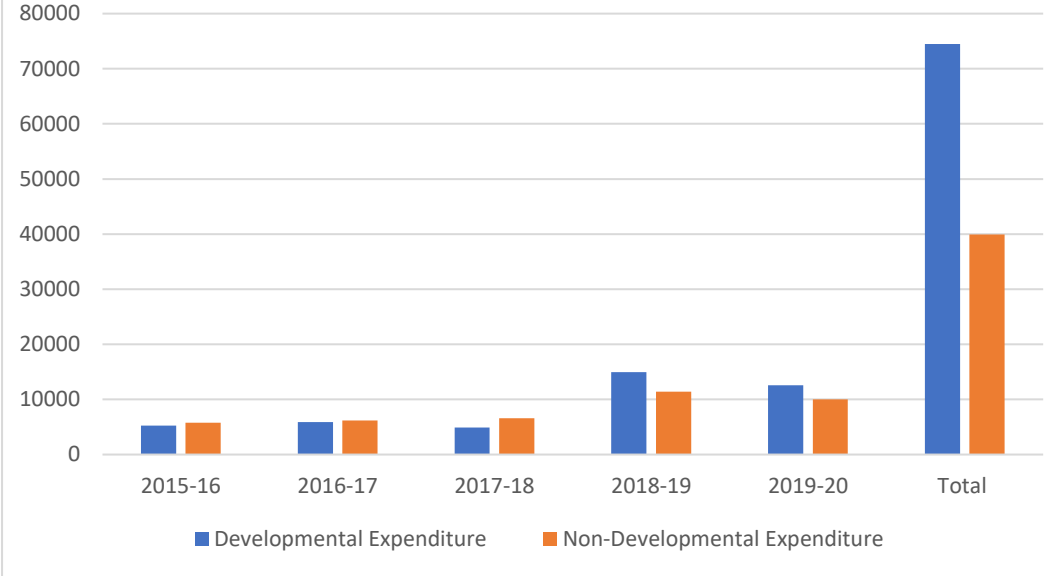


Table 4.7 Development and Non-developmental Expenditure		
Non-Developmental Expenditure	Developmental Expenditure	Year
5758.05	5240.43	2015-16
6153.29	5882.43	2016-17
6607.39	4908.1	2017-18
11385.34	14949.4	2018-19
9995.28	12541.29	2019-20
39899.35	74479.33	Total

Fig.4.11: Developmental and Non-Developmental Expenditure



مذکورہ بالا چارٹ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ غیر ترقیاتی اخراجات سال 2015-2018 کے ترقیاتی اخراجات سے زیادہ تھے۔ اس رجحان میں ایک بہت بڑی تبدیلی اگلے سالوں میں دیکھی جا سکتی ہے جس میں صرف ایک سال کے عرصے میں ترقیاتی اخراجات میں تقریباً 204 فیصد کا اضافہ ہوا، تاہم سال 2017-2018 سے 2018-2019 کے دوران 24 فیصد کی معمولی کمی دیکھی گئی۔ سال 2018-2019 سے 2019-2020 تک۔ دوسری جانب سال 2015-2018 سے غیر ترقیاتی اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے بعد سال 2018-2019 سے 2019-2020 میں اتنا چڑھاؤ آتا ہے۔ لیکن مجموعی تصویر 2015-2020 کے دوران غیر ترقیاتی اخراجات کے مقابلے میں ترقیاتی اخراجات میں 86 فیصد اضافہ کو ظاہر کرتی ہے۔

4.6 خلاصہ

Summary

اپنی مختلف سرگرمیوں پر جے ایم سی کے اخراجات 2015-2018 کے اسی طرز پر نہیں ہیں۔ اس کے باوجود دستیاب اعداد و شمار سے یہ دیکھا گیا ہے کہ ترقیاتی اخراجات کے لیے زیادہ فنڈز خرچ کیے گئے ہیں۔ یہ شہری انفراسٹرکچر سے منسلک شہری اور فنڈ کے حق میں ایک امید افزا علامت ہے۔ ہندوستانی شہریانہ اور مطلوبہ شہری بنیادی ڈھانچے کے تناظر میں، میکسنزی گلوبل انسٹی ٹیوٹ (2010) نے اندازہ لگایا ہے کہ 2030 تک ہندوستانی شہروں میں متوقع طلب کو پورا کرنے کے لیے 1.2 ٹریلین ڈالر کی سرمایہ کاری ضروری ہے۔ مطالعہ کیے جانے والے ادارے میں اخراجات کے انداز میں تبدیلی کو دیکھتے ہوئے، آنے والے سالوں میں شہری بنیادی ڈھانچے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے فنڈز کو استعمال کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

فیلڈ وزٹ، رپورٹس، قانون سازی، اخبارات میں مضامین کا جائزہ لینے کے دوران، یہ دیکھا گیا ہے کہ 74 ویں دستوری ترمیمی قانون اور J&K میونسپل کارپوریشن ایکٹ 2000 میں مذکور مختلف ڈومینز ہیں جنہیں مقامی اداروں کے دائرہ اختیار میں رکھا گیا ہے جن میں سڑکیں، بڑے پبلک پارکس شامل ہیں۔ (مہاراجہ ہری سنگھ پارک، باگھے۔ بہو، گرین ہیلٹ پارک وغیرہ) اسکول، صحت وغیرہ۔ حالانکہ عملی طور پر یہ ڈومینز جے ایم سی کو منتقل نہیں کیے گئے ہیں اور متعلقہ ریاستی

انتظامی محکموں (محکمہ فلوریکلچر) اور جموں ڈویلپمنٹ اتھارٹی (JDA) جیسی ترقیاتی اتھارٹی کے زیر انتظام ہیں۔

نتیجتاً، ہندوستان کے دیگر شہروں کے مقابلے میں مطالعہ کے علاقے میں مجموعی طور پر مقامی شہری بنیادی ڈھانچہ تیار نہیں کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں، سڑکوں کو چوڑا کرنے، تفریحی سہولیات کا مسئلہ، تعلیمی اور صحت کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے وغیرہ کا معاملہ مناسب ادارے کے تحت نہیں ہے۔ اس لیے ان ڈومینز کی ترقی پر مقامی نمائندوں کی توجہ کا فقدان ہے۔ اس کے بعد، شہری انفراسٹرکچر کے لیے ابہام کا خطرہ ہے۔

میونسپل کارپوریشن کی طرف سے گزشتہ برسوں میں حاصل ہونے والی آمدنی مستحکم رہی ہے اور کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی ہے۔ اخراجات دو مالی سالوں میں، یعنی 2015-2016 اور 2018-2019 میں فراہم کردہ امداد سے زیادہ ہو گئے۔ یہ نظیر کارپوریشن کے ذریعہ مالیاتی انتظام کے اختیارات پر سوال اٹھاتی ہے۔ مزید یہ کہ مجموعی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا۔ تنظیم کی آمدنی میں قابل ذکر اضافے کے لیے کوششیں کی جانی چاہئیں لیکن مطالعہ کے شعبے میں ایسی کوئی کوشش شاید نہیں کی گئی ہے۔

پراپرٹی ٹیکس سال 2017 میں ہندوستان میں میونسپلٹی کی اپنی آمدنی کے لئے آمدنی کا بڑا ذریعہ (60%) تشکیل دیتا ہے، اس طرح، یہ ہمیشہ اپنی آمدنی میں ایک اہم شراکت دار رہتا ہے۔ جموں میونسپل کارپوریشن اور ٹیکس دہندگان سے ڈیٹا اکٹھا کرتے ہوئے، یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ

جے ایم سی کو اپنے قیام کے بعد سے ہی اپنے رہائشیوں پر پراپرٹی ٹیکس لگانے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ جے ایم سی کو اپنی پوری صلاحیت تک پہنچنے سے روکتا ہے کیونکہ اپنی آمدنی کے بڑے ذریعہ کو جمع کرنا اس کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ یہ ایک کام ہو گا کہ جے ایم سی کو دوسرے ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی کی بنیاد پر خود کو برقرار رکھنے اور آمدنی کے دیگر ذرائع JMC پر اپرٹی ٹیکس کے مقابلے میں صرف ایک معمولی رقم کا حصہ ہوتے ہیں۔ سال 2020 تک، JMC کو عمارتوں کی تعمیر کی اجازت دینے کا کوئی اختیار نہیں تھا جس سے اس کی کمزور مالی صحت کو تقویت ملتی ہے۔

باب 7، اندراج نمبر 79 جموں و کشمیر میونسپل کارپوریشن ایکٹ 2000 کی شق 1 میں میونسپل کارپوریشن کی مالی حالت کا جائزہ لینے اور ٹیکسوں، ڈیوٹیوں، ٹولز اور قابل وصولی کی خالص آمدنی کی تقسیم کی مزید سفارش کرنے کے لیے ریاستی مالیاتی کمیشن کے قیام کا ذکر کیا گیا ہے۔ ریاست اور کارپوریشن کے درمیان ریاست کی طرف سے۔ چونکہ، ایکٹ کو شامل کرنے کے بعد صرف ایک بار ریاستی مالی کمیشن تشکیل دیا گیا تھا، یعنی 2007-08 سے 2011-12 تک، جبکہ ریاستی مالی کمیشن نے دو سال اور دو ماہ سے زائد عرصے سے اپنی رپورٹ پیش کرنے میں تاخیر کی ہے۔ مزید یہ کہ، جموں و کشمیر کے پنچایتی راج اداروں کے پاس اس سلسلے میں ریاستی مالیاتی کمیشن کے لیے کوئی انتظامات نہیں تھے، 2011 میں، جموں اور کشمیر ریاستی مالیاتی کمیشن برائے پنچایت اور میونسپلٹی ایکٹ، 2011 تشکیل دیا گیا تھا۔ تاہم، 2010 سے لے کر (2022 تک) اس ایکٹ کی بنیاد پر

ایسا کوئی کمیشن تشکیل نہیں دیا گیا جو میونسپل کارپوریشن، میونسپلٹی اور PRIs کو کسی قسم کی منتقلی کی سفارش کرے۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کے قیام میں باقاعدگی کا فقدان ہے جیسا کہ اس کے متعلقہ کاموں کے ذریعہ لازمی قرار دیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں ریاستی خزانے سے غیر مناسب اور وقفے وقفے سے مالی تعاون حاصل ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ جو مالی وسائل بلدیات بالخصوص جموں میونسپل کارپوریشن کو ریاستی مالی خزانے سے حاصل ہونا تھا، وہ نہ ہو سکا، چونکہ ریاستی مالیہ کمیشن جو تقسیم کاری کا کام کرتی ہے، اس کو عمل میں نہیں لایا گیا۔ نتیجتاً بلدیہ کو مالی معاونت سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے

-

جب سے ہندوستان نے آزادی حاصل کی ہے، اس وقت سے ریاست جموں و کشمیر میں صرف پانچ بار بلدیاتی انتخابات ہوئے ہیں، یعنی 1956، 1972، 1980، 2005 اور 2018۔ آخری منتخب باڈی کی مدت 2010 میں مکمل ہوئی تھی۔ سال 2010 سے اکتوبر 2018 تک کوئی الیکشن نہیں کرائے گئے۔ اس کی وجہ سے، یوزر چارجز اور دیگر میونسپل فیس، ٹیکسز وغیرہ کا دوبارہ جائزہ نہیں لیا گیا جس سے ریونیو کی بنیاد مزید کمزور ہو گئی۔ ان سالوں کے دوران مقامی حکومت کی نظر ثانی کی غیر موجودگی JMC کی مختلف سرگرمیوں میں مجموعی طور پر بڑھتے ہوئے اخراجات کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہوئی جس کی وجہ سے مالیات کی ایک بڑی کمی ہوئی۔

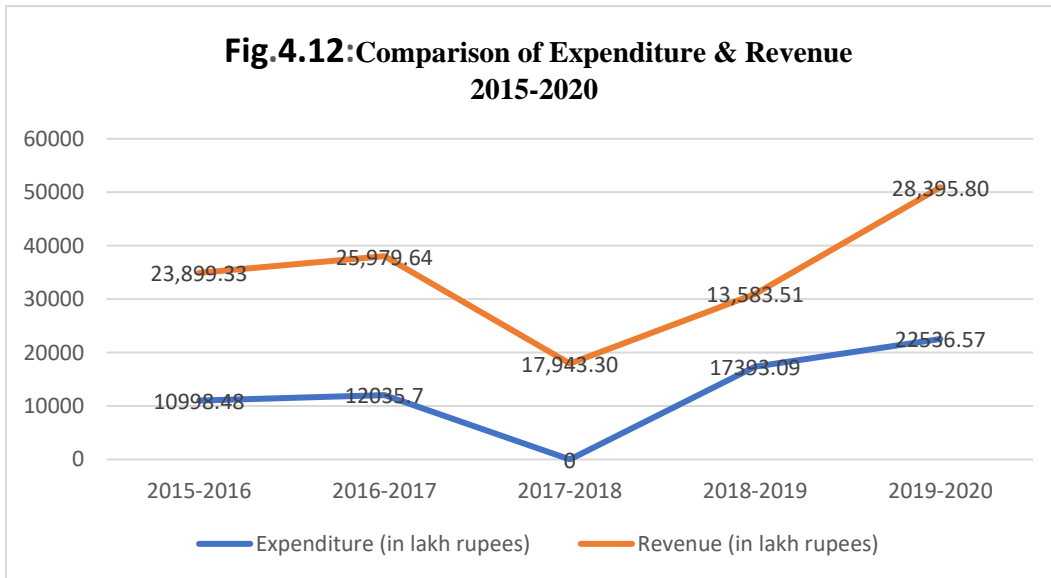
4.7 آمدنی اور اخراجات کا موازنہ

جدول 4.8: سال 2015-2020 کے دوران آمدنی اور اخراجات کا موازنہ ذیل میں ذکر کردہ

میں دکھایا گیا ہے

Table 4.8: Comparison of Revenue and Expenditure in the study area

<u>Revenue (in lakh rupees)</u>	<u>Expenditure (in lakh rupees)</u>	<u>Year</u>
23,899.33	10998.48	2015-2016
25,979.64	12035.7	2016-2017
17,943.2998	11 515.49	2017-2018
13,583.5057	17393.09	2018-2019
28,395.7955	22536.57	2019-2020



JMC مطالعہ کے علاقے میں سال بھر میں آمدنی اور اخراجات کے درمیان فرق کو دیکھتے ہوئے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ JMC علاقہ کی ترقی پر دستیاب آمدنی کو استعمال کرنے میں ناکام رہا ہے۔

پراپرٹی ٹیکس لگانے اور ٹیکس کی شرحوں، یوزر چارجز وغیرہ میں ایک طویل عرصے سے تبدیلی کا اختیار نہ ہونے کے باوجود۔ تاہم، سال بھر کے اخراجات کے پیٹرن کے مقابلے میں اس کا ریونیو پیٹرن اب تک کی بلند ترین سطح پر تھا۔ اس تناظر میں، ہم کہہ سکتے ہیں کہ جے ایم سی کی طرف سے پیروی کیے گئے مالیاتی انتظام کے طریقے غیر مناسب ہیں اور یہاں تک کہ عوامی تنظیموں کے مالیاتی انتظام کے بنیادی اصولوں کے برعکس ہیں۔ جس میں تنظیمیں معاشرے کے ہر طبقے کی فلاح و بہبود اور ترقی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔

4.8 ٹیکس دہندگان کے خیالات

Perception of Tax payers

جمہوری ممالک کے عوامی اداروں میں شہریوں کی شمولیت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ عوامی تنظیم کے فیصلہ سازی کے عمل میں مقامی شہریوں کی زیادہ سے زیادہ شمولیت کو سٹیٹن سینٹرک ایڈمنسٹریشن اور سٹیٹن پرو ایڈمنسٹریشن کہا جاتا ہے⁽²⁾۔ لہذا، انتظامی عمل کے بارے میں شہریوں کا تصور حکمرانی کے تصور کے تعین میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ مزید یہ کہ کسی بھی تنظیم کے بارے میں شہریوں کے تاثرات کو منظم طریقے سے لینے یا ریکارڈ کرنے سے انتظامی تاخیر، کارکردگی، شفافیت اور گڈ گورننس کی دیگر خصوصیات کا اندازہ لگانے میں مدد ملتی ہے۔ شہریوں کی

رائے کی بنیاد پر عوامی تنظیم کے کام کاج، عمل کو درست کیا جاسکتا ہے، تنظیم نو کی جاسکتی ہے اور مطلوبہ تبدیلیاں یا اصلاحات شروع کی جاسکتی ہیں۔ مذکورہ پس منظر میں، باب کے اس حصے میں جموں میونسپل کارپوریشن کے کام کاج کے بارے میں ٹیکس دہندگان کے تاثرات کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جو کہ موجودہ مطالعہ کا ایک مقصد ہے۔ اس مقصد کے لیے، شہری حکمرانی کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ایک بند سوالنامہ استعمال کیا گیا ہے۔ مزید برآں، جیسا کہ یہ بالکل واضح ہے کہ معلومات کو اس وقت تک نہیں حاصل جاسکتا جب تک کہ کوئی محقق جواب دہندگان کے ساتھ اچھا تعلق قائم نہ کر لے۔ شہری نظم و نسق کے طے شدہ پہلوؤں جیسے اسٹریٹ لائٹنگ، نکاسی آب، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، ٹریفک مینجمنٹ وغیرہ پر جواب دہندگان کے جوابات کو یقینی بنانے اور تحقیق کی اخلاقیات کو یقینی بنانے کے لیے، محقق نے مقصد کو صاف کرتے ہوئے ان کی اجازت لی ہے۔ ان کی رازداری کے مطالعہ اور دیکھ بھال کا۔ مزید، سوالنامے کے آغاز میں، ان کی ذاتی تفصیلات، عمر، پیشہ، آمدنی، سماجی پس منظر اور خاندان کے افراد کی تعداد وغیرہ کے بارے میں کچھ سوالات ہوتے تھے۔ شہری حکمرانی کے بارے میں مطلوبہ معلومات اکٹھی کرنے کے بعد، مطالعہ کے علاقے سے اہل جواب دہندگان۔ امکانی نمونے لینے کے عمل کے لئے سادہ بے ترتیب (اتفاقی) نمونے کی تکنیکوں کا استعمال کر کے منتخب کیا گیا تھا۔ اس ذریعہ سے حاصل کی گئی معلومات کا مزید تفصیلی اعداد و شمار لگا کر تجزیہ کیا جاتا ہے جو ذیل میں ان کی تشریح کے ساتھ جدول اور چارٹ کی شکل میں دکھائے گئے ہیں۔

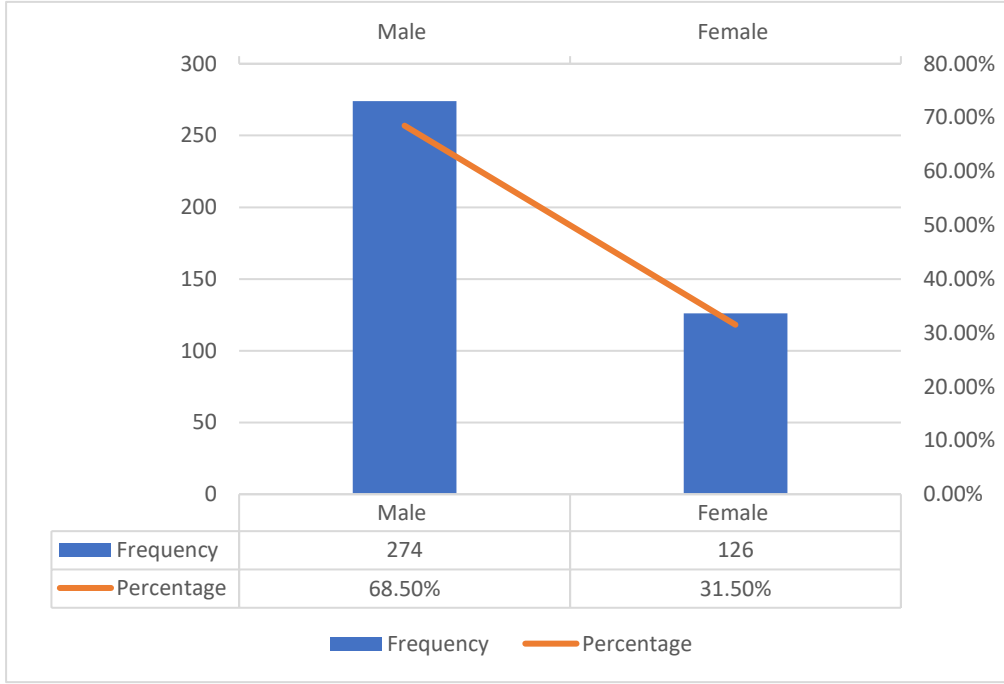
جدول 4.2.1: ٹیکس دہندگان کی تفصیلات

Table 4.2.1: Showing the Particulars of Tax Payers of Jammu Municipal Corporation

Percentage	Frequency	Gender
68.5%	274	Male
31.5%	126	Female
100	400	Total

جموں میونسپل کارپوریشن جدول 4.2.2 میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ 75 میونسپل وارڈز سے انٹرویو لینے والے 400 ٹیکس دہندگان میں سے، جو اب دہندگان کی کافی اچھی تعداد مرد (68.5%) تھی اور تقریباً ایک تہائی جو اب دہندگان خواتین 31.5 فیصد تھیں۔ بنیادی اعداد و شمار جمع کرنے کے دوران، محققین کو ایک مسئلہ درپیش ہوا، جو خواتین کی اس کم فیصد کے پیچھے شاید سب سے زیادہ صحیح وجہ ہے۔ مطالعہ کے علاقے میں، جب بھی کسی خاتون جو اب دہندہ سے (فیصلہ شدہ نمونے لینے کی تکنیک کے ذریعے) مطالعہ کیے جانے والے رجحان کے بارے میں ان کی رائے جاننے کے لیے رابطہ کیا گیا، تو زیادہ سے زیادہ خواتین نے کہا کہ "ہمارے شوہر یا کوئی اور مرد رکن آنے دیں، وہ کہیں گے جو بھی معاملہ ہے"۔ مختلف کوششوں کے باوجود محقق انہیں جے ایم سی کے بارے میں ان کے تاثر حاصل کرنے کے لیے قائل نہیں کر سکا۔ مزید یہ کہ Covid-19 کی وجہ سے جو حالات ہیں وہ بھی معاشرے کے تمام طبقات کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے

ایک بہت بڑا چیلنج تھے۔ مندرجہ بالا حقائق اور اعداد و شمار کو درج ذیل 4.13 شکل میں مزید تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔



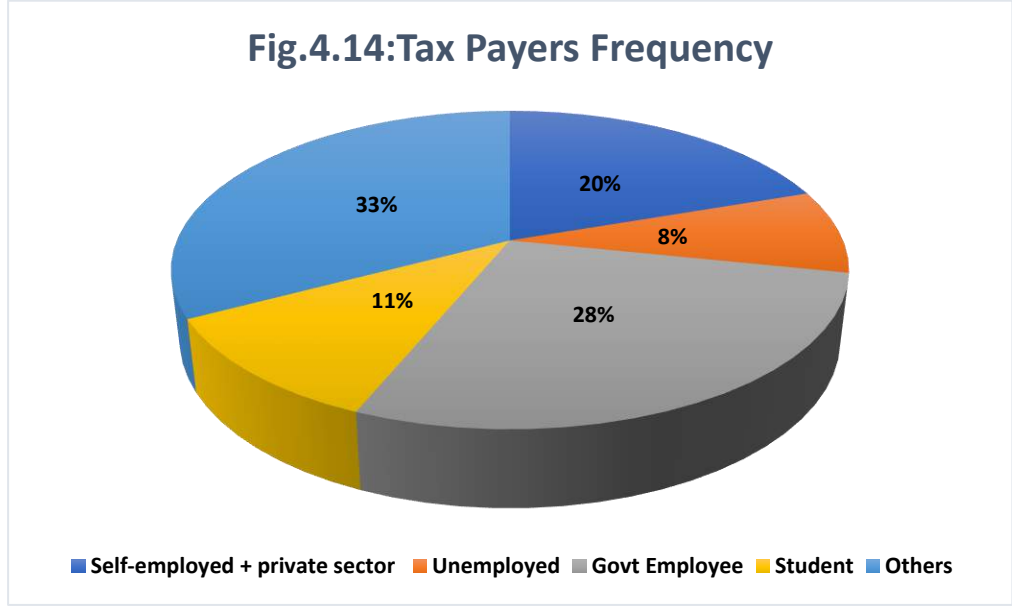
جدول 4.2.2: ٹیکس دہندگان کے پیشے کی تفصیلات

Table 4.2.2: Showing about the particulars of professions of Tax payers of JMC

% Percentage	Frequency	Type of Profession
19.8%	79	Self-employed + private sector
8.5%	34	Unemployed
28.0%	112	Govt Employee
11.0%	44	Student
32.8%	131	Others
100%	400	Total

جدول 4.2.3 میں جموں میونسپل کارپوریشن کے ٹیکس دہندگان کے پیشے کی نمائندگی کرتی ہے۔ جواب دہندگان کی کافی تعداد (32.8%) دوسرے پیشوں میں مصروف تھی۔ اتفاقی مزدور، یومیہ اجرت پر کام کرنے والے، سڑک پر سامان بیچنے والے دکاندار جہاں انہیں کام کی ضمانت نہیں ہوتی، اس لیے کام کی دستیابی کے مطابق اپنا کام بدلتے رہتے ہیں۔ جواب دہندگان کی بہت کم تعداد (28%) سرکاری شعبے کے مختلف محکموں میں کام کرنے والے تھے۔ بہت کم جواب دہندگان (19.8%) خود ملازم تھے اور نجی شعبے میں کام کرتے تھے۔ تقریباً ایک چوتھائی جواب دہندگان (32%) طالب علم تھے اور معمولی جواب دہندگان (8.5%) کام نہیں کر رہے تھے (بے روزگار)۔ اس حصے میں یہ دیکھا گیا کہ سب سے زیادہ جواب دہندگان غیر منظم شعبے میں کام کر رہے ہیں۔ مزید برآں، سرکاری ملازمین بھی ٹیبل 4.1 میں مذکور دیگر پیشوں سے زیادہ تھے کیونکہ جموں و کشمیر میں نجی شعبہ ہندوستان کے دیگر علاقوں کے مقابلے نسبتاً کم ہے۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ لوگ ملازمت کے لیے پبلک سیکٹر پر انحصار کرتے ہیں۔ دریں اثنا، بے روزگار ٹیکس ادا کرنے والوں کا تناسب محض آٹھ فیصد رہا۔ مزید برآں، اہل جواب دہندگان کے پیشے کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات نیچے دیے گئے پائی چارٹ میں دکھائی جا رہی ہیں، جو ہر پیشے کا فیصد واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔

Fig.4.14:Tax Payers Frequency



جدول 4.2.3 ٹیکس دہندگان کا سماجی پس منظر

The Social Background		
Percentage%	Frequency	Particulars
34.0%	136	Scheduled Caste (SC)
18.0%	73	Scheduled Tribe (ST)
20.8%	83	Other Backward Class (OBCs)
27%	108	General
100%	400	Total

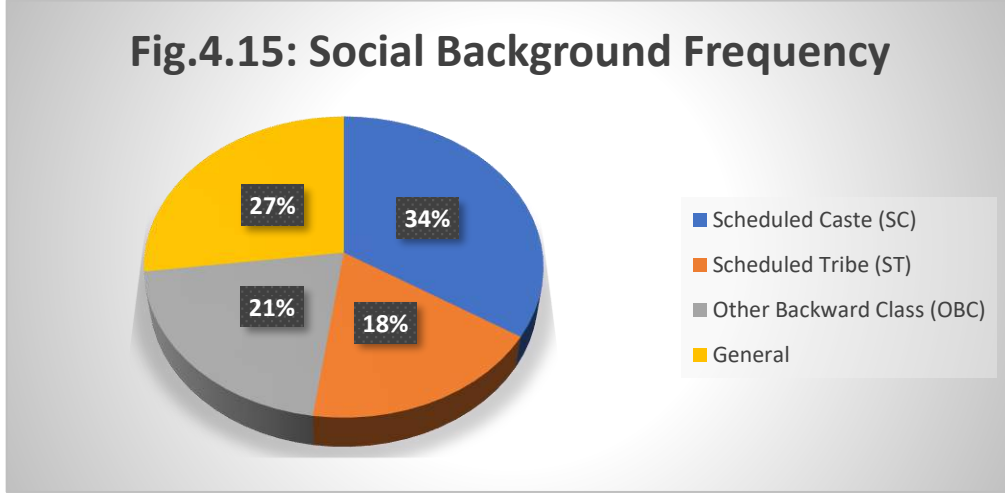
Table 4.2.4: Social Background of the Tax Payers

جدول 4.2.4 میں جواب دہندگان کا سماجی پس منظر دکھایا گیا ہے۔ کی قابل ذکر تعداد جواب

دہندگان کا تعلق درج فہرست ذات (34%) سے تھا۔ بہت کم جواب دہندگان کا تعلق درج

فہرست قبائل سے تھا۔ تقریباً ایک چوتھائی جواب دہندگان کا تعلق جنرل زمرے سے تھا۔ کچھ

جواب دہندگان (20.8%) دیگر پسماندہ طبقے سے تھے۔ مندرجہ ذیل پائی چارٹ میں انہی حقائق کی وضاحت کی گئی ہے۔



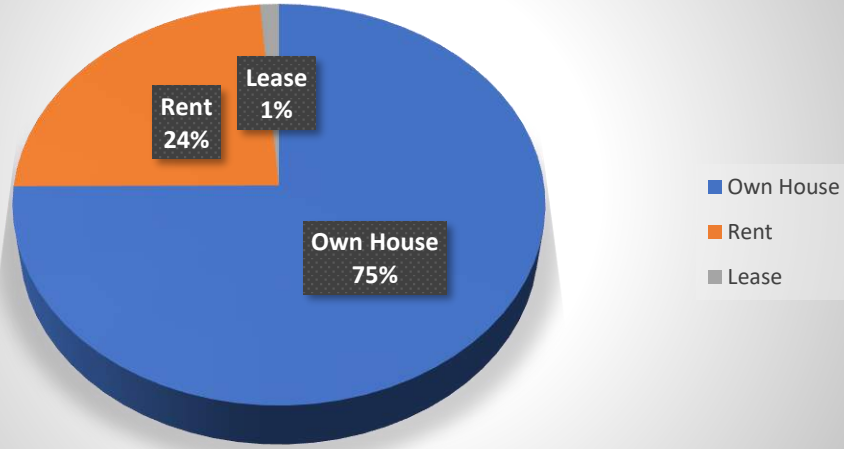
جدول 4.2.4 محصول اکنہ ادا کرنے والوں کی تفصیلات

Table 4.2.4: Particulars of the Possession of the House of tax payers

Percentage%	Frequency	Particulars
75.5%	302	Own House
24.0%	96	Rent
1%	5	Lease
100%	400	Total

جدول 4.2.5 ٹیکس دہندگان کے گھر کے قبضے کی نمائندگی کرتا ہے۔ جواب دہندگان کی اچھی تعداد (75.5%) کے پاس اپنا گھر ہے اور تقریباً ایک چوتھائی جواب دہندگان (24%) کرائے کے مکانوں میں رہائش پذیر ہیں۔ غیر معمولی جواب دہندگان لیز کی بنیاد پر رہ رہے تھے۔ جسے مندرجہ ذیل پائی چارٹ میں گھر کی ملکیت سے متعلق وہی معلومات دکھائی گئی ہیں۔

Fig.4.16: Possessions of the House %



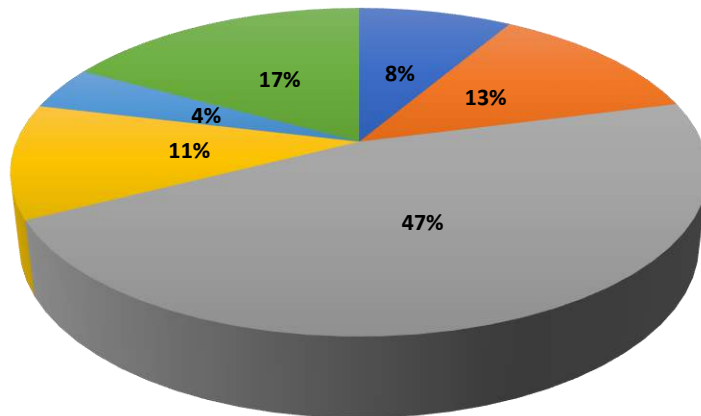
ہر گھر میں مختلف قسم کے خاندان رہتے ہیں، جیسے جوہری (نیوکلیر) خاندان اور مشترکہ خاندان۔ دنیا بھر میں شہری آبادی میں تیزی سے اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر گھر میں رہنے والے خاندان کے افراد کی تعداد کے بارے میں جاننے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں، جواب دہندگان کی فراہم کردہ معلومات کو درج ذیل جدول میں شامل کیا گیا ہے۔

جدول 4.2.5: جواب دہندگان کے کنبے کی افراد کی تعداد

Table 4.2.5: Number of Family Members of respondents		
Percentage	Frequency	Particulars
8.5%	34	1 member
12.5%	50	2 members
46.5%	186	3 members
11.3%	45	4 members
4.3%	17	5 members
17.0%	68	Above 5 members
100%	400	Total

جدول JMC4.2.6 کے علاقائی دائرہ اختیار میں جواب دہندگان کے خاندان کے افراد کی تعداد کی تفصیلات کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس تناظر میں دیکھا گیا کہ تقریباً نصف (46.5%) جواب دہندگان کے خاندان میں تین افراد ہیں۔ بہت کم (17%) خاندانوں کے اپنے خاندانوں میں پانچ سے زیادہ افراد ہیں۔ جبکہ غیر معمولی تعداد (8.5%) اور (11.3%) خاندانوں میں بالترتیب ایک رکن اور پانچ ارکان خاندان ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی حد تک، لوگ خاندانی منصوبہ بندی، اور خاندان میں خاندان کے زیادہ افراد رکھنے کے معاشی بوجھ کے بارے میں آگاہ ہیں۔ مزید، جواب دہندگان میں خاندان میں صرف ایک رکن زیادہ سے زیادہ تھا جو دوسرے ملحقہ اضلاع سے تعلیمی مقاصد اور ملازمت کے مقاصد کے لیے آئے تھے۔ متذکرہ بالا چیزوں کی مزید وضاحت درج ذیل خاکہ میں کی گئی ہے۔

Fig.4.17: Family Members Frequency



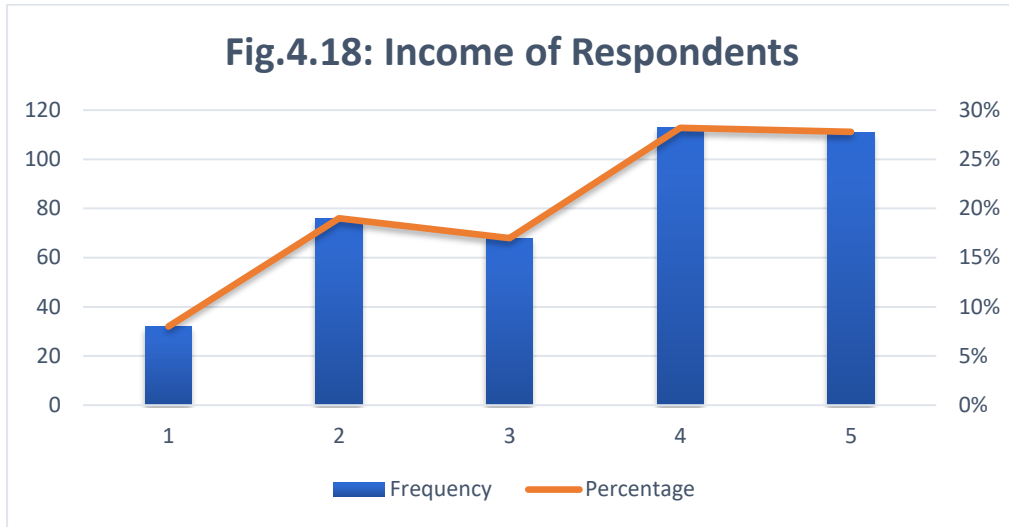
■ 1 member ■ 2 members ■ 3 members ■ 4 members ■ 5 members ■ Above 5 members

Income of the tax payers has also been analysed:

جدول 4.2.6: محصول دہندگان کی سالانہ آمدنی

Particulars in Lakhs	Coding	Frequency	Percentage
50,000 to one lakh	1	32	8%
One - Two	2	76	19%
Two – Three	3	68	17%
Three – Four	4	113	28.2%
Four – Five & Above	5	111	27.8%
Total		400	100%

جدول 4.2.7 ٹیکس دہندگان کی سالانہ آمدنی پیش کرتا ہے۔ اس حصے میں، یہ دیکھا گیا ہے کہ، ایک چوتھائی سے زیادہ (28.2%) جو اب دہندگان ہر سال تین سے چار لاکھ کماتے ہیں۔ چند (27.8%) سالانہ چار سے پانچ یا پانچ لاکھ سے زیادہ کماتے ہیں۔ جبکہ پانچویں سے تھوڑا کم (19%) جو اب دہندگان ایک سے دو لاکھ کماتے ہیں۔ اسی طرح تقریباً ایک چھٹا حصہ (17%) دو سے تین لاکھ کماتا ہے۔ مزید، غیر معمولی (8%) جو اب دہندگان صرف پچاس سے ایک لاکھ سالانہ کماتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ JMC میں رہنے والے زیادہ سے زیادہ لوگ معاشی طور پر ٹھیک نہیں ہیں۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ لوگ متوسط گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذیل میں چارٹ میں اس کی مزید وضاحت کی گئی ہے۔



مطالعہ کیے جانے والے رجحان کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے کے لیے، محقق نے کچھ بنیادی سوالات شامل کیے تھے۔ اس کوشش کے پیچھے ایک تعلق قائم کرنا تھا، اس طرح ایک ایسا ماحول پیدا کرنا جس میں جواب دہندہ سوالات کے جوابات دینے میں آسانی محسوس کرے۔ مزید برآں، یہ محقق کو جواب دہندگان کی سماجی و اقتصادی حالت کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔ محقق نے اپنی قدرتی ماحولیاتی ترتیب میں جواب دہندگان کے جوابات تلاش کرنے کے لیے سوالنامے کو حقیقی انداز میں لاگو کیا ہے۔ ڈیٹا اکٹھا کرنے کے منتخب طریقہ کے ذریعے جواب دہندگان کی تفصیلات حاصل کرنے کے بعد، میری JMC کی فراہم کردہ بنیادی خدمات کے بارے میں سوالات کیے گئے، درحقیقت وہ جو جدید معاشرے میں رہنے والے ہر فرد کے لیے ضروری ہیں۔ اس درج ذیل جدول میں، مطالعہ کے دائرہ اختیار میں بنیادی خدمات تک رسائی رکھنے والے لوگوں

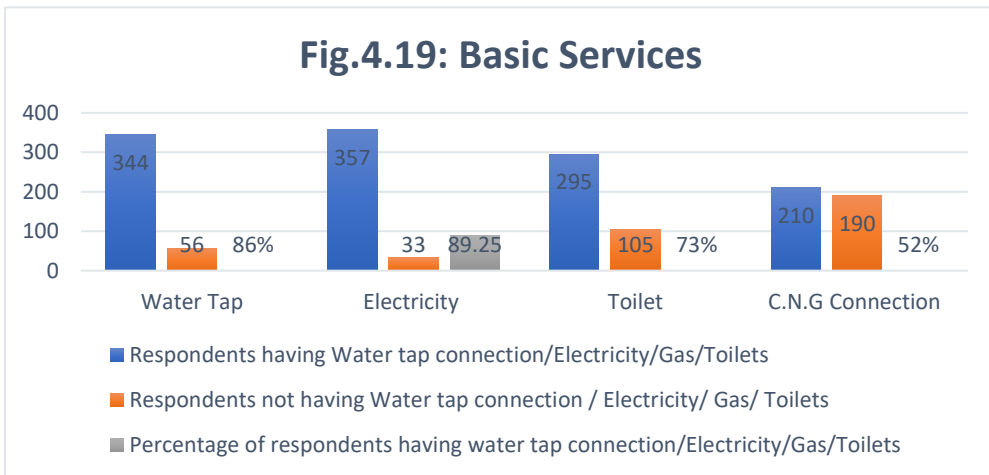
سے متعلق حقائق اور اعداد و شمار کو شامل کیا گیا ہے اور جدول اور چارٹ کی مدد سے مزید وضاحت کی گئی ہے۔

جدول 4.2.7: جموں میونسپل کارپوریشن کی جانب سے فراہم کردہ بنیادی خدمات درج ذیل جدول میں شامل کی گئی ہیں۔

Table 4.2.7: Basics Services Provided by JMC			
Particulars	Frequency	Frequency of not having Water tap connection/ Electricity/Gas/Toilets	Percentage
Water Tap	344	56	86%
Electricity	357	33	89.25
Toilet	295	105	73%
C.N.G Connection	210	190	52%

جدول 4.2.8 مطالعہ کے علاقے میں بنیادی خدمات تک رسائی رکھنے والے شہریوں سے متعلق اعداد و شمار پیش کرتا ہے جس میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جواب دہندگان کی اکثریت (86%) کو نلکے کے پانی تک رسائی حاصل ہے اور بہت کم (14%) جواب دہندگان کو پانی کی سہولت میسر نہیں تھی۔ اسی طرح، اکثریت (89%) گھرانوں کے پاس بجلی کا کنکشن ہے اور محض ایک نواں (11%) گھرانوں کے پاس بجلی کا کنکشن نہیں ہے۔ تقریباً تین چوتھائی (73%) لوگوں کے گھروں میں بیت الخلاء ہیں اور آدھے سے کچھ زیادہ (27%) لوگ دریائے توی کے قریبی کنارے، نالہ اور جنگلاتی علاقوں میں کھلے عام رفع حاجت کرتے ہیں۔ اسی طرح نصف سے زیادہ

(52%) لوگوں کے پاس CNG کنکشن ہے اور تقریباً نصف (48%) لوگوں کے پاس CNG کنکشن تک رسائی نہیں ہے۔ مزید یہ کہ مطالعہ کے تمام علاقوں کے لوگوں نے گرمیوں کے مہینوں میں پانی کی سپلائی میں کمی کی شکایت کی ہے۔ اسی طرح سردیوں اور گرمیوں کے عروج پر تقریباً پورے مطالعہ کے علاقے کے لوگوں کے لیے بجلی کی کٹوتی کے مسائل پریشان کن رہتے ہیں۔ مطالعہ کے علاقے کے جواب دہندگان کے مطابق، بے ایم سی شہری بنیادی ڈھانچے جیسے پانی کے ٹینک، ٹرانسفارمرز، سڑکوں، پارکوں، کھیل کے میدانوں وغیرہ کی ترقی پر توجہ نہیں دے رہا ہے۔ مذکورہ بالا مسائل پر جب بے ایم سی کے اس وقت کے معزز میئر چندر موہن گپتانے ایک ٹیلی فونک انٹرویو پر جواب دیا، "چونکہ 2010 سے کوئی منتخب حکومت نہیں تھی، اس لیے ہم نے صرف دو سال قبل 2018 میں چارج سنبھالا تھا اور ہم شہری علاقوں کو ملک کے دیگر شہروں کے برابر ترقی دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہاں، یقیناً، ہمیں تمام علاقوں تک پہنچنے میں وقت لگے گا۔ تاہم، ہمارا عملہ اور کارپوریٹرا چھی حکمرانی کو یقین بنانے کے لیے انتھک محنت کرتے ہیں"۔ ذیل میں دیا گیا خاکہ مطالعہ کے علاقے میں بنیادی خدمات کے اعداد و شمار کو مزید ظاہر کرتا ہے:



جدول 4.2.8: سوالنامے کے دوسرے حصے میں، مطالعہ کے علاقے میں شہری حکمرانی کے

انتظام سے متعلق جواب دہندگان سے کچھ سوالات پوچھے گئے۔ شہری حکمرانی کے وہ تمام اہم پہلو

ذیل میں درج ہیں:

نمبر شمار	تین سطحوں میں کسی ایک پر اپنی رائے دیجئے
1	آپ کے بلدی علاقہ میں سڑکوں کی حالت کیسی ہے؟ خراب / اوسط / اچھی
2	شہر میں روشنی کا حال کیسا ہے؟ خراب / اوسط / اچھی
3	کارپوریشن کی جانب سے فراہم کی جانے والی صحت کی خدمات کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟ خراب / اوسط / اچھی
4	پیدائش اور زچگی کی راحت کی خدمات کیسی ہیں؟ خراب / اوسط / اچھی
5	آپ کے علاقے میں صفائی اور بیت الخلاء کی سہولتیں کیسی ہیں؟ خراب / اوسط / اچھی
6	آپ کے علاقے میں کچر اٹھانے سے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟ خراب / اوسط / اچھی
7	شہر میں غذائی ملاوٹ کو روکنے کے اقدامات کیسے ہیں؟ خراب / اوسط / اچھی
8	آپ کے علاقے میں سربراہی آب کا حال کیا ہے؟ خراب / اوسط / اچھی
9	آپ کے علاقے میں ڈرین ایتج کا انتظام کیسا ہے؟ خراب / اوسط / اچھی
10	بلدیہ کے اسکولس کی کارکردگی کے متعلق آپ کا خیال کیا ہے؟ خراب / اوسط / اچھی
11	شہری منصوبہ بندی پر آپ کا کیا خیال ہے؟ خراب / اوسط / اچھی
12	شہر میں پارکوں اور لائبریریز کا کیا حال ہے؟ خراب / اوسط / اچھی

13	شہر میں بازاروں کی رکھ رکھاؤ پر آپ کا کیا خیال ہے؟	خراب / اوسط / اچھی
14	شہر میں سوار یوں کی ٹھہراؤ کی سہولت کیسی ہے؟	خراب / اوسط / اچھی
15	شہر میں ماحولیات کے تحفظ کے انتظامات کیسے ہیں؟	خراب / اوسط / اچھی
16	بلدی خدمات کی بہتری کے لئے اپنی رائے دیں	خراب / اوسط / اچھی

شہری نظم و نسق کے ان تمام اہم شعبوں اور میونسپل کارپوریشنوں کے اہم کاموں کے لیے، مطالعہ کے علاقوں میں جواب دہندگان نے اپنے ذاتی تجربے کے مطابق جواب دیا ہے۔ مندرجہ ذیل جدول میں اسی کی وضاحت کی گئی ہے۔

جدول 4.2.9: ٹیکس دہندگان کے خیالات

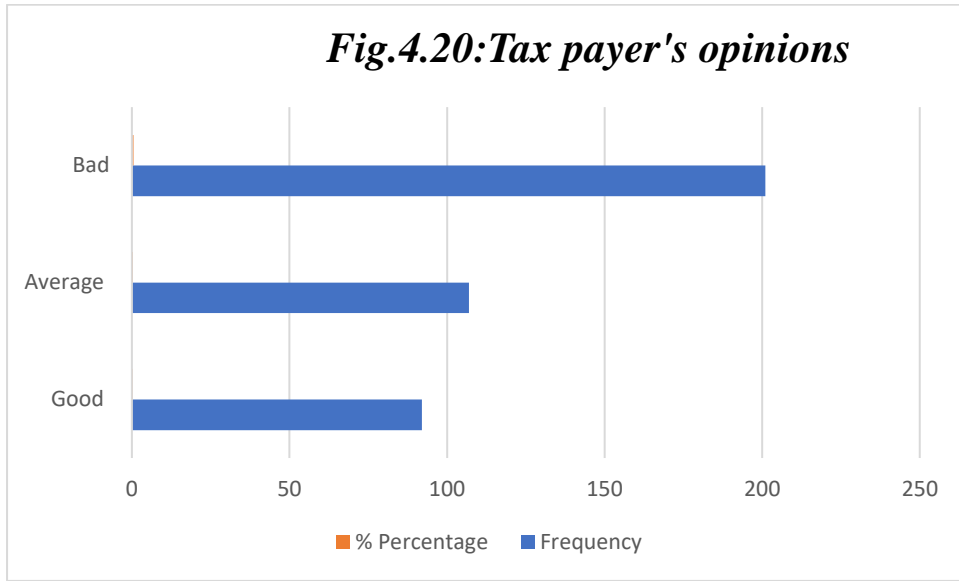
Table 4.2.9: Tax payer's opinions

%Percentage	Frequency	Particulars
23%	92	Good
26.8%	107	Average
50.25%	201	Bad
100%	400	Total

مطالعہ کے علاقے میں اہل جواب دہندگان کے ریکارڈ شدہ جواب کے مطابق۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ آدھے سے کچھ زیادہ (50.25%) جواب دہندگان نے کہا کہ جے ایم سی کی طرف سے فراہم کردہ شہری خدمات خراب ہیں۔ اسی وقت تقریباً ایک چوتھائی (26.8%) جواب دہندگان نے کہا کہ مطالعہ کے علاقے میں شہری خدمات کی فراہمی اوسط ہے۔ اسی طرح، ایک پانچویں سے کچھ

زیادہ (23%) جواب دہندگان نے کہا کہ شہری انتظام اچھا ہے۔ جواب دہندگان کی ان کے میونسپل ایریا میں سڑکوں کی دیکھ بھال کے حوالے سے مجموعی رائے غیر تسلی بخش تھی۔ بارہا شکایات کے باوجود حکام نے تباہ شدہ سڑکوں اور گلیوں کو ٹھیک نہیں کیا جس سے عوام کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ گلیوں میں آوارہ جانوروں پر کوئی کنٹرول نہیں ہے جس کی وجہ سے سکول جانے والے بچوں اور بزرگوں کے لیے خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ اسٹریٹ فروش اور مقامی دکاندار اپنی اشیاء ہمیشہ عوامی سڑکوں پر ڈالتے ہیں جس سے اکثر ٹریفک کی بھیڑ ہوتی ہے اور راہگیروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ عوامی بیت الخلاء شہر کے صرف چند بڑے علاقوں میں دستیاب ہیں اور یہاں تک کہ انہیں نہ دھویا جاتا ہے اور نہ ہی صاف رکھا جاتا ہے۔

عام لوگوں کی شکایت کا ایک اور ذریعہ کارپوریشن کی طرف سے کھاد کا انتظام نہ ہونا ہے۔ زیادہ تر علاقوں میں کچرا اٹھانے یا ٹھکانے لگانے کا کوئی مقررہ شیڈول نہیں ہے جب کہ جن علاقوں میں بیورو کریٹس، سیاستدان وغیرہ رہتے ہیں، ان کی دیکھ بھال اچھی طرح سے کی جاتی ہے۔ ان علاقوں میں ملاوٹ کی بروقت جانچ ہوتی ہے جو جے ایم سی کے ہیڈ کوارٹر کے قریب واقع ہیں جبکہ اس سے دور کے علاقوں میں ایسی سرگرمیاں محدود ہیں۔ مزید برآں، پارکنگ، صحت سے متعلق خدمات، تعلیمی اداروں کا میکنزم ٹھیک نہیں ہے۔ تاہم، یہ ادارے JMC کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے ہیں۔ تشویش کی سب سے بڑی وجہ اسٹریٹ لائٹنگ کی ناقص دیکھ بھال ہے، جو شہر بھر میں چوری کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ مندرجہ ذیل چارٹ میں اس کی مزید وضاحت کی گئی ہے۔



4.9 خلاصہ

Summary

جواب دہندگان کی رائے کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہم کہہ سکتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور خاندانی منصوبہ بندی کے عمل کے بارے میں بہت زیادہ آگاہ ہیں۔ مزید یہ کہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ 50% سے زیادہ لوگ (جواب دہندگان) اربن گورننس کے طریقہ کار سے خوش نہیں ہیں اور باقی اس نظام کو اوسط اور خراب قرار دے رہے ہیں۔ یہ رجحان جے ایم سی کے شہری حکمرانی کے طریقہ کار پر کئی سوالات اٹھاتا ہے۔ اس کے علاوہ، شہری نظم و نسق کے کچھ اہم شعبے جیسے اسکول اور پانی کی فراہمی کا انتظام JMC کے انتظامی ڈومین کے تحت نہیں آتا ہے، کیونکہ مطالعہ کے علاقے میں یہ ڈومین متعلقہ ریاستی محکمہ کے زیر انتظام ہیں۔ اس نے بالآخر جموں اور کشمیر میونسپل کارپوریشن ایکٹ 2000 کے ذریعہ فراہم کردہ شہری بلدیاتی

اداروں کے ڈومین اور فنڈز کے افعال اور فنکشنز کو اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ نتیجتاً، JMC کا ان انتظامی ڈومینز پر کوئی کنٹرول نہیں تھا۔ لیکن 2019 میں آرٹیکل 370 کی منسوخی اور جموں و کشمیر کی تنظیم نو کے بعد، جموں و کشمیر میں 74 ویں C.A.A کو نافذ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ بالآخر، اس سلسلے میں 2020 میں، JMC کے دائرہ اختیار میں آنے والے 108 پرائمری اسکولوں کو فنڈز، اثاثوں، فنکشنز سمیت JMC کو منتقل کر دیا گیا ہے، حالانکہ سست انتظامی عمل کی وجہ سے، زمینی سطح پر ابھی تک کچھ نہیں بدلا ہے۔ مزید برآں، بنیادی سطح پر صحت کے شعبے، پانی کی فراہمی اور بجلی کے محکمے سے متعلق کام کو اسٹڈی ایریا کے انتظامی دائرہ اختیار میں رکھا گیا ہے۔ مطالعہ کے پورے علاقے میں بہت سے جواب دہندگان نے خاص طور پر نانک نگر، جیول چوک، سینک کالونی، تالاب تلو، بکرم چوک میں نکاسی سے متعلق کام کو بہتر بنانے کا مشورہ دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ غیر منظم اور غیر منصوبہ بند تعمیرات کو فوری طور پر روکنے کی ضرورت ہے کیونکہ بہت سی سڑکیں بھیڑ بن رہی ہیں۔ میونسپل سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ایک اور مسئلہ ہے۔ شہریوں نے شکایت کی ہے کہ ان علاقوں میں جہاں سیاستدان اور بیوروکریٹس رہتے ہیں، جے ایم سی میونسپل سالڈ ویسٹ کو ہٹانے کا کام پوری تندہی سے کرتی ہے اور اس کے باوجود جہاں عام لوگ رہتے ہیں، جے ایم سی نے کوئی فکر نہیں کی۔ ایسا لگتا ہے کہ منتخب کونسلروں کا جے ایم سی میں کوئی کہنا نہیں ہے۔ اسٹڈی ایریا کے نئے بنائے گئے میونسپل وارڈز باسٹھ، تہتر، تہتر اور پچھتر کے جواب دہندگان بہت مایوس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ رورل گورننس میکانزم کے تحت خوش ہیں،

جہاں کم از کم ان کے کچھ کام مہاتما گاندھی روزگار یوجنا (MGNRGA) کے تحت ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ علاقہ 2018 میں بے ایم سی کے تحت رکھا گیا ہے، انہیں کئی مسائل کا سامنا ہے جیسے نکاسی کے مسائل، پانی کی فراہمی، پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹ کا حصول وغیرہ، زیادہ سے زیادہ لوگ انتظامی نظام اور JMC کی طرف سے فراہم کردہ خدمات حاصل کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں نہیں جانتے ہیں۔ ان کے لیے یہ نظام بہت ابہام کا شکار ہو چکا ہے اور متعلقہ انتظامیہ نے اب تک اس ابہام کو دور کرنے کے لیے کوئی تشویش ظاہر نہیں کی ہے۔

مطالعہ کے علاقوں سے ایک اور اہم پہلو جو دیکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ بے ایم سی کے پاس پر اپرٹی ٹیکس لگانے کا کوئی اختیار نہیں ہے جو پوری دنیا میں اپنی میونسپل آمدنی کا بنیادی ذریعہ ہے۔ لہذا، JMC سال 2000 میں میونسپل کارپوریشن کے طور پر اپنے قیام کے بعد سے اس پہلو سے آمدنی حاصل کرنے سے محروم ہے۔ مزید یہ کہ دیگر ڈیویژن، جرمانے، فیس، یوزر چارجز آف لائن وصول کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح ای گورننس کے استعمال کو اس کے انتظامی عمل میں شامل نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے وسائل، توانائی اور وقت کے ضیاع کو کم نہیں کیا جا رہا۔ اگر اسی کو کم کیا جاسکتا تو شہریوں یا ٹیکس دہندگان کا تاثر مختلف ہوتا۔ مختصر یہ کہ بے ایم سی کسی نہ کسی طرح جموں شہر کو قابل اور مالی طور پر قابل عمل بنانے میں ناکام ہو رہی ہے تاکہ یہ معاشی ترقی کے انجن کے طور پر کام کر سکے۔

4.10 جموں و کشمیر کی از سر نو تنظیم کے بعد بالخصوص شہری بلدیاتی اداروں اور

جموں میونسپل کارپوریشن کا منظر نامہ

Scenario of ULBs in General and JMC in Particular after the Reorganisation of J&K

جموں و کشمیر ایکٹ 2019 کی از سر نو تنظیم، سابقہ ریاست کو دو مرکز کے زیر انتظام علاقوں (لداخ اور جموں و کشمیر) میں تقسیم کیا اور مزید آرٹیکل 370 کو منسوخ کرنے کا باعث بنا۔ جموں و کشمیر میں پالیسیوں کو نافذ نہیں کیا جاسکا⁽³⁾۔ اس خصوصی حیثیت کے بہانے، 74 ویں سی اے اے ترمیم کو جموں و کشمیر میں نافذ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے اس کے یو ایل بی کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ J&K ری آرگنائزیشن ایکٹ 2019 کا نفاذ، 113 مرکزی قوانین کے نفاذ کا باعث بنا اور آخر کار 74 ویں آئینی ترمیمی ایکٹ کی کچھ دفعات بھی۔ اس طرح، جموں و کشمیر کے میونسپل سیٹ اپ میں کچھ راحت دیکھی جاسکتی ہے جس میں میونسپلٹیوں کی مالی صحت کو بڑھانے کی صلاحیت ہے۔ جموں و کشمیر حکومت نے 74 ویں آئینی ترمیمی ایکٹ کے تحت تقریباً 108 سرکاری پرائمری سکولوں کا کنٹرول جموں اور سری نگر کے میونسپل کارپوریشنوں کو منتقل کر دیا ہے⁽⁴⁾۔ اس کے باوجود، 19 میونسپل کونسلوں اور 57 میونسپل کمیٹیوں پر مشتمل 76 یو ایل بی کو کاموں، عہدیداروں اور مالیات کی منتقلی سے روک دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، ULBs کی خود مختاری کو

یقینی بنانے کے لیے کچھ دیگر اقدامات بھی کیے گئے ہیں، جیسے J&K انتظامیہ کی جانب سے 74 ویں آئینی ترمیمی ایکٹ کے تحت لازمی طور پر شہری لوکل باڈیز کو جل شکتی ڈیپارٹمنٹ کے کئی ڈومینز یا ڈویژنوں کی منتقلی کی منظوری (5)۔

اس تاریخی فیصلے میں، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (PHE) ڈویژن اور پبلک ہیلتھ مینیکل ڈویژن کو JMC کے تحت مستقل افسران اور فنڈز کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ جبکہ سری نگر کاسٹی واٹر ورکس ڈویژن، سری نگر پی ایچ ای مینیکل ڈویژن کا ایک حصہ، گاندر بل ضلع کے سٹی سب ڈویژن کا ایک حصہ اور لال نگر کے پی ایچ ای سب ڈویژن کا ایک حصہ ایس ایم سی کو الاٹ کیا گیا ہے۔ مزید برآں، 140 واٹر سپلائی سکیموں کے ساتھ منسلک بنیادی ڈھانچے کو بھی JMC اور SMC کو ان کے آپریشن اور دیکھ بھال کے لیے منتقل کیا گیا ہے، اس کے علاوہ 19 میونسپل کونسلوں کے دائرہ اختیار میں آنے والی مختلف اسکیموں کے 3,222 کلومیٹر طویل ڈسٹری بیوشن نیٹ ورکس کو باقاعدہ عملے کے ساتھ منتقل کیا گیا ہے۔ کارکنان اور یومیہ درجہ بندی والے کارکنان ULBs کو۔ جل شکتی محکمہ کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ یو ایل بی ایس (6) کو کیپیکس اور اوپیکس (Capex & Opex) فنڈز کی منتقلی کے لیے علیحدہ بجٹ ہیڈ کھولے۔ مذکورہ بالا افعال سے حاصل ہونے والی آمدنی کو بھی یو ایل بی کے کھاتوں میں جمع کیا جائے گا۔ حکومت نے UT کے جڑواں دارالحکومت کے شہروں میں 53 ہیلتھ سب سینٹرز کا فعال کنٹرول بھی اربن لوکل باڈیز کو منتقل کر دیا ہے جو پہلے محکمہ صحت کے زیر انتظام تھے۔ اس کے علاوہ جے ایم سی اور ایس ایم

سی کے دائرہ اختیار میں آنے والی 5.5 کلو میٹر چوڑائی والی 577 سڑکیں بھی انہیں دی گئی ہیں۔ یہ تمام اقدامات ULBs کے مالی وسائل کو بڑھانے میں معاون ثابت ہوں گے (7)۔

4.10.1 جموں میونسپل کارپوریشن

Jammu Municipal Corporation

حکومت ہند کی طرف سے کی گئی اس تبدیلی کے بعد جے ایم سی نے اپنے مالیاتی طریقہ کار اور انتظامی سیٹ اپ میں بڑی تبدیلی لائی ہے۔ جے ایم سی کے علاقائی دائرہ اختیار میں، اسے محکمہ سماجی بہبود، پرائمری ایجوکیشن، پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ، پرائمری ہیلتھ سینٹرز، اربن فاریسٹری، فلور بیکلچر اور جل شکتی وبھاگ کا مکمل انتظامی کنٹرول دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ان محکموں کا انتظام اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ یا جموں ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے پاس تھا۔ مزید برآں، جب کارپوریشن کا قیام سال 2000 میں ہوا تھا، اس کے انجینئرنگ ونگ، JMC کی ریڑھ کی ہڈی کے پاس صرف چار ڈویژن تھے، یعنی الیکٹریکل ڈویژن (جزوی طور پر)، دو شہری ترقیاتی ڈویژن، اور شہری ماحولیاتی انجینئرنگ ڈویژن۔ اب، یہ بارہ ڈویژنوں کی کارپوریشن ہے۔ پانچ اس کے اپنے ترقیاتی ڈویژن ہیں، ایک پروجیکٹ ڈویژن، جل شکتی وبھاگ کے چار ڈویژن، UEED ڈویژن، اور الیکٹریکل ڈویژن۔ مزید برآں، جموں ڈیولپمنٹ اتھارٹی جو کہ 1970 میں قائم ہوئی تھی، عمارت کے مقاصد کے لیے اجازت دیتی تھی (8)۔ اب جے ایم سی کو عمارت کی اجازت جاری کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ بہت کم وقت میں 2803 عمارتوں کی اجازتیں دی گئی ہیں اور اس ڈومین سے جمع ہونے

والی آمدنی درج ذیل ہے: ایک کروڑ چھیالیس لاکھ (2018-19)، دو کروڑ 39 لاکھ (2019-20) اور تین کروڑ تین لاکھ 21-2020 میں۔ اس کے علاوہ بے ایم سی کو پوزر چارجز کی شرحیں طے کرنے کا بھی اختیار دیا گیا ہے جو کہ گھریلو سے 100 روپے اور کمرشل سائٹس سے 200 روپے ہیں۔ اس سے اس نے 2018-19 میں ایک کروڑ، 2019-20 میں ایک کروڑ چھیاسی لاکھ اور 2020-21 میں چار کروڑ بیس لاکھ کمائے⁽⁹⁾۔ حال ہی میں 2022 میں، جموں و کشمیر کی انتظامی کونسل کی طرف سے لیا گیا ایک اور تاریخی فیصلہ بے ایم سی کی تنظیم نو کی تجویز کی منظوری ہے۔ کونسل نے بے ایم سی کے بہترین کام کے لیے سالانہ 3.26 کروڑ روپے کی اضافی گرانٹ کو بھی منظوری دی ہے⁽¹⁰⁾۔

4.11 اختتامیہ

Conclusion

اس یونٹ میں، محقق نے سن (2015-2020) کے دوران آمدنی اور اخراجات کے بدلتے ہوئے پیٹرن کو پیش کیا ہے۔ اس تناظر میں، JMC کی طرف سے پیروی کیے گئے مالیاتی انتظام کے طریقے مطالعہ کے علاقے کی ترقی کے لیے جمع شدہ محصول کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ پراپرٹی ٹیکس جیسے کمائی کے بہت سے ذرائع نہ ہونے کے باوجود اس کی آمدنی اخراجات سے زیادہ تھی۔ مزید یہ کہ کارپوریشن نے اپنی مختلف ترقیاتی اور غیر ترقیاتی سرگرمیوں

پر جو رقم خرچ کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف علاقوں کی ترقیاتی سرگرمیوں پر نسبتاً زیادہ
 فنڈز خرچ کیے گئے۔ جے ایم سی کی جانب سے یہ کافی متاثر کن کارنامہ ہے کہ شہری انفراسٹرکچر کو
 ترقی دینے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ بہر حال، مطالعہ کا علاقہ کئی مشکلات کے ساتھ برقرار ہے
 کیونکہ شہری بنیادی ڈھانچے کے کچھ اہم شعبوں کو JMC کے تحت نہیں رکھا گیا ہے۔ اس کے
 بعد، یہ ایک مبہم صورتحال پیدا کرتا ہے کہ آیا سڑکوں، پلوں، ہسپتالوں اور اسکولوں جیسے بنیادی
 ڈھانچے کو تیار کیا جا رہا ہے یا نہیں اور آیا ان پر مطلوبہ توجہ دی جا رہی ہے یا نہیں۔ اخراجات سے
 متعلق وسیع تر نقطہ نظر سے پتہ چلتا ہے کہ JMC اخراجات کا بیٹرن سالوں میں یکساں بیٹرن کی
 پیروی نہیں کر رہا ہے جیسا کہ ریونیو کے حصے کے معاملے میں دیکھا گیا ہے۔ جب جے ایم سی کے
 کام کاج پر ٹیکس دہندگان یا شہریوں کے نقطہ نظر کی بات آتی ہے تو 50 فیصد سے زیادہ جواب
 دہندگان نے کہا ہے کہ جموں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے فراہم کی جانے والی شہری خدمات
 تسلی بخش نہیں ہیں جو کہ بذات خود ایک تشویشناک بات ہے کیونکہ شہریوں کا خیال بنیادی پہلو
 ہے۔ آج کل کی گڈ گورنس۔ جے ایم سی کو اپنے قیام سے لے کر اب تک جس بڑے چیلنج کا سامنا
 ہے ان میں سے ایک 74 ویں CAA 1992 پر عمل درآمد نہ کرنا ہے۔

References

1. Kosar, R., & Bhadra, S. (2021). Border conflict: understanding the impact on the education of the children in jammu region. *Journal of Peace Education*, 18(1,48-71), 1-25. doi:org/10.1080/17400201.2021.1873756
2. Bhagwan , V., & Bhushan, V. (2005). *Public Administration* (16th ed.). New Delhi: S. Chand and Company Ltd. Retrieved June 30, 2022.
3. Bhattaacharaya, M. (2013). *New Horizon of Public Administration* (7th ed.). New Delhi: Jawahar Publisher and Distributors. Retrieved June 30, 2022.
4. Geelani, S. R. (2020, 10). *Greater Kashmir*. Retrieved from <https://www.greaterkashmir.com/todays-paper/govt-transfers-control-of-108-primary-schools-to-jmc-smc>
5. Kashmir Life. (2021). *Kashmir Life*. Retrieved from <https://kashmirlife.net/govt-transfers-several-functions-functionaries-of-jal-shakti-dept-to-ulbs-in-jk-260014>
6. Out look. (2021). *Out look the News Scrool*. Retrieved from <https://www.outlookindia.com/newsscroll/govt-transfers-several-functions-functionaries-of-jal-shakti-dept-to-ulbs-in-jk/2030832>.
7. Akmal , M. (2020, November). 74th Constitutional Amendment|Government transfers 577 roads to urban local bodies. 1-12. Srinagar, Kashmir, India: Greater Kashnir. Retrieved from <https://www.greaterkashmir.com/kashmir/74th-constitutional-amendmentgovernment-transfers-577-roads-to-urban-local-bodies>.
8. Housing and Urban Development Department Government of Jammu and Kashmir. (2021). Retrieved from HUDD, Governmnet of J&K: <http://jkhudd.gov.in/ULBList.html>.

9. Sharma, C. (2021, June). Achievement of Jammu Municipal Corporation. (S. Observer, Interviewer) Jammu: State Observer.
10. Business Standard. (2022). Proposal to reorganise Jammu Municipal Corp approved; to get Rs 3 cr grants. Jammu: Business Standard. Retrieved June 30, 2022.

5 باب پنجم Chapter v

5.1 اختتامیہ: نتائج اور پالیسی سفارشات

Conclusion: Findings and Policy Recommendations

پچھلے ابواب میں عام طور پر شہری بلدیاتی اداروں کے مالیاتی انتظام اور خاص طور پر جموں میونسپل کارپوریشن کے مالیاتی انتظام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مزید برآں، مطالعہ کیے جانے والے رجحان سے متعلق مسائل کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے۔ موجودہ باب مطالعہ کے کلیدی نتائج پر روشنی ڈالتا ہے اور کچھ ایسے اقدامات کی سفارش کرتا ہے جو مطالعہ کے علاقے کی مالی حالت کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوں گے۔ مطالعہ کا بنیادی مقصد جموں میونسپل کارپوریشن کے خصوصی حوالے سے شہری بلدیاتی اداروں کے مالیاتی انتظام کے بارے میں جاننا ہے۔ اس کا تجزیہ دستیاب ادب، سرکاری رپورٹس، اخبارات، جریدے کے مضامین، کتابیں اور رسائل وغیرہ سے لیا گیا ہے۔ ادب کے جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ پوری دنیا میں بلدی مقامی حکومتوں کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے جیسے تیزی سے شہر یا نہ، ناکافی مالیات، فیصلہ سازی کے اختیارات کی کمی۔ بلدیہ کے کام کاج سے منسلک بڑے فیصلے لینے کی طاقت، سیاسی اور انتظامی شانوں کے درمیان تعاون کا فقدان، عوامی فنڈز کا ضیاع، بدعنوانیاں وغیرہ۔ نتیجتاً، یہ ادارے شہری خدمات سے لے کر اپنی فعالیت میں پائیداری تک شہریوں کے بڑھتے ہوئے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے مناسب مالیات کی اشد ضرورت سے دوچار ہیں۔ مزید برآں، بلدیات کے اپنے مقامی ذرائع بہت کم ہیں جو بلدیہ کو

حکومت کے اعلیٰ درجوں پر انحصار کی طرف لے جاتے ہیں۔ پراپرٹی ٹیکس جو کہ مالی وسائل کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، پچھلے کچھ سالوں سے مستحکم رہا ہے۔ اس ذریعہ سے حاصل ہونے والی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا جس نے ہندوستانی بلدی مقامی حکومتوں کی مالی صلاحیت کو مزید متاثر کیا ہے۔

بلدی مقامی اداروں کو درپیش مسائل کی وجہ بلدیہ کے کاموں اور مالیات میں وضاحت کی کمی ہے۔ درحقیقت، ہندوستانی دستور کی 74 ویں ترمیم، 1992، جس نے بلدی اداروں کو آئینی درجہ دیا تھا، اور مزید اٹھارہ افعال بلدیات کو الاٹ کیے تھے اور بلدیہ کے مالیاتی پہلو کے بارے میں خصوصی طور پر کوئی وضاحت نہیں کی تھی۔ اس مقصد کے لیے ایکٹ نے یہ معاملہ ریاستی حکومت کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے۔ آر ٹیکل X243 کے تحت ریاستی حکومتوں کو ٹیکس، ڈیوٹی، ٹول اور فیس لگانے کے اختیارات سونپے گئے ہیں۔ یہ ریاستی حکومتوں کو بلدیہ کو مخصوص ٹیکسوں سے محصول تفویض کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسی طرح، آر ٹیکل Y243، ریاستی حکومت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ریاستی مالیاتی کمیشن (SFCs) کی تقرری کے لیے ٹیکس ریونیو اور بلدیہ کو امداد میں گرانٹس کی منتقلی کی سفارش کرے۔ تاہم، اس آئینی ادارے کی طرف سے کی گئی سفارشات ریاستی حکومت پر لازمی نہیں ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ کچھ ریاستوں کو ابھی تک ایسا کرنا ہے اور وہ ریاستیں جنہوں نے الاٹ شدہ مینڈیٹ کے لیے وقتاً فوقتاً SFCs کا تقرر کیا ہے۔ اس میں، مالیاتی معاملات کی پیچیدگیوں کو سمجھنے اور بلدیہ کو فنڈز کی منتقلی کے لیے مناسب قواعد کو لاگو کرنے کے

لیے درکار بنیادی ڈھانچے کی مدد، عملے اور تکنیکی معلومات کی بڑی کمی ہے۔ اگر ہم مذکورہ بالا آئینی طریقہ کار اور بلدیہ کی موجودہ مالی حالت کو دیکھیں تو کوئی بھی آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ یہ بلدیہ کو باختیار بنانے کے افسانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ مختلف مطالعات پہلے ہی اس رجحان اور مقامی خود مختاری کے کھوکھلے دعوے کو ثابت کر چکے ہیں۔

ہندوستانی بلدیہ جو پہلے سے ہی مالی پریشانی کا شکار ہیں ان کو ایک بار پھر بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا، جب گڈز اینڈ سروسز ایکٹ 2017 (GST)، تشکیل دیا گیا اور پورے ملک میں نافذ کیا گیا۔ اس قانون کے نفاذ کی وجہ سے بلدی مقامی آمدنی کے مقامی ذرائع جیسے چنگی، لوکل باڈی ٹیکس، داخلہ ٹیکس وغیرہ کو جی ایس ٹی کے دائرے میں رکھا گیا ہے۔ اس طرح، بلدیہ جنہیں شہروں کو ترقی اور ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور ترقی کے انجن کے طور پر مزید کام کرنے کے لیے مالی خود مختاری کی ضرورت ہے، کو ایک اور مالیاتی دھچکا لگا۔ ہندوستانی بلدی مقامی حکومتوں کے تناظر میں ایک اور اہم دریافت تیزی سے شہر یا نہ اور بلدیہ کے مالیات پر اس کا اثر ہے۔ ہندوستانی شہری آبادی 1951 میں 62 ملین سے بڑھ کر 2001 میں 286 ملین اور 2011 میں 377 ملین ہو گئی۔ جب کہ جن اداروں کے پاس شہروں کی نظم و نسق کی ذمہ داری ہے وہ چاہے 'امیر شہر ہوں یا غریب شہر' انتظامیہ کے مسائل سے دوچار ہیں۔ حالات اتنے خراب ہو گئے ہیں کہ ملک کے چھوٹے بلدیہ اپنے ملازمین کو وقت پر تنخواہ ادا کرنے کی حالت میں نہیں ہوتے ہیں۔ دوسری طرف، مرکزی اور ریاستی محصولات سے بلدی مقامی آمدنی کا کل تناسب 1990-91 میں

3.71 فیصد سے گر کر 2000-01 میں 2.43 فیصد رہ گیا اور اب 2 فیصد سے بھی کم ہے۔ ایسی حالت میں شہروں کو معاشی ترقی کا انجن بنانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ 2005 میں، اُس وقت کی حکومت ہند جواہر لال نہرو نیشنل اربن ریویولوشن (JNNURM) کے نام سے شہروں میں حالات زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ایک پروگرام لے کر آئی تھی۔ اس میگا پروگرام کے تحت شہری بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے 9 بلین ڈالر سے زیادہ کی رقم دی گئی۔ اگرچہ فنڈز دستیاب کرائے گئے تھے لیکن زیادہ تر بلدیہ نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ وہ اہم بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی مدد اور دیکھ بھال کی نگرانی کر سکتے ہیں جن کو فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔ درحقیقت بڑی رقم خرچ کرنے کے باوجود بلدی مقامی اداروں کے اپنے ریونیو اور دیگر مالی وسائل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ شہری علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی سہولت کی کمی کے باوجود، شہری علاقوں میں رہنے والے ملک کے 33 فیصد لوگ ملک کے جی ڈی پی میں 63 فیصد حصہ ڈال رہے ہیں اور 2031 میں شہریانہ میں تقریباً 40 فیصد اضافے کی توقع ہے، جس کا جی ڈی پی میں 70 فیصد حصہ ہوگا۔ جب کہ 70 سے 75 فیصد ملک کی جی ڈی پی میں اہم حصہ ڈالنے والے ایک اہم عنصر کو مطلوبہ مالی امداد اور خود مختاری کے معاملے میں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں تیزی سے شہریانہ کے اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے، کئی بین الاقوامی اور قومی تھنک ٹینکس نے ضروریات اور مستقبل کی خواہشات کے لیے شہری بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے بھاری مقدار میں مالیاتی بہاؤ کی ضرورت کا مشورہ دیا ہے۔ تاہم، ہندوستان میں شہریانہ کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے منتخب کردہ

طریقوں اور پالیسیوں کے ساتھ، بلدیہ کے لیے 2030 تک پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) میں تصور کیے گئے پائیدار شہروں اور کمیونٹیز کی تشکیل کو مشکل بنا رہا ہے۔ جموں میونسپل کارپوریشن جو ہندوستانی بلدی مقامی ادارہ کا ایک حصہ ہے، کئی انتظامی اور مالی معاملات میں پیچھے ہے، کیونکہ ملک کی قانون سازی جس نے ہندوستان کے دیگر بلدیہ کو آئینی درجہ دیا تھا، اس کو نافذ نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے، 2015 میں سی اے جی کے مطابق، جموں و کشمیر بلدی مقامی کارپوریشن ایکٹ 2000 کے تحت جموں میونسپل کارپوریشن کو اٹھارہ لازمی کام انجام دینے کا حق تھا، لیکن اس نے 2015 تک صرف آٹھ کام انجام دیے۔ دیگر کام ریاستی حکومت کے دیگر محکموں کے ذریعہ انجام دیے جا رہے تھے۔

دوسرا، تیسرا اور چوتھا مقصد مطالعہ کا اہم مقصد ہے جو مطالعہ کے علاقے میں اخراجات اور آمدنی کے بدلتے ہوئے پیٹرن کا جائزہ لیتا ہے اور آخر میں بالترتیب جموں بلدیہ کے کام کے بارے میں ٹیکس دہندگان کے تاثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ ان مقاصد سے نمٹنے کے لیے، جموں بلدیہ سے مطلوبہ مواد اکٹھا کیا گیا ہے، اور ٹیکس دہندگان کا جواب ایک بند سوالنامے کے ذریعے ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس تناظر میں اہم نتائج ذیل میں درج ہیں۔

5.1.1 اہم نتائج

Major Findings

تنظیمی کام کاج کی انجام دہی کے لیے آمدنی اہم ہے۔ مطالعہ کے علاقے میں، آمدنی میں بدلتے ہوئے پیٹرن اور اس کی ترقی میں رکاوٹ بننے والے دیگر متعلقہ عوامل کے حوالے سے اہم نتائج درج ذیل ہیں۔

1. سال 2015-2018 کے دوران فنڈز کی منتقلی میں مسلسل اضافہ ہوا ہے لیکن اس کے بعد 2018-2019 میں غیر معمولی کمی اور سال 2019-2020 میں باقاعدگی کی طرف واپسی، زیر مطالعہ آخری سال۔ فنڈ واگزار کی کا یہ بے ترتیب انداز بے قاعدگیوں/تضادات کا باعث بنا ہے، جس نے جے ایم سی کی ترقیاتی سرگرمیوں کو مزید پٹری سے اتار دیا۔

2. گرانٹس ان ایڈ میں موصول ہونے والا فنڈ مطالعہ کے پہلے سال (2015-16) میں سب سے کم سے لے کر آخری سال (2019-20) میں سب سے زیادہ ہے۔ اگرچہ سال 2018- سے 19 میں فنڈز کی منتقلی میں نمایاں کمی واقع ہوئی تھی (328.9 لاکھ روپے)۔ گرانٹس ان ایڈ میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھی گئی لیکن دوسرے سالوں کی طرح مستقل رہی۔

3. مطالعہ کی مدت میں گرانٹس ان ایڈ سے کیے گئے اخراجات سال 2019-20 میں سب سے زیادہ تھے۔ مالی سال 2015-16 اور 2018-19 میں، اخراجات فراہم کردہ گرانٹ سے زیادہ تھے۔ یہ بے ضابطگی اکاؤنٹس کے انتظام اور اندرونی آڈٹ میکانزم کے کردار پر سوال اٹھاتی ہے۔

4. جب آمدنی کے اپنے بلدی مقامی ذرائع کی بات آتی ہے، جس علاقے کا مطالعہ کیا جا رہا ہے، اس کے پاس کارپوریشن کے طور پر اپنے قیام کے بعد سے سب سے بڑے ذریعہ، یعنی پراپرٹی ٹیکس سے محصول وصول کرنے کا کوئی جائز اختیار نہیں ہے۔ کمائی کے اس کے اہم ذرائع کی کمی کے ساتھ، کوئی بھی آمدنی کے دوسرے ذرائع سے کارپوریشن کے کام چلانے کی توقع نہیں کر سکتا، جو کہ معمولی ثابت ہوتے ہیں۔ ان دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی جیسے گرانٹ ان ایڈز، فنڈز کی منتقلی وغیرہ، غیر متوقع ہیں کیونکہ اس معاملے کا فیصلہ حکومت کے اعلیٰ درجے کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ ان کی ترجیحات کے مطابق کیا جاتا ہے جو سال بہ سال مختلف ہو سکتا ہے جس کے نتیجے میں فنڈز متواتر مختص کیے جاتے ہیں۔ اگر جے ایم سی کے پاس پراپرٹی ٹیکس جمع کرنے کا اختیار ہوتا، تو اس کی مجموعی مالیاتی صحت بہت بہتر ہوتی جس کے نتیجے میں مجموعی مقامی حکمرانی بہتر ہوتی۔

5. جے ایم سی کی اپنی آمدنی سے متعلق موجودہ منظر نامے میں گزشتہ برسوں کے دوران بہت زیادہ اضافہ نہیں ہوا ہے اور اس سے متعلق مواد بہت محدود ہے۔ محصولات کی وصولی کے سال وار ریکارڈ کو برقرار رکھنے کے بجائے، سال 2015-2020 کے لیے صرف کل اعداد و شمار فراہم کیے گئے ہیں۔ یہ بے ضابطگیاں زیر مطالعہ ادارے کے مالیاتی انتظام پر کئی سوالات اٹھاتی ہیں۔

6. یوزر چارجز اور دیگر ٹیکس اور فیس شہر میں یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں جو کہ فطری انصاف کے اصول کے خلاف ہے۔

7. جموں و کشمیر کی 2019 میں تنظیم نو کے بعد، جموں بلدی مقامی کارپوریشن کو مختلف شہری نظم و نسق سے متعلق کام الاٹ کیے گئے ہیں جو اس کی مالی صحت کو بڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، بشرطیکہ مالیاتی انتظامیہ کے درست طریقہ کار پر عمل کیا جائے۔

8. لوگوں کو شہری خدمات فراہم کرنے یا عوام میں بیداری پیدا کرنے میں غیر سرکاری تنظیموں کا کردار بہت محدود ہے۔ شہری بنیادی ڈھانچے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر مقامی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت کی کمی ہے۔

9. جموں بلدیہ مکمل طور پر حکومت کے اعلیٰ درجے کی گرانٹس اور اپنے کام کاج اور شہر میں شہری نظم و نسق فراہم کرنے کے لیے کمائی کے اپنے معمولی ذرائع پر انحصار کرتی ہے۔ کمائی کے دوسرے ذرائع جیسے بلدی مقامی بانڈز، بلدی مقامی قرض لینا، سرکاری و نجی شراکت داری کے ذریعے مالیاتی جو کھم کو بانٹنے سے ابھی تک بہت کم فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

10. بلدی مقامی ٹھوس فضلہ سے وابستہ پوشیدہ مالی صلاحیت جیسے مواد کی فروخت سے ہونے والی آمدنی یا بڑے پیمانے پر حاصل ہونے والی توانائی جیسے ذرائع جموں میونسپل کارپوریشن کا فائدہ اٹھانے میں بہت حد تک پیچھے ہے۔ نتیجتاً، جے ایم سی کو اپنی آمدنی بڑھانے کے لیے اس ذریعہ سے فائدہ نہیں مل رہا ہے۔ دوسری طرف، ملک کی دیگر بڑی بلدی مقامی کارپوریشنیں ٹھوس فضلہ سے بہت زیادہ فنڈز حاصل کر رہی ہیں اور روزگار کے مواقع بھی پیدا کر رہی ہیں۔

کسی بھی تنظیم کے اخراجات کا حصہ مختلف چیزوں کی عکاسی کرتا ہے کہ فنڈز کیسے اکٹھے کیے گئے، دستیاب فنڈز کیسے خرچ کیے جا رہے ہیں، اور کس طرح سالوں کے دوران اخراجات میں اضافہ یا کمی ہو رہی ہے جسے اجتماعی طور پر بدلتے ہوئے طرز کہا جاتا ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس پورے طریقہ کار میں معقولیت پسندی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ایک عام مالیاتی انتظامی پہلو میں، اسے تنظیم میں آمدنی کے بدلتے ہوئے انداز پر عمل کرنا چاہیے، اس حصے میں کوئی بھی انحراف تنظیموں کو دیوالیہ پن کی طرف لے جاسکتا ہے یا اچھی حکمرانی کے ستونوں سے دور کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں زیر مطالعہ علاقے کے اخراجات کا مجموعی مشاہدہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

1 . مجموعی طور پر سال 2015 سے 2020 کے درمیان اخراجات میں ایک سو چار اشاریہ نو فیصد (104.9%) کا اضافہ دیکھا گیا ہے۔

2 . اسے مزید درست بناتے ہوئے، سال 2015-2018 کے اخراجات میں معمولی اتار چڑھاؤ دیکھا گیا ہے۔ اس کے باوجود، مالی سال 2017-18 سے سال 2018-19 تک 51% کی نمایاں کمی نوٹ کی گئی ہے اور اگلے سال (2019-20) میں 29.5% کی مزید کمی دیکھی گئی ہے۔

3 . اخراجات کے طرز میں تبدیلی کا تجزیہ اخراجات کی نوعیت کا جائزہ لے کر ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات میں تقسیم کیا گیا۔ مختصر یہ کہ مقامی علاقے کی بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر جو

اخراجات کیے گئے تھے اسے ترقیاتی اخراجات تصور کیا جاتا ہے جبکہ روزانہ کی بنیاد پر انتظامیہ، تنخواہوں، الاؤنسز وغیرہ پر ہونے والے اخراجات کو غیر ترقیاتی اخراجات کے تحت رکھا جاتا ہے۔

4. ایک مثبت پہلو جسے اخراجات کی مذکورہ تقسیم کی روشنی میں دیکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مطالعے کے طے شدہ مدت کے دوران ترقیاتی اخراجات غیر ترقیاتی اخراجات سے کہیں زیادہ تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ مقامی علاقے کی ترقی اور شہریوں پر مبنی انتظامیہ کو یقینی بنانے کے لیے کوششیں کی جا رہی ہیں۔

5. عین اسی وقت میں، J&K بلدی مقامی کارپوریشن ایکٹ 2000 کے ذریعہ جموں بلدیہ کے تحت کئی علاقوں کو رکھنے کے باوجود، عملی طور پر ریاستی حکومت کی دیگر ایجنسیوں یا محکموں کے زیر انتظام ہیں۔ نتیجتاً، جے ایم سی اپنے فنڈز ان علاقوں جیسے سڑکوں، پلوں، پارکوں، اسکولوں اور اسپتالوں کی ترقی میں خرچ نہیں کر رہی ہے۔ اس سے ابہام پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ علاقے درحقیقت ان کی ضروریات کے مطابق ترقی کر رہے ہیں یا نہیں۔

6. جمع کردہ اعداد و شمار کے قریب سے تجزیہ کرنے پر، ایک حیران کن حقیقت سامنے آتی ہے، سال 2015 سے 20 کے دوران جموں بلدیہ کی آمدنی اور اخراجات کے درمیان سال 2018-19 کے علاوہ ایک بہت بڑا تفاوت موجود ہے۔ مالیاتی نظم و نسق کے صحیح اصول کے مطابق، اخراجات اور محصول کے درمیان ہم آہنگی کا رشتہ ہونا چاہیے۔ بہر حال، جے ایم سی کے مالیاتی انتظام میں جو خلاء موجود ہے وہ مثالی نہیں ہے، درحقیقت اس سے فنڈز کے انتظام پر کئی

سوالات اٹھتے ہیں جن پر آڈیٹنگ ایجنسیوں کی طرف سے دوبارہ توجہ نہیں دی گئی، جیسا کہ ریونیو کے معاملے میں دیکھا گیا ہے۔

7. اس سلسلے میں، 50% سے زیادہ ٹیکس دہندگان کا خیال تھا کہ جموں بلدیہ مناسب طریقے سے اپنے کام نہیں کر رہا ہے۔

8. ایک اور اہم حقیقت جو زیر مطالعہ علاقے سے متعلق مواد اکٹھا کرنے کے دوران نوٹ کی گئی، بہت کم بجٹ کی معلومات دستیاب کرائی گئیں اور محقق کو مطلوبہ معلومات کی فراہمی میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی۔

9. مالیاتی لین دین کے سلسلے میں جے ایم سی کی آفیشل ویب سائٹ کو اپ ڈیٹ نہیں کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ دستیاب ریکارڈ بھی صرف جے ایم سی کو سازگار روشنی میں پیش کرنے کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ، جموں و کشمیر بلدی مقامی اکاؤنٹنگ مینول (جے اینڈ کے ایم اے ایم) کے تحت، یومیہ مالیاتی لین دین کی روزانہ کی بنیاد پر عکاسی ہونی چاہیے تاکہ جے ایم سی ایکروئل بیسڈ ڈبل انٹری سسٹم کو یقینی بنا سکے۔ مزید برآں، شہری نظم و نسق سے متعلق متعدد دیگر قانون سازی تمام انتظامی اور مالی معاملات میں شفافیت اور جوابدہی کا تصور کر رہے ہیں جو کسی نہ کسی طرح جموں بلدی مقامی کارپوریشن کی طرف سے برسوں سے جاری مالی انتظامی طریقوں سے ظاہر نہیں ہوتے ہیں۔

10. مندرجہ بالا نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے، اس بات کا امکان ہے کہ مطالعہ کے علاقے میں شہری نظم و نسق سے سمجھوتہ کیا جا رہا ہے۔ اس طرح کے نظام کے تحت، جموں بلدی مقامی کارپوریشن کے لیے جموں شہر کو ترقی دینا اور اسے مزید اقتصادی ترقی کے انجن میں تبدیل کرنا مشکل ہوگا۔

5.2 پالیسی سفارشات

Policy Recommendations

مطالعہ کیے جانے والے رجحان پر دستیاب اعداد و شمار کے تجزیے سے، محقق کچھ تجاویز پیش کرتا ہے جو جموں بلدی مقامی کارپوریشن کے کام کاج اور مالیاتی انتظام کے حصے کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

5.2.1 عمومی سفارشات

General Recommendations

1- ۷۴ ویں آئینی ترمیم ایکٹ 1992 میں ترمیم کی جانی چاہیے اور بلدیہ کو الاٹ کیے گئے تمام 18 آئٹمز کو کافی ریونیو سے منسلک کیا جانا چاہیے۔ بلدیہ کے مالی معاملات میں ریاست کی صوابدید کو ختم کیا جانا چاہیے۔

2۔ پورے ہندوستان میں بلدیہ کو مالی طور پر مضبوط کرنے کے لیے، SGST پر تقریباً 0.5 فیصد سے 1 فیصد کے سرچارج کو لاگو کیا جانا چاہیے۔ اس سے بنیادی شہری خدمات کی زیادہ موثر اور بہتر فراہمی ممکن ہو سکے گی۔

3۔ بلدیہ کو زمین کی قیمت کا تعین کر کے اپنی آمدنی بڑھانے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے کیونکہ ملک میں بلدیہ کی اکثریت کے لیے پراپرٹی ٹیکس ایک اہم آمدنی کا ذریعہ ہے اور اس میں بہت زیادہ صلاحیت ہے۔ درست جائزوں کے ذریعے ٹیکس کی بنیاد کو بڑھانا، بہتر ٹیکس وصولی اور وصولی کے نظام کے ذریعے پراپرٹی ٹیکس سے ریونیو بڑھانا، اور بڑھتی ہوئی جائیداد کی قدروں اور سماجی مالیاتی ضروریات کو ظاہر کرنے کے لیے ٹیکس کی شرحوں کو مقرر کرنا ضروری ہے۔

4۔ مزید برآں، بلدیہ کے موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہندوستانی شہروں کو مالیاتی مارکیٹ تک رسائی حاصل کرنی چاہیے، جیسا کہ احمد آباد بلدیہ مقامی کارپوریشن نے تقریباً دس سال پہلے کیا تھا۔ شہر ابتدائی طور پر JNNURM کے تحت، اور اب سمارٹ سٹی مشن اور AMRUT کے تحت اہم بنیادی ڈھانچے کی ضروریات کے لیے فنانشنگ حاصل کر سکتے ہیں۔

5۔ ادب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بلدیہ مقامی سطح کے مالیات کو بہتر بنانے اور اس طرح ہندوستانی آئین کے 12 ویں شیڈول کے مطابق، PPP ماڈلز، لینڈ منسٹرائزیشن، اور بلدیہ مقامی بانڈز پر بھی غور کر سکتے ہیں۔ تاکہ سمارٹ سٹی مشن کے خواب کی تعبیر ہو سکے۔

6- ایک جمہوری معاشرے میں طاقت کا اشتراک ہونا چاہیے اور ریاست کو زیادہ سے زیادہ حکمرانی اور کم سے کم حکومت کی طرف ایک قدم کے طور پر عوامی خدمات فراہم کرنے کا ذمہ دار ادارہ ہونا چاہیے۔ تاہم، ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں، پرائیویٹ سیکٹر شاید عوامی خدمات فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کے پاس ضروری فنڈنگ ہے۔ اس طرح، بلدیہ کے کام میں، PPP ماڈلز کی زیادہ شمولیت ہونی چاہیے، تاکہ شہری مقامی سطحوں پر کارکردگی، تاثیر، معیشت، جوابدہی اور شفافیت حاصل کی جاسکے۔

7- شہری علاقوں کے مکینوں کی روزی روٹی بڑھانے کے لیے مہاتما گاندھی روزگار یوجنا 2005 کی طرز پر پالیسی بنانے کی بہت ضرورت ہے۔ تاکہ شہری علاقوں میں رہنے والے خاص طور پر چھوٹے شہروں میں رہنے والے لوگوں کو پیسے تک رسائی حاصل ہو سکے۔ نتیجتاً، اس کے دو مقاصد پورے ہوں گے، اول، لوگ اپنا نیا کام کاج کا آغاز کریں گے اور دوم، رقم کا کچھ حصہ بلدیات کو کام کی اجازت جاری کرنے کے لیے جائے گا جیسا کہ دیہی مقامی خود مختاری کے معاملے میں ہوتا ہے۔

8- ریاستی سطح پر، ملک بھر میں بلدیات کے اکاؤنٹس کے آڈیٹ کے لیے ایک مستقل آئینی ادارہ ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ سوشل آڈیٹنگ کے تصور کو بھی مضبوط کیا جانا چاہیے تاکہ بلدی مقامی آڈیٹنگ کے طریقہ کار میں علاقوں کے مقامی لوگوں کی شمولیت کو یقینی بنایا جاسکے۔

9- بڑھتی ہوئی شہری آبادی کو بوجھ کے طور پر نہ لیا جائے۔ ملک کے مختلف چھوٹے شہروں میں مطلوبہ انفراسٹرکچر تیار کر کے اس بڑھتی ہوئی آبادی کو ملک کے دیگر شہروں میں یکساں طور پر

منتقل کیا جانا چاہیے۔ مختصر یہ کہ حکام کو یہ س بات مجھنے کی ضرورت ہے کہ لوگ دیہی علاقوں یا چھوٹے شہروں سے بڑے شہروں کی طرف ہجرت کیوں کرتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ دوسرے چھوٹے شہروں کو بھی اسی طرز پر ترقی دی جائے جو ترقی یافتہ ہیں، اس طرح لوگوں کو ان کی ضروریات جیسے روزگار کے مواقع، صحت کی سہولیات، تعلیمی سہولیات اور باوقار معیار زندگی کے لیے نئے شہروں میں منتقل ہونے میں سہولت فراہم کی جائے۔

10۔ بلدی مقامی ٹھوس فضلہ انتظام کے لئے طے شدہ رول 2016 کو اس کی حقیقی روح میں لاگو کیا جانا چاہیے۔ مزید یہ کہ ٹھوس فضلہ سے وابستہ مالی صلاحیت کی شناخت جدید سائنسی تکنیکوں کے ذریعے کی جانی چاہیے۔

11۔ بلدی مقامی حکومتوں کے مالیاتی پہلوؤں کو ہموار کرنے کے لیے بلدی مقامی مالیاتی انتظام کا یکساں نمونہ وضع کیا جانا چاہیے۔ مزید برآں، قومی شفافیت اور احتساب کا اشاریہ تشکیل دیا جانا چاہیے تاکہ بلدیات بھی اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے مزید جو اب دہی اور شفافیت آئے گی اور دنیا کے بلدیات کے درمیان مسابقت پیدا ہوگی۔ نتیجتاً ملک کا پورا بلدیاتی نظام، خاص کر مالی انتظامی طریقہ کار بہتر ہوگا۔

مذکورہ بالا عمومی سفارشات سے ملک بھر میں بلدیاتی اداروں کو بڑے پیمانے پر شہریوں کی فلاح و بہبود کے عزم کے ساتھ دوبارہ منظم کرنے اور ماہر ایجنسیوں اور اداروں کو شامل کر کے شہری انفراسٹرکچر کی ترقی میں مدد ملے گی۔

5.2.2 جموں بلدیہ سے متعلق مخصوص سفارشات

Specific Recommendations related to JMC

جموں بلدیہ مقامی کارپوریشن ملک کی چھوٹی بلدیہ مقامی کارپوریشنوں میں سے ایک ہے، حالانکہ جموں بلدیہ، جموں و کشمیر کے سب سے بڑے بلدیہ اداروں میں سے ایک ہے۔ اس کا انتظامی ڈھانچہ اور مالیاتی صلاحیت اتنی ترقی یافتہ اور وسیع نہیں ہے، جتنی ملک کی دیگر بلدیہ مقامی کارپوریشن ہیں۔ لہذا، جموں بلدیہ کے ساتھ منسلک مسائل خاص طور پر اس کے مالی معاملات میں حکومت کے اعلیٰ درجے کی ایک مختلف اور خاص قسم کی تشویش کی ضرورت ہے تاکہ اسے مضبوط کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں یہ محقق چند تجاویز پیش کر رہا ہے جو درج ذیل ہیں۔

1. مذکورہ معاملے میں پہلی اور سب سے اہم چیز جموں بلدیہ میں 74 ویں ترمیم 1992 کا نفاذ لازمی ہو۔ جیسا کہ 74 ویں ترمیم ملک بھر میں نافذ ہونے کے باوجود جموں و کشمیر میں نافذ نہیں ہے جس سے جموں بلدیہ ملک کے دیگر بلدیہ کے مقابلے میں کئی معاملات میں پیچھے ہے۔

2. حکومت کے اعلیٰ درجے کو چاہیے کہ جموں بلدیہ کے اکاؤنٹس کو ہر دو سال کے بعد ہندوستان کے کمپیٹرولر آڈیٹر جنرل کو بھیجا جائے۔ اس سے مالیاتی ریکارڈ کو برقرار رکھتے ہوئے عہدیداروں میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوگا۔

3. عوامی پارکس، اسکولوں، صحت کے اداروں کو فوری طور پر بے ایم سی کے دائرہ اختیار میں رکھا جائے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ اسے ان شعبوں میں مطلوبہ توجہ دی جائے۔ اس کے نتیجے میں، ایسے اقدامات سے علاقے کے مقامی لوگوں کو مقامی عوامی انفراسٹرکچر کے انتظام سے متعلق اپنی شکایات کو مقامی نمائندوں اور اس میں شامل عہدیداروں تک پہنچانے میں رسائی ہوگا۔ اس سے بے ایم سی کو ان شعبوں سے فنڈ حاصل کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

4. جموں بلدیہ میں انتظامی لامرکزیت کی بہت ضرورت ہے تاکہ جموں بلدیہ کے تحت پورے علاقے کو مختلف زون اور حلقوں میں تقسیم کیا جاسکے تاکہ مقامی علاقوں کا انتظام قریب سے چل سکے۔ اس سے نہ صرف حکمرانی میکانزم کو مضبوط بنانے میں مدد ملے گی بلکہ مالی وسائل کی مناسب طریقے سے پیداوار اور تقسیم کا اندازہ لگانے میں بھی مدد ملے گی۔

5. بے ایم سی کو اپنے علاقائی دائرہ اختیار کے تحت اپنی آمدنی کے ذرائع کو بڑھانے کے لیے زمین کو منیٹائز (Monetize) کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ یوزر چارجز، جرمانوں، فیس اور محصولات کی شرح کو مختلف طریقے سے لاگو کیا جانا چاہیے تاکہ علاقوں کی معاشی تشخص کو مد نظر رکھا جائے۔

6. دستیاب آمدنی کو سماجی ضروریات کے ساتھ جوڑا جانا چاہیے اور منصوبہ بندی کے عمل میں تمام اسٹیک ہولڈرز کو شامل کر کے پائیدار شہری انفراسٹرکچر کو تیار کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

7. لوگوں کو شہری خدمات فراہم کرنے میں عوامی و نجی شراکت داری کے طریقہ کار کو اپنایا جائے اور صرف ایک جگہ پر انحصار کرنے کے بجائے ٹھوس کچرے کو ٹھکانے لگانے کے انتظام کی مزید جگہوں کی نشاندہی کی جائے۔ ٹھوس فضلہ سے حاصل ہونے والے فوائد جیسے بائیو گیس، مالی صلاحیت، توانائی کو حاصل کرنے کے لئے ماہرین اور انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کو شامل کر کے اس کو صحیح طریقے سے استعمال کیا جانا چاہیے۔

8. جے ایم سی کے کام میں تحقیق اور ترقی کا ماحول پیدا کیا جائے۔ ان مقاصد کے لیے قریبی یونیورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ساتھ معاہدے کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ اس طرح ان اداروں کے طلبہ ڈگری کے حصے کے طور پر مقالہ کی شکل میں مختلف عنوانات پر تحقیقی کام کر کے اور جموں بلدیہ سے جڑے مسائل پر تحقیق ہو سکے۔

9. احتساب، شفافیت اور بہتر حکمرانی کی دیگر خصوصیات کو یقینی بنانے کے لیے، جموں بلدیہ کے کام کاج میں ای حکمرانی کے طریقہ کار کو شامل کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

10. زمین پر مبنی فنانشنگ کے علاوہ، وہ تنظیمیں اور کاروباری ادارے جو جموں بلدیہ کے علاقائی دائرہ اختیار میں مجازی طریقے پر کام کرتے ہیں انہیں بلدی مقامی ٹیکس سسٹم کے تحت لایا جانا چاہیے۔

11. عہدیداروں کو بلدی مقامی آمدنی کے ذرائع کا اندازہ لگانے اور بے ایم سی کی طرف سے

شروع کیے گئے مختلف منصوبوں کی نگرانی کے لیے صلاحیت سازی کی تربیت دی جانی چاہیے۔

12. عوامی نمائندوں اور اعلیٰ عہدیداروں کو بہترین بلدی مقامی طریقوں کے بارے میں جاننے

کے لیے ملک کی بہترین بلدیات اور ان کے متعلق مخصوص اداروں میں بھیجا جانا چاہیے تاکہ ملک

بھر میں بہتر حکمرانی، بجٹنگ، حساب کتاب اور اڈیٹنگ کی بہترین کاوشوں کو جموں بلدیہ کے نظم و

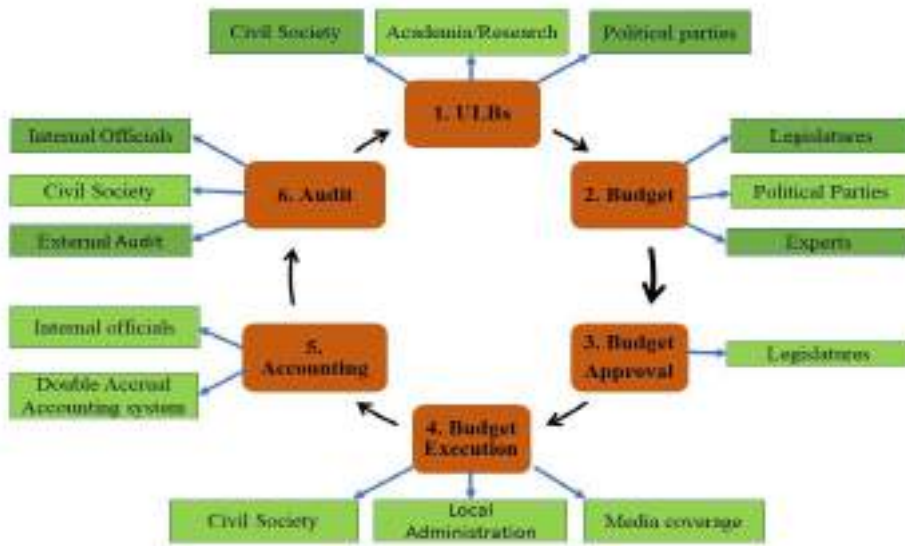
نسق میں شامل کیا جاسکے۔

13. مجموعی طور پر بلدی مقامی انتظامیہ اور خاص طور پر جموں بلدیہ میں مالیاتی انتظام کے موجودہ

منظر نامے کو دیکھتے ہوئے محقق جموں بلدیہ کے کام کو مضبوط بنانے کے لیے ایک ماڈل شکل 5.1

میں پیش کر رہا ہے۔

شکل 5.1: ماڈل



مذکورہ ماڈل چھ مراحل پر مشتمل ہے جو شہری بلدیاتی اداروں اور ان کے مالیاتی طریقہ کار کا احاطہ کرتا ہے۔ پہلا مرحلہ شہری حکومت کی مختلف سرگرمیوں کے لیے فنڈز مختص کرنے پر خصوصی زور دینے کے ساتھ مقامی علاقوں سے متعلق پالیسی سازی کے عمل میں سول سوسائٹی، تعلیمی اور تحقیقی سرگرمیوں اور سیاسی جماعتوں کی شمولیت کی تجویز کرتا ہے۔ اس کے پیچھے خیال یہ ہے کہ شہری مقامی سطح پر فیصلہ سازی کے عمل میں نہ صرف بیوروکریٹک غلبہ بلکہ تمام اسٹیک ہولڈرز کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔

دوسرا مرحلہ مالیاتی انتظامیہ کے اہم ترین پہلوؤں میں سے ایک ہے، یعنی بجٹ کی تیاری۔ قانون ساز اداروں، سیاسی جماعتوں اور ماہرین کی کمیٹیوں کو اس عمل میں شامل ہونا چاہیے تاکہ مناسب اور شہریوں پر مبنی بجٹ بنایا جاسکے۔ تیسرے مرحلے میں بجٹ کی منظوری شامل ہے، خاص طور پر مقننہ کے دائرہ کار کے تحت، اس لیے تمام سیاسی میدانوں سے تعلق رکھنے والے مقامی منتخب نمائندوں کو مقامی سالانہ بجٹ کی منظوری دیتے ہوئے مساوی رائے دی جاتی ہے جو عمل کے چوتھے مرحلے کی قیادت کرتی ہے، بجٹ پر عمل درآمد، ماڈل کا ایک اور اہم مرحلہ۔ یہ وہ مرحلہ ہے جس کی تاثیر مختلف شہری نظم و نسق سے متعلق پہلوؤں کے ساتھ ساتھ ULBs کو مختلف ذرائع سے آمدنی پیدا کرنے کے لیے مناسب اخراجات کا تعین کرتی ہے۔

لہذا، اس مرحلے میں، محقق سول سوسائٹی، مقامی انتظامیہ اور میڈیا کی شمولیت کی سفارش کرتا ہے۔ اکاؤنٹنگ وہ دھاگہ ہے جو تمام اخراجات اور پیدا ہونے والی آمدنی کا ٹیب رکھتا ہے۔ ہر لین دین

کو اچھی طرح سے منظم طریقے سے ریکارڈ کیا جانا چاہئے۔ اس کے لیے اندرونی حکام کو ڈبل ایکروئل اکاؤنٹنگ سسٹم استعمال کرنا چاہیے۔ اس ماڈل کا آخری مرحلہ اندرونی آڈٹ کے ساتھ ساتھ بیرونی آڈٹ دونوں کے ذریعے آڈٹ کا عمل ہے۔ اس کے ساتھ ہی، ULBs کے نظام میں شفافیت اور مالی جوابدہی لانے کے لیے ایک سوشل آڈٹ میکانزم کو بھی شامل کیا جانا چاہیے۔

اس ماڈل کے نفاذ سے دو گنا مقصد پورا ہو گا۔ سب سے پہلے، یہ مقامی حکومت کے بارے میں معلومات پھیلانے اور ماہرانہ رائے دینے کے لیے مقامی شہریوں کی شرکت اور میڈیا اور دیگر مقامی اسٹیک ہولڈرز کے تعاون کو یقینی بنائے گا۔ دوم، یہ ماڈل مالیاتی احتساب اور شفافیت کو یقینی بنانا ہے۔ مجموعی طور پر، یہ ماڈل بہتر حکمرانی کے مختلف خصوصیات کے حصول کو یقینی بناتا ہے، یعنی شفافیت، جوابدہی، تعاون، مقامی شہریوں کی شرکت وغیرہ۔

5.3 مستقبل کی تحقیق اور مقالہ جات

Future Research

اس مطالعہ نے جموں بلدی مقامی کارپوریشن کی مالی حالت اور مالیاتی انتظام کے طریقوں کے بارے میں ہمارے علم میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ یہ جے ایم سی کی کارکردگی پر ٹیکس دہندگان کے تاثرات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ جموں و کشمیر میں مختلف بلدیات کی مالی حالت کو جاننے کے لیے اسی طرح کی تحقیق بالخصوص پورے ہندوستان میں بھی کی جاسکتی ہے۔ مطالعہ کے علاقے میں شہری

نظم و نسق سے متعلق مختلف شعبے ہیں جن پر محققین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے جیسے بلدی مقامی ٹھوس فضلہ مینجمنٹ، آئی سی ٹی کا استعمال اور بلدیہ کا تقابلی مطالعہ وغیرہ۔ مستقبل کی تحقیق مطالعہ کے علاقے میں شہری نظم و نسق سے متعلق مختلف مسائل کا جائزہ لے سکتی ہے، کیونکہ ابھی تک جموں و کشمیر کی بلدیہ بالخصوص جے ایم سی پر بہت کم تحقیق ہوئی ہے۔ مستقبل کی تحقیق سے بلدیہ کو تمام ہندوستان کی باقی بلدی اداروں کی طرز پر خدمات فراہم کرنے کے طریقہ کار اور مختلف طے شدہ درجات حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ مزید برآں، یہ آنے والے سالوں میں مطالعہ کے علاقے میں مطلوبہ شہری بنیادی ڈھانچے کو حاصل کرنے کے لیے انسانی وسائل، رقم اور مشینری کے استعمال کا تجزیہ کرنے میں مدد کرے گا۔ مختصراً، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مستقبل کی تحقیق مطالعہ کے شعبے میں کارکردگی، تاثیر، معیشت، شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

مالیاتی اشارے (Financial Indicators) اہم عناصر ہو سکتے ہیں جنہیں بلدیہ اپنی مالی حالتوں کا جائزہ لینے اور ان کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ بلدی مقامی حکومتوں کے درمیان موازنہ کی سطح کو بڑھانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بڑے پیمانے پر مانا جاتا ہے کہ "جو ناپا جاتا ہے، وہ ہو جاتا ہے"، یہ تسلیم کرنا بہت ضروری ہے کہ مالی استحکام ایک ایسا مقصد ہے جس کے لیے تمام بلدیہ کو کام کرنا چاہیے۔ تمام شہروں میں یکساں مالیاتی اشارے تیار کرنا بھی بہت ضروری ہے، جس کا اثر بلدیہ کی ترجیحات پر پڑے گا۔